

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

رقص میں جہاں ہے

از قلم ہادیہ خان

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

اوائے سلیم جا کے بھاگ کے دو کولڈ ڈرنکس کے کر آؤ۔ اور کریم چاچا تم جا کر اس بندے سے ملو اور اس کو بولو کے سیدھی طرح سے اپنے واجبات ادا کرے ورنہ میں کل خود آؤں گا۔۔۔

ارے میثا تم تو بیٹھو۔ کھڑے کیوں ہو؟ اس نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
وہ ابھی بیٹھنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ اس کی نظر سامنے سیرہیوں سے اترتی شخصیت پر
پڑی۔۔۔ اور وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہی وہاں منجمد ہو گیا تھا وہ سیرہیاں اترتے
ہوے اپنے ہی دوپٹے سے الجھ کر لڑکھرائی تھی اور اس کے ہونٹوں سے نے حرکت کی
تھی "میثا"۔

جب تک ولید آفندی کے لوگ اس لڑکی تک پہنچتے تب تک وہ میثا تک پہنچتی اس کے بازو کو دبوچ چکی تھی۔

میثا ہیلپ می "ہوش و خرد سے بیگانہ ہونے سے پہلے اس کے ہونٹوں سے نکلنے والے"

"الفاظ تھے جب کہ میثا نے آگے بڑھ کر اس کو بازوؤں میں تھاما تھا اور اسے پکارا تھا

"توریہ

بابا۔۔۔ بابا پلینز سیو می۔

بابا مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔

بابا پلینز سیو می---

وہ یقیناً نیند میں بڑبڑا رہی تھی۔

حوریہ اٹھیں "۔ "حوریہ"۔۔۔۔۔"

میثا اس کے بیڈ کے پاس رکھی کرسی پہ بیٹھا تھا۔ وہ اسے عمر آفندی کے ڈیرے سے لیے سیدھا ایک دوست کے پرائیویٹ کلینک کے کر آیا تھا۔ ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد اسے انجیکشن لگایا تھا جس کے زیر اثر وہ ابھی تک سو رہی تھی۔۔۔

تورپہ خان

open you eyes please....

تورپ

رقص میں جہاں ہے

"پیشا"

کیسا محسوس کر رہی ہیں آپ---

اسلام علیکم "اس نے آتے ہی سلام کیا اور مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔۔"

"وعلیکم السلام"

مسٹر عون کمال۔۔۔۔ بیٹھیں۔۔۔۔"

آفریدی خان نے اپنے سامنے پڑے بیچ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

وہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔۔۔ اور پارک میں موجود کھیلنے والوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

یہاں بلانے کا مقصد کیا میں پوچھ سکتا ہوں کیا؟ "وہ عون کمال سے گویا ہوئے"

- کیونکہ آج ہی ایک انجانے نمبر سے انہیں ایک کال موصول ہوئی جس میں ان کو پارک میں ملنے کی ریکویسٹ کی گئی تھی۔

اس نے ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے ان کے جوابات کے لیے خود کو تیار کیا۔

ساری باتوں سے پہلے میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ میری پوری بات تحمل سے سنیں۔ اور"

پھر فیصلہ کریں۔ میں نہیں جانتا کہ آپ مجھ پہ یقین کریں گے یا نہیں لیکن مجھے اتنا

"یقین ہے کہ آپ سچ اور جھوٹ کا اندازہ لہجوں سے کر لیں گے۔۔"

انھوں نے اشارے سے سر ہلایا اور اسے بولنے کا موقع دیا۔۔۔۔

"آپ کی بیٹی میرے پاس ہے - حورم خان آفریدی"

آفریدی خان نے چونک کر اسے دیکھا۔ -

اور ہاں ایک بات کہ میں آپ کو نہیں کہوں گا کہ اپنی بیٹی یا مجھ پہ یقین کریں کیونکہ "

"ایک بیٹی کی پاکیزگی اور معصومیت کی گواہی کی ضرورت اس کے باپ کو ہرگز نہیں ہوگی

اس نے کارڈ ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔



"ن-----نہیں-----میں نے بابا کے پاس جانا ہے"

"پلیز مجھے ان کے پاس لے جائیں"

جیسے ہی میٹھا نے گاڑی روکی -- حوریہ کی زبان حرکت میں آئی --

"حورم"

"دیکھیں میری طرف"

اس نے فوراً سے نظریں اٹھائیں۔۔۔

حورم میں نہیں جانتا کہ آپ کس طرح اسلام آباد سے یہاں لاہور پہنچی اور کن حالات سے گزر کر آئی۔"

وہ ساری باتیں ہم بعد میں کریں گے ابھی آپ آرام کریں۔ اور خود کو ان ساری سوچوں "
"سے آزاد رکھیں آپ جب تک میرے پاس ہیں محفوظ ہیں
"آئیں اندر چلتے ہیں

اسے سمجھ آئی تھی یا نہیں لیکن اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔
میٹاخم مطمئن ہو کر گاڑی سے اترا اور دوسری طرف سے اس کا دروازے کھولا تھا۔۔۔۔۔
کیونکہ اس کے ہاتھ اور بازو پر پٹی لگی تھی۔۔۔۔۔
وہ اسے لئے آندر بڑھا۔۔۔۔۔

لائج میں موجود کمال صاحب اور ان کی بیگم پہلے سے ہی ان کے انتظار میں بیٹھے تھے
کیونکہ وہ پہلے سے ہی ان کو سارے حالات سے آگاہ کر چکا تھا۔۔۔۔۔
"ارے۔۔۔۔۔ ارے۔۔۔۔۔ کہاں منہ اٹھائے آرہے ہیں برخوردار"

کمال صاحب نے رعب دار آواز میں کہا۔۔۔۔۔ جس کا اثر میٹا پر تو نہیں ہوا تھا لیکن ہاں
حوریہ فوراً سے بدل کر میٹا کے قریب ہوئی تھی اور بوکھلاہٹ میں اس کے بازو سے اس کی

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

شرٹ کو دبوچا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اس سارے عرصے میں پہلی دفعہ بیٹا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی جس کو فوراً سے اس نے ہونٹوں میں چھپایا تھا۔۔۔
پاپا، ماما۔۔۔"

"Meet her...Horiya"

"حوریہ یہ پاپا اور ماما"

بیٹا نے سب کا تعارف کروایا۔۔۔

جس پر حوریہ نے ڈرتے ڈرتے ان کو سلام دیا تھا۔۔۔۔۔

کمال صاحب نے آگے بڑھ کر حوریہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کا ہا حال پوچھا تھا۔۔۔

جب کہ مسز کمال نے اس کو گلے لگایا تھا۔۔۔



بابا۔۔۔۔۔ ماما۔۔۔۔۔"

بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نیند میں چلائی تھی۔۔۔۔۔

او پاگل -----

ہاتھی موٹا ہی ہوتا ہے ----

کبھی تم نے ڈانٹنگ کرتا سمارٹ ہاتھی دیکھا ہے ----

اس نے انعم کی معلومات میں اضافہ کیا ----

تو پھر آپ کم کھایا کریں نا عون کمال صاحب ----

اس نے جوابی کارروائی کی ---

او میری ماں -----

دماغ نہ کھاؤ میرا ----

اور خاموشی سے بات سنو میری ----

اس نے جوابی پیغام بھیجا ----

عو

گندے -----

میں حرام چیزیں نہیں کھاتی ----

you know na ...

!! کہ میں سیریس ہوں ان کو لے کر۔۔۔۔۔

لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی..... ان کے ماسٹڈ میں مجھے لے کر کیا خیال ہے۔۔۔۔

وہ اپنے احساسات مجھ تک پہنچنے ہی نہیں دیتی۔۔۔۔

اس نے ایک ہی سانس میں ساری باتیں کہ ڈالیں۔۔۔۔

عون۔۔۔۔ پہلی بات تو یہ کہ وہ حوری بس میری ہیں آپ کے لئے بس حورم خان ہیں

۔۔۔۔

دوسری بات حوری۔۔۔۔ اس پیار ویاہ ہے یقین نہیں رکھتی۔۔۔۔۔

وہ کہتی ہیں کہ پیار کی میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں۔۔۔۔۔

آپ کو ان کے دل تک پہنچنے کے لیے ایک ہی رستہ بتاؤں گی۔۔۔۔۔

"وہ رستہ ہے" نکاح

جس دن وہ آپ کے نکاح میں ہوئی اس دن آپ ان کے دل کے قریب ہوں

گے۔۔۔۔

توریہ-----یار آپ رو کیوں رہی ہیں-----

کیا ہوا ہے آپ کو-----

میثا صبح اٹھ کر جیسے ہی روم میں انٹر ہوا تو اس نے توریہ کو روتے ہوئے پایا-----

توریہ

just stop crying.....

Hurry up.....

آنسو صاف کرو اپنے-----جلدی سے-----

میثا نے اس کے قریب بیٹھتے ہوئے اس کو پیار سے پچکارا-----

م-----مم-----میثا-----

آپ چھوڑ کر چلے گئے تھے مجھے---

کک--کوئی بھی نہیں تھا میرے پاس-----

میں نے آپ کے پاس رہنا ہے-----پلیز-----

توریہ اس کی قریب ہوتے ہوئے روتے روتے بولی----

جب کہ اس کے قریب ہونے کے چکر میں وہ اس کے گرد بازو باندھے اس کے طے صص ساتھ لگ چکی تھی۔۔۔۔۔

تقریب

آپ تو سڑانگ ہونا۔۔۔۔۔ تو پھر کیوں رو رہی تھی۔۔۔۔۔
چلیں فریش ہوں تاکہ ہم باہر جا کر ناشتہ کریں۔۔۔۔۔

نَفْسٌ

میں نے نہیں جانا کہیں۔۔۔۔۔

میں اور آپ ادھر ہی رہیں گے۔۔۔۔ اور آپ گے تو میں ناراض ہو جاؤں گی آپ سے۔۔۔۔۔

اچھا اچھا اوکے ہم باہر نہیں جا رہے۔۔۔

لیکن آپ جلدی سے فریش ہو جائیں میں ناشتہ لے کر آتا ہوں۔۔۔۔۔

اس نے اس کو بازوؤں سے پکڑ کر اٹھایا اور واشروم کے پاس چھوڑا۔۔۔۔۔ ساتھ اس کے ہاتھ میں کپڑے تھمائے۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ ابھی تک اسی لباس میں تھی۔۔۔۔۔ جس میں وہ ولید آفندی کے پاس قید میں تھی۔۔۔۔۔



بیٹا۔۔۔۔۔

چھوڑ دو اس لڑکی کو۔۔۔۔۔

ولید آفندی آگے بڑھا تھا۔۔۔۔۔

!! ولید۔۔۔۔۔

قرب بھی مت آنا اس لڑکی کے۔۔۔۔۔

ورنہ میں سب کچھ بھول جاؤں گا۔۔۔۔۔

بیٹا نے اسے اپنے بازوؤں میں متاعِ جاں کو سمیٹتے ہوئے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

بیٹا خان یہ مت بھولو کہ میرے دوست ہو۔۔۔۔۔ اور اس چھوٹی سی لڑکی کے لئے تم مجھ سے۔۔۔۔۔ مطلب ولید آفندی سے لڑ رہے ہو۔۔۔۔۔

سلسلہ

میری گاڑی سٹارٹ کرو۔۔۔۔۔

جلدی -----

میثا حوریہ کو بازوؤں میں اٹھائے گاڑی کی طرف بھاگا۔۔۔۔

!!! میثا -----

وہاں ہی رک جاؤ۔۔۔۔۔

تم اس لڑکی کو یہاں سے کہیں نہیں لے جا سکتے۔۔۔۔۔

- اس نے ایک نظر بے ہوش پڑی حوریہ کو دیکھا اور ولید سے مخاطب ہوا۔۔۔۔۔

وليد

میں نے آج تک کبھی اپنے احسان کا بدلہ نہیں مانگا۔۔۔۔۔

اور احسان کا بدلہ میں ابھی بھی نہیں مانگوں گا۔۔۔ لیکن ہاں میں تم سے ایک احسان

ضرور مانگوں گا۔۔۔۔ مجھے تمہارے احسان میں یہ لڑکی چاہیئے۔۔۔۔ مجھے نہیں معلوم تم

اس کو یہاں کیوں۔ لے کر آئے ، اور تمہارا مقصد کیا تھا، یہ باتیں ہم بعد میں کریں گے۔

بیٹا نے حورہ کو گاڑی میں پچھلی سیٹ پر لٹایا۔۔۔۔۔

ولید۔۔۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ تم ہر غلط کام کرتے ہو۔۔۔ مگر مجھے اتنا یقین ہے۔۔۔۔۔ کہ

تم نے اپنی ماں کی دی تربیت کا پاس ضرور رکھا ہو گا۔۔۔۔۔

بیٹا کی آنکھوں میں موجود سوال ولید باخوبی سمجھا تھا۔۔۔۔۔

میں دنیا کے غلیظ ترین کام بھی کر لوں نا بیٹا۔۔۔۔۔ تو بھی عورت کی عزت کرنا نہیں

چھوڑ سکتا۔۔۔۔۔ کیونکہ عورت کی عزت میری ماں نے مجھے گٹھی میں ڈالی تھی۔۔۔۔۔

بے فکر رہو۔۔۔ بھابھی کو کسی مرد نے چھواتک نہیں۔۔۔۔۔

آخر میں ولید کا لہجہ شرارتی ہوا تھا۔۔۔۔۔

جس پر بیٹا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔

بیٹا نے آگے بڑھ کر گاڑی کا دروازہ کھولا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔۔



پاپا۔۔۔۔۔ آپ سمجھ نہیں رہے۔۔۔

ایسا ممکن نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ بہت چھوٹی ہے مجھ سے۔

حورہ کو بیٹا کے گھر رہتے 3 دن ہو گئے تھے۔۔۔۔۔ مگر گھر والوں کی ہر ممکن کوشش کے باوجود اس کی ان سے جھجک ختم نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔ وہ زیادہ روم میں رہنا پسند کرتی تھی۔۔۔۔۔ یا پھر بیٹا کے پاس۔۔۔۔۔ وہ بیٹا کے علاوہ کسی پر بھی اعتبار نہیں کرتی تھی۔۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر جا کر اسے کسی یتیم خانے چھوڑ آؤ۔۔۔۔۔
اس پر اس نے تڑپ کر اپنے باپ کو دیکھا۔۔۔۔۔

پاپا پلیز۔۔۔۔۔

بیٹا کبھی حورہ خان کو کھروچ بھی لگنے نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔ وہ بہت عزیز ہے مجھے۔۔۔۔۔

تو کیا تم اسے ایسے ہی دنیا کے رحم و کرم پر چھوڑ دو گے۔۔۔۔۔
اگر کل کو اس کی فیملی نے اسے قبول نہ کیا تو کیا کرو گے تم۔۔۔۔۔
دس سے اپنے گھر سے لاپتا ہے وہ لڑکی۔۔۔۔۔ کیسے دو گے ساری دنیا کو اس کی پاکیزگی کی گواہی۔۔۔۔۔

تم بھی چھوڑ دو گے تو کون اپنائے گا اسے -----

پاپا -----

نکاح خواں کا انتظام کریں ----

اس نے مٹھیاں بھینچے فیصلہ سنایا ----

اس کے ساتھ ہی دھڑام سے گرنے کی آواز پر وہ دونوں متوجہ ہوئے تھے -----

حوری -----

بیٹا حوریہ -----

دونوں ہی اس کی طرف لپکے -----

تب تک وہ زمین بوس ہوئے ہوشو تو اس سے بیگانہ ہو چکی تھی ---



حوریہ -----

میٹا نے اسے پکارا -----

وہ بالکنی میں کھڑی اپنی سوچوں میں گم تھی -----

جی! جی! جی! -----

کیا ہوا۔۔۔۔۔؟

اس کا ارتکاز ٹوٹا تھا۔۔۔۔۔

حوریہ۔۔۔۔۔ اگر آپ کمفر ٹیبل فیل کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ تو کیا ہم بات کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ روم میں بیٹھ کر۔۔۔۔۔

اس نے محض اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ جب کہ میٹا سامنے رکھے سوئے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

حوریہ۔۔۔۔۔

مولوی صاحب آرہے ہیں۔۔۔۔۔ ابھی آپ کا اور میرا نکاح ہے۔۔۔۔۔ خود کو تیار کر لیں۔۔۔۔۔

اس نے فوراً سے سر اٹھایا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو جمع ہوئے تھے۔۔۔۔۔

حوریہ۔۔۔۔۔

اعتبار ہے نہ مجھ پر۔۔۔۔۔

وہ فوراً سے اس کے قریب آکر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

وہ بنا کچھ کہے اس کے ساتھ لگ گئی۔۔۔۔۔

اور اپنے آنسو سے اس کی شرٹ رنگنے لگی تھی۔۔۔۔

اس نے اس کو اپنے حصار میں لیا۔۔۔۔

--- توری پلیز ڈونٹ کرائے ---

Please don't cry hoori.....

میں ہوں نا۔۔۔۔۔

اس نے اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ مگر وہ بدستور اس کی شرٹ کو مٹھیوں

میں پکڑے رو رہی تھی۔۔

حور اوپر دیکھیں۔۔۔۔۔

اس نے حوریہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرا۔۔۔۔۔

پتا نہیں کیا جادو تھا اس لڑکی میں۔۔۔۔۔

باندھ لیتی ہے ساتھ۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کی نمی۔۔۔۔۔ اور خمدار پلکوں نے آج پھر سے وار کیا تھا۔۔۔۔۔ بیٹا کے دل پر۔۔۔۔۔ اور اس کا دل ایک بار پھر اس لڑکی کا اثر ہوا تھا۔۔۔۔۔ نکاح کا فیصلہ یقیناً کمال صاحب کا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اس لمحے بیٹا کے دل نے اللہ کے حضور پوشیدہ سجدہ شکر ادا کیا تھا۔۔۔۔۔

بیٹا کے ہوتے ہوئے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا آپکو۔۔۔۔۔ سارے ڈر چھوڑ دیں۔۔۔۔۔

اب نکاح کے بعد ملیں گے۔۔۔۔۔ کیونکہ آپ کا رونا مجھے اپنی بے بسی کا احساس دلاتا ہے۔۔۔۔۔

میں آپ کے قریب آکر آپ کے آنسو نہیں صاف کر سکتا۔۔۔۔۔ آپ کو حق کے ساتھ چھو نہیں سکتا۔۔۔۔۔

تیرا دیدار ہی آنکھوں کی تلاوت ٹھہرا
یہ میرا عشق مقدس ہے عبادت جیسا

بیٹا نے اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔



آہ۔۔۔۔۔ اللہ۔۔۔۔۔

اس نے جیسی ہی آنکھیں کھولی۔۔۔۔۔ درد کی ایک شدید لہر اس کے پورے جسم میں سرایت کر گئی۔۔۔۔۔

آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں روشنی میں دیکھنے کے قابل ہوئیں۔۔۔۔۔ تو اس نے اپنے ارد گرد دیکھا۔۔۔۔۔

اپنے آپ کو ایک انجان کمرے کے بیڈ پر لیٹے پایا۔۔۔۔۔ جس میں ایک بیڈ، کھڑکی اور صوفے کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔۔۔

اس کے سر میں درد سے ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔۔۔۔۔

اس نے بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی مگر کمزوری کے باعث لڑکھڑا گئی۔۔۔۔۔

کیونکہ اس کو کھانا کھائے ہوئے 24 گھنٹے سے زیادہ ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

سامنے کھانے کی ٹرے رکھی تھی مگر اس نے ہاتھ نہیں بڑھایا۔۔۔

کمرے کے تفصیلی معائنے کے دوران اس کو پھر سے سر میں اٹھتے درد کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔۔

سر کی چوٹ اس کی اپنی کمائی ہوئی ہی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ اس نے کھانا لے کر آنے والی ملازمہ پر حملہ کیا تھا۔۔۔۔۔ تاکہ وہ اس قید سے چھٹکارا حاصل کر سکے۔۔۔۔۔ مگر افسوس کہ ایسا ممکن نہ ہوا۔۔۔۔۔ ملازمہ پر حملے کے دوران ولید آفندی کا آدمی آگیا تھا جس نے اسے بر وقت پکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔ اس کھینچا تانی کے دوران اس کا سر اور بازو زخمی ہوئے تھے کیونکہ وہ مسلسل خود کو آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔ بہر حال کسی نے اس پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ سب ولید آفندی کے اصولوں سے اچھی طرح واقف تھے۔۔۔۔۔ اس کے کام میں عورتوں کی عزت اس کا اصول تھا۔۔۔۔۔ اور اس کے اصولوں کی پاسداری اس کے ہر آدمی پر فرض تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔



اف اللہ جی!!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے؟۔۔۔۔۔

اندھے ہو کیا؟۔ نظر نہیں آتا؟۔۔۔۔۔

موٹے بھینسے کی طرح بھاگے آرہے ہو۔۔۔۔۔ جیسے میراتھن ریس کا عالمی ریکارڈ قائم کرنا ہے تمہیں۔۔۔۔۔

اس نے حیرت سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا جو اپنی غلطی سے ٹکرائی تھی مگر اس کی
شان میں مسلسل قصیدے پڑھ رہی تھی۔۔۔۔ اور رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔۔
اے لڑکی!!!۔۔۔۔۔

ہوش میں تو ہو؟؟۔۔۔۔۔

ٹیڈی بکری!!!

خود ہی بطح کی طرح مسکتی ہوئی آرہی ہو۔۔۔۔۔ جیسے ریمپ واک کر رہی ہو۔۔۔۔۔ بی بی۔۔۔۔۔ یہ کالج ہے۔۔۔۔۔ اپنی یہ مینڈک والی موٹی آنکھوں کا استعمال بھی کر لیا کرو

اس شخص نے بھی حساب برابر کیا۔۔۔۔۔

کیا کیا-----

پاگل اونٹ-----

تم نے مجھے ٹیڈی بکری کہا-----

تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟؟؟-----

وہ غصے میں اپنی کتابیں اٹھاتی اس پر برسی-----جبکہ ابھی تک اس کی چھوٹی سی ناک

غصے کی زیادہ سے ریڈ ہو چکی تھی-----

انعم-----

چلیں-----یار جلدی کرو-----

بھائی لینے آئے ہیں-----

دور کسی لڑکی نے آواز دی-----

انعم نے اسے دو منٹ کا اشارہ کیا-----اور خود اس شخص کی طرف متوجہ ہوئی

تھی-----

رقص میں جہاں ہے

انعم نے خود کو اس کی گرفت سے چھڑایا۔۔۔۔

اور خود توریہ کی طرف بھاگ گئی۔۔۔۔



با ملاحظہ۔۔۔۔۔

ہو شیار۔۔۔۔۔

بادشاہ سلامت اور ملکہ عالیہ کی خدمت میں یہ کنیز کچھ پیش کرنا چاہتی ہے۔۔۔ اس

!!!!!! کے لیے اجازت چاہتی ہے یہ بندی۔۔۔۔۔

اس نے جھک کر خالص درباری انداز میں اجازت چاہی۔۔۔ جس پر ڈائنگ ٹیبل پر موجود

تینوں نفوس کے چہروں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

اجازت ہے۔۔۔۔

آجائز ہے۔۔۔۔

احان کی شوخ آواز آئی تھی۔۔۔۔۔

!!!!!! حد ادب۔۔۔۔۔

گستاخ وزیر-----

ہم نے آپ سے نہیں پوچھا۔۔۔۔۔

غصے کا سہی اظہار کیا گیا۔۔۔۔۔

!!!لبس-----لبس-----

اس ڈائننگ ٹیبل کو جنگ کا میدان نہ بنائیں۔۔۔۔۔

تورم نیچے دیکھاؤ ہمیں -----

کیا بنایا ہے میرے بیٹے نے آج۔۔۔۔۔؟؟؟

آفریدی خان نے بر وقت مداخلت کی۔۔۔۔۔

جب کہ مسز آفریدی مسکرا کر بچوں کو نوک جھونک انجوائے کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

— し し !!

یہ پوچھیں کہ آج پھر کون سی دُس کے ساتھ نا انصافی کی ہے --- حورم خان آفریدی
نے----

احان نے دانتوں کی نمائش کی -----

رقص میں جہاں ہے

توریہ نے منہ۔ بنا کر ماما پاپا کو دیکھا۔۔ جس کا انہوں نے کچھ خاص نوٹس نہیں لیا۔۔۔ وہ۔ بھی۔ خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔۔۔۔

جبکہ احان دوبارہ سے اس تنگ کرنے کے موڈ میں آچکا تھا۔۔۔۔



اس وقت کمرے میں نائٹ بلب روشن تھا۔۔۔۔۔ ساتھ میں بیڈ کے دونوں اطراف کے
لیمپ بھی جل رہے تھے۔۔۔۔۔ جب کہ۔۔۔ کمرے میں اچھی خاصی روشنی تھی۔۔۔۔۔
جبکہ وہ زمین پر بیٹھی بیڈ کے اوپر سر رکھے رونے کا شغل پورا کر رہی تھی۔۔۔۔۔
اس نے میٹھا کو دن کے وقت بس نکاح کے دوران دیکھا تھا۔۔۔۔۔ اس کے بعد مسز کمال
اسے روم میں چھوڑ کر گئی۔۔۔۔۔ اس نے کھانا بھی روم میں ہی کھایا تھا۔۔۔۔۔ اب رات
کے ایک بج رہے تھے۔۔۔۔۔ اس نے رات کا کھانا نہیں کھایا تھا۔۔۔۔۔ لیکن میٹھا ابھی تک

واپس نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔ رات کے اس پہر۔۔۔۔۔ کمرے میں موجود خاموشی اور اند
ھیرے اور اپنی ذات میں موجود بے سکونی نے اس ڈرایا تھا۔۔۔۔۔ اسی لیے وہ اپنے اندر
کا درد آنسوؤں کے ذریعے باہر نکال رہی تھی۔۔۔۔۔

السلام۔۔۔۔۔

بہت تکلیف میں ہوں میں۔۔۔۔۔

السلام جی۔۔۔۔۔

کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔

پلیز آ جاؤ۔۔۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔

اس کا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔۔۔

!!!! حوری۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔ لیکن حوریہ کو یوں روتے اور کانپتے ہوئے دیکھ کر ایک ہی

جست میں اس کے پاس پہنچ چکا تھا۔۔۔۔۔

!! حوریہ۔۔۔۔۔

!! میری جان -----

ایسے کیوں بیٹھی ہوئی ہیں -----

مم ----- میثا -----

توریہ -----

اس نے اسے اٹھا کر اوپر بٹھانے کی کوشش کر رہا تھا -----

ہٹیں پیچھے -----

مت آہیں پاس میرے -----

چھوڑ کر چلے جاتے ہیں مجھے -----

آآآآ ----- میرا بچہ -----

کب چھوڑ کر گیا میں

وہ اسے اپنی گود میں بیٹھاتے ہوا گویا ہوا -----

لکر وہ پھر

رقص میں جہاں ہے

بھی مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔۔۔

توری---

Look at me....

اس نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھ کے پیالے میں لیا۔۔۔۔

تورپہ

اسلپاک کی طرف سے میرے دو سال کے کئیے گئے صبر کا رزق ہو تم۔۔۔۔۔

میری روح ہو تم۔۔۔۔۔

روح من

، میرے الفاظ میرے آداب

میری محبت میری چاہت

میرا لمس میری سانسیں

یہ چہرہ-----

یہ سانسیں-----

ان کو محسوس کرنے کے لیے میں نے سالوں انتظار کیا ہے-----

وہ پھر سے کسی طلسم کے زیر اثر بول رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کا ہر لفظ، ہر جملہ اس کے دل

پر اثر کر رہا تھا۔۔۔۔۔

!!! بیٹا۔۔۔۔۔

حوریہ۔ نے اس کی شدتوں سے گھبرا کر اسے پکارا۔۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔۔۔

! مجھے نیند آئیں ہے۔۔۔۔۔

سونا ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کے سینے میں سر چھپاتی گویا ہوئی۔۔۔۔۔

ا م م م م۔۔۔۔۔ اوکے۔۔۔۔۔ سو جائیں آپ۔۔۔۔۔ میں چنچ کر لوں۔۔۔۔۔

نو۔۔۔۔۔ بیٹا میں اکیلے نہیں سونا۔۔۔۔۔ مادہ آپی بھی چلی گئی۔۔۔۔۔

میں آپ کے پاس سونا ہے۔۔۔۔۔

وہ آج بھی اکیلے سونے سے انکاری تھی۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔ پرنس۔۔۔ میں چلیج کر لوں۔۔۔ پھر سوتے ہیں۔۔۔

اس نے اسے بیڈ پر بٹھایا۔۔۔

میرے لئے بھی کپڑے نکالیں۔۔۔۔۔

اس نے ہونٹ نکال کر نئی فرمائش کی۔۔۔۔۔

جس پر اس کا دل ایک بار پھر سے فدا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس نے محض سر ہلایا۔۔۔۔۔

..وہ اک پل ہی کافی ہے جس میں تم شامل ہو
..اس پل سے زیادہ تو زندگی کی خواہش ہی نہیں مجھے



ان

کیا چیز ہو یا رتم۔۔۔۔۔

کسی کو تو بخش دیا کرو۔۔۔۔۔

حورم آج پھر انعم کی تازہ تازہ کارروائی پر اس پر برس رہی تھی۔۔۔۔۔

حوری ڈارلنگ -----

یار غصہ کیوں کرتی ہیں ----؟؟؟؟

مجھ معصوم پر۔۔۔۔۔

اس نے ایک آنکھ ونک کی۔۔۔

تم اور معصوم بس کرو۔۔۔۔۔ سیدھی طرح بتاؤ مجھے تم نے منزہ کی پانی کی بوتل کے ساتھ

کیا چھپر خانی کی ہے -----؟؟

حورم جانتی تھی کہ اگر وہ مذاق کرے گی تو انعم میڈم ہاتھ نہیں آنے والی۔۔۔۔۔ اسی لئے

سنجیده سا انداز اپنایا-----

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ایک ہی تو زندگی ہے --- انجوائے کریں ----- کل ہوں نہ ہوں -----

رقص میں جہاں ہے

کل ایسا ہو۔۔۔۔۔

میں۔ میں نہ رہوں۔۔۔۔۔

کل ایسا ہو۔۔۔۔

تم، تم نہ رہوں۔۔۔۔۔

یہ راستے الگ ہو جائیں۔۔۔۔۔

چلتے چلتے ہم کھو جائیں۔۔۔۔۔

انعم ایک بار پھر سے شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

بس کر دو لڑکی

احان بھائی ٹھیک کہتے ہیں۔۔۔ انعم کی زبان اور چیتے کی ٹانگیں ایک سی ہیں۔۔۔ دونوں

نہیں تھکتی۔۔۔۔۔

حورم چلتے چلتے بولی-----

جبکہ انعم اسکو لاڈ میں ہگ کر چکی تھی۔۔۔ جس پر آس پاس کے لوگ انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔

ڈرامے باز لڑکی۔۔۔؛

پیچھے ہٹو۔۔۔۔۔

اور میں نے جو پوچھا ہے وہ سیدھا سیدھا بتاؤ۔۔۔

حورم ہمیشہ اس کے محبت کے ان مظاہروں پر شرمندہ ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔

حوری جان۔۔۔۔۔

میں نے زیادہ کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔

بس منزہ کی باٹل میں تھورا سا پرفیوم ملایا تھا اور واٹ پیپر۔۔۔۔۔

اس نے معصوم سی صورت بنا کر اعتراف کیا۔۔۔۔۔ جس پر حوریہ کو زور کی ہنسی آ

ئی۔۔۔۔۔

اور مجھ سے اب وجہ نہیں پوچھنا آپ۔۔۔۔۔ پتا تو ہے کل میں نے اس سے پانی

مانگا۔۔۔۔۔ تو کیسے منہ بنا کر کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔ میں اپنی چیزیں شئیر نہیں کرتی۔۔۔۔۔

اب مزا آ یا نا۔۔۔۔۔

وہ انعم۔ ہی کیا جو اپنی غلطی چھپائے۔۔۔۔۔

دونوں کالج گیٹ سے نکلی۔۔۔۔۔



تم "جنت کے پتے" پڑھتی ہو

کبھی "انگزرے مراحل" پڑھتی ہو

کیا مری یاد نہیں آتی تم کو؟

جب تم ناول پڑھتی ہو؟

میں ہوں شیرائی ساغر کا

میں محسن کا دیوانہ ہوں

مگر کر کے ادھورا تم مجھ کو

اب "لا حاصل" پڑھتی ہو

مقتول کی کوئی خبر نہیں

افسانہ قاتل پڑھتی ہو

کر دی مری آنکھ سمندر

اور اب "ساحل" پڑھتی ہو

میں کب کا پڑھ کے بھول چکا

یہ جو تم "پیر کامل" پڑھتی ہو

میں اب ان میں حقیقت تکتا ہوں

تم جسے سمجھ کر ناول پڑھتی ہو

copied

عون نے مسنجر کی سبز بتی جلتے دیکھ کر پیغام بھیجا۔۔۔۔۔ جس کو فوراً سے ہی

seen

کمر لیا گیا تھا۔۔۔۔۔

خیر تو ہے عمن صاحب۔۔۔۔۔؟؟؟؟

دُسترب لگ رہے ہیں مجھے۔۔۔۔۔

[illegible]

واقع ہی پریشانی کا باعث تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ۔۔۔۔۔ عوں ہر وقت ہنسی مذاق کے موڈ میں ہی

ہوتا تھا۔۔۔ حورِیہ جتنا خاموش اور سنجیدہ رہتی تھی۔۔۔ انعم اور عون اتنا ہی شرارتی اور

باتوں کے شوقین تھے۔۔۔۔۔

انعم اور عون ہر وقت ایکٹو ہوتے تھے۔۔۔۔۔ انہوں نے اپنا ایک گروپ بنایا ہوا تھا ایف

بی پر۔۔۔۔۔ جس میں موجود ہر شخص ان کی۔ شرارتوں کا شکار ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ وہ ہر

کسی۔ کو باتوں میں لگا لیتے تھے --- حتیٰ کہ حوری کو بھی -----

وقت کے ساتھ زیادہ تو نہیں۔ مگر حوریہ کی واقفیت عون کے ساتھ بڑھ چکی تھی۔۔۔ وہ

عنوان سے مختلف موضوعات پر بات چیت کر لیتی تھی۔۔۔۔۔

!!!عمون-----

بتائیں۔ کیا۔ ہوا۔۔۔۔۔؟

میں کیا مدد کر سکتی ہوں آپ کی۔۔۔۔۔؟

اندر سے کہیں اسے عون کے اندر چلنے والے طوفان کا اندازہ تھا۔۔۔۔۔ مگر وہ اس کے منہ سے سننا چاہتی۔ تھی۔۔۔۔۔

!!! حوریہ۔۔۔۔۔

آپ اچھی طرح واقف ہیں میری بے سکونی سے۔۔۔۔۔

میری ساری وحشتوں، اور ویرانی کا قرار تو آپ کے پاس ہے۔۔۔۔۔

آپ اچھے سے واقف ہیں میرے جذبات سے۔۔۔۔۔

!!! کوئی امید کی کرن۔۔۔۔۔ میرے ہاتھ بھی تمہا دیں۔۔۔۔۔

شاید میرے دل کو قرار آ جائے۔۔۔۔۔

!!! پھیلا ہوا ہے جسم میں تنہائیوں کا زہر

رگ رگ میں جیسے ساری اداسی اتر گئی

س کے صبر کا ضبط ٹوٹ چکا تھا۔۔۔۔۔ تب ہی اپنا دامن ایک بار پھر پھیلا رہا تھا۔۔۔۔۔

.....عون

بے فکر رہیں۔۔۔۔۔

یہ بس ایک وقتی اڑیکش ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔۔۔ کچھ دنوں تک آپ نارمل ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

اور یہ پیار و یار کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔ میری لائف میں ایسی چیزوں کے لئے کوئی جگہ
نہیں۔۔۔۔۔۔

ہم اچھے دوست ہیں۔۔۔۔۔

اسکے ساتھ ہی وہ آف لائن ہو گئی۔۔۔۔۔

عمون خاموش رہ گیا۔۔۔۔۔

رقص میں جہاں ہے

مکمل صرف کہانیاں ہوتی ہیں
محبتیں ہمیشہ ادھوری رہ جاتی ہیں



بہت بہت شکریہ پیشا صاحب۔۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ کن لفظوں میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔۔۔۔۔

آج اگر آپ نہ ہوتے تو شاید۔ میری ماں اس دنیا میں نہ ہوتی۔۔۔۔۔ اگر آپ میری ماں کو بر وقت ہاسپٹل نہ لاتے تو شاید یہ سانسیں۔۔۔۔۔

میثا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

زندگی ورموت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے دوست۔۔۔۔ میں تو وسیلہ بن ہوں بس۔۔۔۔۔

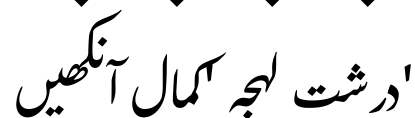
شاید اللہ میرے ہاتھوں یہ نیکی کروانا چاہتا تھا۔۔ تب ہی میں اس روڈ پر گیا۔۔۔ ورنہ

میری جگہ۔ کوئی اور ہوتا۔۔۔۔۔

رقص میں جہاں ہے

!! میثا صاحب ----

اس پر میثا نے مسکرا کر۔۔۔۔۔ اس کا کندھا تھپتھپایا۔۔۔ اور اجازت چاہی۔۔۔



رقص میں جہاں ہے
فضا معطر 'جمال' آنکھیں
یہ تیج ابرو 'نہال' آنکھیں
صدا نشیلی 'غزال' آنکھیں
نگاہ قاتل 'خمار' آنکھیں
جھکیں جو ابرو 'سوال' آنکھیں
یہ اشک ہجراں 'طواف' خواباں
طویل شامیں 'وصال' آنکھیں---

بیٹا اس کے قریب لیٹے اس کے خوابیدہ حسن، اور پیارے پیارے نقوش کو آنکھوں کے
زریعے دل میں اتار رہا تھا۔-----

اسے نو خیزی کی عادت تھی، اسی لئے وہ جلدی جاگ گیا تھا۔----- اس نے پیار سے
پنے قریب سوئی اپنی متاعِ جاں کو دیکھا۔----- جو معصوم بچوں کی طرح اس کے بازو کو
دبوچ کر سوئی ہوئی تھی۔----- جبکہ ایک ٹانگ ابھی تک بیٹا کے اوپر تھی۔-----

میں نے آفس کے لئے نکلنا ہے۔۔۔۔۔ اگر آپ نے میرے ساتھ ناشتہ کرنا ہے تو اٹھ جائیں۔۔۔۔۔

میثا نے دھمکی لگاتے الماری کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔ کپڑے پینے کے لئے۔۔۔۔۔
!!! میثا!!!!!!

!!! میثا۔۔۔۔۔

آپ جا رہے ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟

میرے پاس کون ہو گا۔۔۔۔۔؟

اس کی نہ صرف آنکھیں کھلی تھیں بلکہ۔۔۔۔۔ اب وہ پھر سے رونے کے موڈ میں آ چکی تھی۔۔۔۔۔

!!! حوری۔۔۔۔۔

ماما پاپا آپ کے پاس ہیں نایار۔۔۔۔۔ تو پریشانی کا بات کی میں جلدی واپس آ جاؤں گا۔۔۔۔۔

میثا اس کے پاس بیٹھا اسے تسلی دینے لگا۔۔۔۔۔

حوری-----اپنے اندر کے سارے ڈنکال دیں اپنے دل سے-----میرے پاس
بالکل محفوظ ہیں آپ-----
!!!!!!یہاں رہتی ہیں آپ-----

اس نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا۔-----
بیٹا کمال کے دل میں۔----!! بیٹا آپ کو لگنے والی ہر خراش کا بدلہ لے گا ان لوگوں
سے۔-----جن۔-----
بے فکر رہیں۔-----
میری روح من۔-----
وہ اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا۔----- وہ اس کے ساتھ لگی۔----- آنسو
مہانے میں مصروف تھی۔-----



پھر ہنس پڑتا ہوں

اور پھر اس کے بعد اپنے ہی کندھے پہ سر رکھ کے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگتا ہوں
° اور ایسے میں آنکھوں سے اشک نہی لہو بہتا ہے

copied

عون کے اکاؤنٹ کی وال پر موجود ان لفظوں نے اسے پھر سے کرب میں مبتلا کیا
تھا۔۔۔۔۔

ان لفظوں کو پڑھتے ایک بار پھر اس کا دل کہیں رویا تھا۔۔۔۔۔
کیونکہ آنکھوں کو بہنے کی اجازت اس نے نہیں دے رکھی تھی۔۔۔۔۔
وہ عون اور انعم سے یہ ہی کہتی تھی۔۔۔۔۔ کہ ث بہت سڑانگ ہے۔۔۔۔۔ آئرن
لیڈی۔۔۔۔۔ نو فیلنگز۔۔۔۔۔

جس پر وہ دونوں ہی ہستے تھے۔۔۔ کیونکہ دونوں جانتے تھے اسے، اس سے
زیادہ۔۔۔۔۔



کمرے میں خاموشی پھیلی تھی۔۔۔۔۔ جبکہ دونوں لوگ ہی خاموش تھے۔۔۔۔۔ ایک
دوائیوں کے زیر اثر مشینوں میں جکڑا وجود تھا۔۔۔۔۔ تو دوسرا وجود کرب اور دکھ کی
شدت سے نہال تھا۔۔۔۔۔
ایک وجود بہت کچھ کہنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔
تو دوسرا سننے کو بے تاب تھا۔۔۔۔۔
بیڈ پر پڑا وجود۔۔۔۔۔ جسم کی تکلیف سے زیادہ۔۔۔۔۔ دل کی تکلیف محسوس کر رہا
تھا۔۔۔۔۔ مگر بول نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔
پاس کھڑے شخص نے اس کے ہاتھ کو ہاتھ میں لے کر ہولے سے تھپتھپایا۔۔۔۔۔

پھر دل کے مقام پر رکھا۔۔۔۔۔ شاید اپنی دھڑکنوں کی زبان سے کچھ کہنا چاہا
تھا۔۔۔۔۔ مگر ضبط نہ کر سکے۔۔۔۔۔
اور پھر آنسو صاف کرتے ہاسپٹل روم سے نکل آئے۔۔۔۔۔



تم ہوش میں تو ہو۔۔۔۔۔؟؟؟؟

پاگل انسان۔۔۔۔۔

تمہاری ایک غلط فہمی نے ایک لڑکی کی زندگی برباد کر دی۔۔۔۔۔

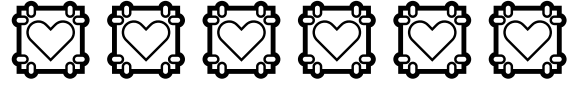
صرف شک کی بنیاد پر تم نے ایک لڑکی کو گھر سے اٹھا لیا۔۔۔۔۔ ولید آفندی۔۔۔۔۔

اتنے خود غرض اور پتھر دل کیسے ہونے لگے تم۔۔۔۔۔

تمہاری غیرت کہاں جا سوئی تھی۔۔۔۔۔ جب تم ایک مرد سے بدلہ لینے کے لیے ایک

عورت کا استعمال کر رہے تھے۔۔۔۔۔؟؟؟

افسوس ہے مجھے تم پر۔۔۔۔۔ ولید آفندی بہت افسوس ہے۔۔۔۔۔



Don't move.....

!!!حوری-----

کیا چاہیئے-----؟

مجھے بتائیں-----؟

وہ اسے لئے ابھی ڈاکٹر کے پاس سے واپس آیا تھا۔۔۔

سب حوریہ کا حال پوچھے اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے

۔۔۔۔۔ سب کو حوریہ نے یہ کہہ کر مطمئن کر دیا تھا۔۔۔۔۔ کہ گلاس اس کے ہاتھ سے

چھوٹ کر ٹوٹ گیا۔۔۔۔۔ اور پاؤں میں لگ گیا۔۔۔۔۔

جبکہ میثا کی جان پر بنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ا۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ میثا۔۔۔۔۔

جی میثا کی چھوٹی سی جان۔۔۔۔۔

اس نے اس کے پاس بیٹھتے۔۔۔۔۔ اس کو ناک سے چھیڑا۔۔۔۔۔

اور خود باہر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

حوریہ کو واپس اٹھا کر بستر پر لایا۔۔۔۔۔ اور بیڈ پر لا کر گود میں بیٹھایا۔۔۔۔۔

اس کی گال کے ساتھ اپنا ناک جوڑے۔۔۔۔۔ اس کے کندھے پر تھوڑی

ٹکائے۔۔۔۔۔ اپنے حصار میں لئے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

!!! حوریہ۔۔۔۔۔

I am sorry hoori.....

My princess.....

میری

intentions

آپ کو ہرٹ کرنا نہیں تھا۔۔۔۔۔ روح من۔۔۔۔۔

آپ اچانک سے سامنے آ گئی تھیں۔۔۔۔۔

!!!! جانا۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔۔

معذرت کا انداز بھی اتنا دلفریب تھا۔۔۔۔۔ کہ اس کی سانسیں اٹکنے لگی۔۔۔۔۔

مم۔۔۔۔۔ میٹھا۔۔۔۔۔

جی جان بیٹا۔۔۔۔۔ حکم۔۔۔۔۔

اس نے اپنا چہرہ اس کی گال سے ہٹایا۔۔۔۔۔ مگر تھوڑی بدستور کندھے پر تھی۔۔۔۔۔
!!! بیٹا۔۔۔۔۔

میں ناراض نہیں ہوں۔۔۔۔۔

اور مجھے پتا ہے۔۔۔۔۔ آپ نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔۔۔ مگر آپ کس پر غصہ کر رہے تھے؟؟؟

مجھے بہت ڈر لگا تھا۔۔۔۔۔ جب آپ غصہ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

حوریہ نے اس کے سینے میں سر چھپانے کی کوشش کی جیسے ابھی ابھی اس کے غصے سے خوفزدہ ہو۔۔۔۔۔

لیکن پناہی مانگی بھی تو اسی سے جس کا۔۔۔۔۔ ڈر تھا۔۔۔۔۔

! میری جان۔۔۔۔۔

آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ آپ کو کبھی غصہ نہیں کروں گا۔۔۔۔۔
ریلیکس۔۔۔۔۔

انعم تو پھر انعم تھی وہ پیچھے کیوں رہتی۔۔۔۔۔ اسی وقت اپنے جلالی موڈ میں آ

_____ع

!!! ارے ارے -----

!!!! زلے نصیب -----

!!! نصیب دشمنان ----

!!! جنگلی بی۔۔۔۔۔

تم بھی یہاں ہو۔۔۔ میں نے تو دیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔

ولید نے مسکراہٹ دبائے ایسے ظاہر کیا جیسے اس پر پھول برسائے گئے ہوں..... تم

نے ہونا کس کو بولا؟؟؟؟

انعم ابھی تک اسی غم میں تھی۔۔۔۔ کہ اس کی اتنی اچھی ہائٹ۔ کو بونا بنا دیا۔۔۔۔ جب

کہ اس نے ہمیشہ اس حوالے سے اپنی تعریف ہی سنی تھی

■■■■■■■■

ایک جنگلی بلی ہے۔۔۔۔۔ اس کو بولا۔۔۔۔۔ تمہیں کوئی مسئلہ؟؟؟؟؟

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

ولید نے اس کے پاس آکر اس کی آنکھوں میں دیکھتے سوال کیا
- جس پر انعم کو سانس ایک لمحے کے لیے رک گئی تھی اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ
کر-----

!! نہ--- نہیں-----

Ok I have to go.....

!! بر فانی رچھ-----

وہ مرتے مرتے اس کا نام رکھنا نہیں بھولی تھی-----
جس پر ولید کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی-----
ولید نے اسکی کلائی پکڑی-----

#Black_berry

اسد حافظ تو بولتی جاؤ-----

انعم فوراً سے مڑی اور اپنا گھٹنا اس کے پیٹ میں مارنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔ جس کو
ولید نے فوراً سے ہی۔۔۔۔ لاک۔ کیا تھا۔۔۔۔ مگر اس کی اس حرکت پر وہ بھی حیران ہوا
تھا۔۔۔۔

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

اگر وہ پھرتی نہ دکھاتا۔۔۔ تو انعم اس کو سیٹ کر چکی ہوتی۔۔۔۔۔

!!! اے مسر^b -----

بد تمیز انسان ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔۔۔

آج تو یہ غلطی کی ہے نا آئندہ نہیں کرنا۔۔۔۔

ہو چکے

انعم ہی کیا جو رعب میں آئے۔۔۔۔

[illegible]

!!!! جنگلی بی-----

دھمکی ولید آفندی کو کبھی نہ دینا۔۔۔۔۔

کوشش کرنا۔۔۔۔۔ دور رہو مجھ سے۔۔۔۔۔

کیونکہ میں نے قریب کیا تو سانسیں کھینچ لوں گا۔۔۔۔۔

کچھ۔ تو۔ ہے۔ تم۔ میں جو مجھے کھینچتا ہے تمہاری طرف۔۔۔۔۔

عون نے اپنی بات نبھائی تھی۔۔۔۔ وہ اس کو مانگنے خود آیا تھا۔۔۔۔۔

آفریدی خان اپنی بات پہ قائم تھے -- وہ اتنا دور حورم کو نہیں جانے دینا چاہتے تھے

-پتا نہیں کیا چل رہا تھا ان کے دماغ میں----- مگر انہوں نے عون کو امید کی کوئی
کرن نہیں تھمائی تھی-----

اجازت دیں۔۔۔۔۔ اسلحا حافظ۔۔۔۔۔

عون کچھ بھی کہے بنا ایک ہارے ہوئے جواری کی طرح ان کے آفس سے نکل آیا۔۔۔۔۔
دل دیاں گلاں۔۔ دسدا دسدا

روپینڈا وال۔۔۔ ہمسدا ہمسدا

اے تک اے۔۔ پتا نہیں لگیا

اُجڑ گیا کیوں وسدا وسدا

1! سنیں نا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں سن رہی ہوں۔۔۔۔۔ بتاؤ میرے بیٹے کو کیا کام پڑ گیا مجھ سے جو مسکا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟

مسز کمال کچن میں کام کر رہی تھی۔۔۔۔۔ بیٹا ان کے کندھے پر سر رکھے لاڈ کے موڈ میں تھا۔۔۔۔۔

!!! جائیں یار۔۔۔۔۔

محبت کی تو قدر ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ مصنوعی اداسی سے بولا۔۔۔۔۔

اچھا بس بس۔۔۔۔۔ ڈرامے باز انسان۔۔۔۔۔ سیدھی طرح بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔۔۔

اماں یار ادھر بیٹھیں نا مجھے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

وہ انہیں ڈائننگ ٹیبل کی کرسی گھسیٹ کر بیٹھا یا۔۔۔۔۔ اور ان کے ہاتھوں کو پکڑا۔۔۔۔۔

اس کو بھی اپنے میثا کی طرح پیار کریں۔۔۔۔ تاکہ اس کی محرومیوں کا ازالہ کر سکوں
میں۔۔۔۔

!!! میری جان میثا۔۔۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے اپنے بیٹے کی آنکھوں کی چمک پہچان نہیں پاؤں گی میں۔۔۔۔۔
میری جان۔۔۔۔۔ میں نے پہلے دن ہی جان لیا تھا۔۔۔ کی حوریہ خان ہی میثا کمال کے
دل کا چین ہے۔۔۔۔۔ اور

Don't worry

وہ آپ سے زیادہ عزیز ہے مجھے۔۔۔۔۔ اب سے۔۔۔۔۔
اسی لیے یاد رکھنا۔۔۔۔۔ میری بیٹی کو رلایا نا تو پھر دیکھنا کیا کرتی ہوں۔۔۔۔۔
انہوں نے اپنی بات کے آخر میں اس کے کان پکڑ کر۔۔۔۔۔ کھینچے۔۔۔۔۔
ارے ا مسمماااا۔۔۔۔۔
کان تو چھوڑیں۔۔۔۔۔
توبہ توبہ۔۔۔۔۔

پارٹی چنچ

دھوکے باز لوگ -----

معاف کریں نہیں رلاتا اشپ کی بیٹی کو۔۔۔۔۔ رونا ان کی فیورٹ ہابی ہے۔۔۔۔۔ خود ہی بے وجہ روتی رہتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری پیٹی کی برائی کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

انہوں نے پھر سے۔ کان پکڑے۔۔۔۔۔

ارے ارے-----

میرے چھوٹے چھوٹے بچے بدلہ لیں گے آٹ سے اس ظلم کا۔۔۔۔۔

چھوڑیں ظالم حسینہ

مسز کمال نے ہنستے اس کے گال تھپتھپائے۔۔۔۔۔

جیسی بھی ہیں۔۔۔۔۔ اسدا ان دونوں کو ساتھ میں خوش رکھے۔۔۔۔۔

حورم۔۔۔۔۔ اسکی دوست تو تھی۔۔۔۔۔ لیکن اس کی ماں بھی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ انعم کی

والدہ کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ اس کے بعد حیدر صاحب نے ہی پالا

اسے۔۔۔۔۔ مگر جب جب اسے بہن کی، ماں کی، ضرورت ہوتی۔۔۔۔۔ حورم نے ہمیشہ

اسے جان سے عزیز رکھا تھا۔۔۔۔۔

بس بس۔۔۔۔۔ حورم میڈم۔۔۔

لیکچر ڈاکٹر شیراز کا لینا ہے آپ۔ کا۔ نہیں۔۔۔۔۔ اٹھو۔۔۔۔۔

سچ یاد آیا۔۔۔۔۔

مجھے آج جانا ہے۔۔۔۔۔ لاہور۔۔۔۔۔

اس نے اٹھتے اٹھتے دھماکہ کیا۔۔۔۔۔

یار۔۔۔۔۔ بتایا تو تھا آپ کو۔۔۔۔۔ عون کی انگیجمنٹ ہے نا۔۔۔۔۔ کل۔۔۔۔۔ تو میں

اور بابا نے جانا ہے۔۔۔

اس نے نظریں چراتے ہوئے انکشاف کیا۔۔۔۔۔

!! بن بتوڑی-----

کبھی اپنی زبان کو سٹاپ بھی لگایا کرو----- بولتی ہی رہتی ہو-----

اس نے اس کے اتنے سارے سوالوں پر چوٹ کی-----

#by_the_way...

آ جانا اس فرامی ڈے انگیجمنٹ ہے میری-----

میں نے حیدر انکل کو انویٹیشن دیا ہے-----

اور کوئی ہو نہ ہو۔ مگر تمہارا ہونا میرے لیے اہم ہے-----

آخر کار ایک ہی تو دوست ہو میری-----

اس نے اپنے لہجے کو ہشاش بشاش بنانے کی۔ نا۔ کام کوشش کی-----

عون-----

یار----- تم جلدی کر رہے ہو----- انتظار تو کرو----- حورم کا----- وہ بھی-----

!!! بس انعم-----

، خود کو دیکھوں تو تُو نظر آئے
!!.. تیرا آئینہ میرے پاس ہے کیا

، مجھکو پینے ہیں سچ کے کڑوے گھونٹ
کوئی ٹوٹا ہوا گلاس ہے کیا؟

ضمیمہ درویش

اے اے مجنوں کی دور کی اولاد-----
یہ کمرے میں اندھیرا کر کے کیوں بیٹھے ہو-----
کس بات کا سوگ منار ہے ہو-----

ولید عون کی ماما کو اماں ہی کہتا تھا۔۔۔۔۔ اور عون کے گھر میں اس کو بھی بیٹا ہی نانا جاتا تھا۔۔۔۔۔

وہ دونوں باتیں کرنے لگے



!!! حوری بے بی۔۔۔۔۔

!! ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔۔۔

!! سوری نا۔۔۔۔۔

حورم کچن میں کام کر رہی تھی۔۔۔ آج پھر سے کوئی نیوڈش بنانے کی کوشش ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

انعم نے اسے بیک سے ہگ کر لیا۔۔۔ یہ انعم کا مخصوص انداز تھا۔۔۔ لاڈ اٹھوانے کا۔۔۔۔۔

انا۔۔۔۔۔ مائی پرنسس۔۔۔۔۔

میں کیوں ناراض ہوں گی آپ سے۔۔؟؟

اس نے کام کرتے جواب دیا۔۔۔۔۔

حوری --- میں عون کمال کی انگیجمنٹ میں گئی نا۔۔۔ آپ کو برا لگا ہو گا نا۔۔۔۔۔ بٹ

حوری -----

U know na

عمون بابا کے بھی بزنس فرینڈ ہیں۔۔۔۔۔ تو جانا پڑا۔۔۔۔۔ آپ ہرٹ ہوئی ہوں گی

نا۔۔۔۔۔

نہیں انا۔۔۔ میں ہرٹ نہیں ہوئی۔۔۔ اس میں برا منانے والی کوئی بات ہی نہیں۔۔۔

سب چھوڑو اور مجھے بتاؤ تمہارا دن کیسا رہا۔۔۔۔۔؟

فنکشن کیسا رہا۔۔۔؟

انجوائے کیا۔۔۔۔۔؟؟

ہائے حوری۔۔۔

پوچھیں ہی مت -----

بہت مزا آیا۔۔۔۔۔

وہ جو عون کی منگیتہ ہیں نا۔۔۔۔ اچھی ہیں۔۔۔۔۔

ہم نے بہت مزا کیا۔۔۔

آئیں آپ کو تصویریں دکھاؤں۔۔۔۔۔

انعم کی مشین نان سٹاپ شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

حوریہ بھی مکمل توجہ کے ساتھ اس کی باتیں سننے لگی۔۔۔۔۔ عون اور ملائکہ کی ساتھ

ساتھ تصویریں دیکھتے اس کے دل کی حالت خراب ہوئی تھی۔۔۔

شاید دل عزیز شخصیت کے کھو جانے کا احساس -----

کتنی عجیب بات ہے نا ہم چیزوں اور لوگوں کی قدر تب کرتے ہیں۔۔۔۔۔ جب وہ کھو جاتی

ہیں۔۔۔۔۔

ان دونوں کو ساتھ دیکھتے دل شاید رکا تھا۔۔۔۔

رقص میں جہاں ہے

جوش اتنا کہ ہوش کھو بیٹھو

، وہ دسمبر میں جون کا رشتہ تھا

جسے ہم زندگی سمجھ بیٹھے

وہ تو خالی فون کا رشتہ تھا۔

copied



!!! میٹھا۔۔۔۔۔

جی حوریہ۔۔۔۔۔ بولیں۔۔۔۔۔ سن رہا ہوں۔۔۔۔۔

وہ آفس کا کام گھر لے کر آیا تھا۔۔۔ باقی سارے اپنے اپنے رومز میں تھے۔۔۔۔۔

تو حوریہ بور رہی تھی۔۔۔۔۔ پہلے تو اس نے خاموشی سے برداشت کیا۔۔۔۔۔ مگر پھر بول

پڑی۔۔۔۔۔

!!!جان من-----

دیوانہ تو پہلے سے تھا میں آپ کا۔۔۔۔

مگر آپ کے بال اور ان کی خوشبو۔۔۔ مجھے اور پاگل کرتے ہیں۔۔۔۔

بیٹا اس کے بالوں میں میں منہ چھپاتے ہوئے سرگوشی کی۔۔۔۔ جس سے حوریہ خود
میں سمٹ گئی۔۔۔۔

!!حوریہ-----

جج۔۔۔۔ جی۔۔۔۔ بولیں۔۔۔۔

حوریہ میں چاہتا ہوں آپ پچھلی باتیں بھول جائیں۔۔۔۔ میں آپ کو ہر وہ خوشی دینا
چاہتا ہوں جو آپ سے چھن گئی۔۔۔۔ مجھے پتا ہے آپ کہتی نہیں ہیں مگر آپ سب کو
یاد کرتی ہیں۔۔۔

سو نہیں پاتی۔۔۔۔

- میں آپ کو آپ کے بابا سے ملوانا چاہتا ہوں۔۔۔۔

وہ جانتا تھا۔۔۔۔۔ یہ مرحلہ مشکل ہے مگر اسے طے تو کرنا تھا۔۔۔۔۔
جانتا تھا وہ سب یاد کر کے پھر سے بکھرے گی۔۔۔۔۔ مگر اور کوئی چارا بھی تو نہیں۔۔۔۔۔
بیٹا۔۔۔۔۔

مجھے نہیں ملنا ان سے۔۔۔۔۔

کیا چاہتے ہیں آپ۔۔۔۔۔ پھر سے ان کے گھر جاؤں۔۔۔۔۔
اور آوارہ اور بد کردار کا ٹیگ لگواؤں۔۔۔۔۔ ان کی بہو کے ہاتھوں۔۔۔۔۔
کیا قصور تھا میرا۔۔۔۔۔ میں نے تو کچھ نہیں کیا نا۔۔۔۔۔ اپنی مرضی سے اغوا نہیں
ہوئی تھی میں۔۔۔۔۔

کس کس کو صفائی دوں۔۔۔۔۔ اپنی پاکیزگی کی۔۔۔۔۔
مجھ سے نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ بس میں اپنے ماں باپ کے لئے مر گئی۔۔۔۔۔
وہ درد سے بے حال پھٹ پڑی تھی۔۔۔۔۔

!حوری۔۔۔۔۔

میری جان۔۔۔۔۔

بس----- اب کچھ مت بولیں----- خود کو برا کہنا بند کریں----- ورنہ اس سے
بری سزا دوں گا۔۔۔۔ اور آپ سہ نہیں پائیں گی۔۔۔۔۔
اس نے اسے کمفرٹر دیا۔۔۔۔۔ اور اس کے پاس لیٹ گیا۔۔۔۔۔
وہ ابھی ابھی گھٹی گھٹی سسکیاں لے رہی تھی۔۔۔۔۔
حوری۔۔۔۔۔

بس اتنا یاد رکھیں۔۔۔۔۔ جب آپ کے پاس کوئی بھی نہیں ہو گا نا۔۔۔۔۔ تو میثا
ہو گا۔۔۔۔۔

میثا کمال کا وعدہ ہے آپ سے۔۔۔۔۔
میری ساری ریاضتوں کا #اجر ہیں آپ۔۔۔۔۔
میری آنکھوں کا رزق ہیں آپ۔۔۔۔۔

'درشت لہجہ کمال آنکھیں
فضا معطر جمال آنکھیں

ولید بتایا نہیں۔۔۔۔۔ تم نے مجھے۔۔۔۔۔

عون نے دخل دینا ضروری سمجھا تھا۔۔۔۔۔ ورنہ جنگ عظیم شروع ہونے کا خدشہ
تھا۔۔۔۔۔

کس نے کہا ہم جانتے ہیں ایک دوسرے کو۔۔۔۔۔ ؟

یہ ہی کالی بلی ہر بار میرا راستہ کاٹ جاتی ہے۔۔۔۔۔

اس نے اپنے لفظوں سے ایک بار پھر آگ لگائی تھی۔۔۔۔۔ جس کا اثر انعم کے

چہرے پر غصے سے بڑھتی سرخی دیکھ کر ہوا تھا۔۔۔۔۔

ایکسیویوزمی۔۔۔۔۔

وہ آگ لگا کر۔۔۔۔۔ رفو چکر ہوا۔۔۔۔۔

دیو۔۔۔۔۔

ہامون جادوگر۔۔۔۔۔

موٹا بندر۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

انا بچے ----- ریلیکس -----

عون نے اسے نارمل کرنے کی کوشش کی -----



اولے پاگل انسان کیا کر رہا ہے -----؟

کہاں لے کر جا رہا ہے مجھے -----

ولید، عون کا ہاتھ پکڑے لوگوں کے درمیان سے گزرتا سائیڈ پر کے گیا -----

ہوں ----- بول بھی اب ----- منہ میں کیا ڈالا ہوا ہے -----؟ جو تجھ سے بولا نہیں جا

رہا -----

!! عون -----

اس حیدر کو کیوں بلایا ہے -----؟

کوئی خاص وجہ -----

عون کو اس کے انداز پر شک ہوا تھا۔۔۔۔۔
کچھ نہیں۔۔۔۔۔ حیدر زمان سے کچھ پرانے حساب باقی ہیں وہ چکانے ہیں۔۔۔۔۔
اب مزا آ ہے گا گیم کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ فوراً سے مڑا۔۔۔۔۔ اور باہر نکل گیا۔۔۔۔۔



رات کا آخری پہر تھا۔۔۔۔۔ حورم اپنے کمرے میں بیٹھی۔۔۔۔۔ دل کی خلش کے
ہاتھوں۔۔۔۔۔ مجبور۔۔۔۔۔ ڈائری کے صفحوں کو کالا کر رہی تھی۔۔۔۔۔
☆

دل کی دیوار نہ ڈھے سکی
یہاں کئی سر پھوٹے ہیں۔۔۔۔۔

تم ای میری منزل تھے

ورنہ اور بھی مقام چھوٹے ہیں۔۔۔۔۔

لوگوں سے کیا گلہ کرنا

لوگ تو جان بہت جھوٹے ہیں۔۔۔

یہ عشق کے چونچلوں نے

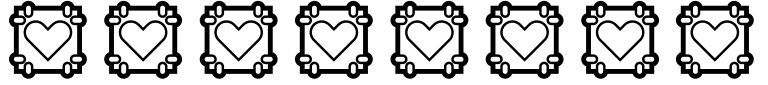
بڑے معصوم لُوٹے ہیں۔۔۔۔

میرا کراہنا برحق ہے

....میرے پر لُوٹے ہیں

آج کی رات نیند تو اسے بھی نہیں آنی تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ عون کمال آج کسی اور کا ہونے جا رہا تھا۔۔۔۔۔



حوریہ کی آنکھ پردے سے آنے والی روشنی کی وجہ سے کھلی تھی۔۔۔۔۔

روزانہ اسے بیٹا ہی اٹھاتا تھا۔۔۔۔۔

اس نے اپنے پہلو میں دیکھا۔۔۔۔۔ وہ آج نہیں تھا وہاں۔۔۔۔۔ شاید آفس جا چکا تھا۔۔۔۔۔

حوریہ آنکھیں موندے۔۔۔۔۔ رات کی کارستانی یاد کرنے لگی۔۔۔۔۔

اس نے یقیناً اپنی بے تنگی باتوں سے اس کا دل دکھایا تھا۔۔۔۔۔

لیکن پھر رات کا بیٹا کا انداز یاد کر کے اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔

یقیناً وہ خوش نصیب عورتوں میں سے تھی۔۔۔۔۔ جسے بیٹا ملا تھا۔۔۔۔۔

بیٹا کمال ان مردوں میں سے تھا۔۔۔۔۔

جن کی انا۔۔۔۔۔ محبت پر حاوی نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔۔

ان کا حال ایسا ہوتا ہے۔۔۔۔۔



میری آنکھوں میں کوئی کیسے چمکے گا
.. نسبتِ یار نے مغرور بنا رکھا ہے



شام کا وقت تھا --- فضا میں خاموشی پھیلی ہوئی تھی --- وہ لان میں رکھی چیئرز پر
بیٹھی --- شام کا ہی حصہ معلوم ہو رہی تھی ---

ہیلو ---

سوئی ---

کیا کر رہی ہو؟؟؟

اکیلے اکیلے پارٹی ہو رہی ہے ---

اب تو اپنی حوری کو بھی کسی نے یاد نہیں کیا ---

حورم نے اسے اکیلے بیٹھے ہوئے دیکھ کر سوال کیا۔۔۔۔۔

ارے۔۔۔۔۔ حوری بے بی۔۔۔۔۔ آئیں آئیں۔۔۔۔۔ بیٹھیں یا۔۔۔۔۔

اور حوری۔۔۔۔۔ تجھے کیوں نہیں یاد ہوں گی۔۔۔۔۔

اس نے سامنے رکھی چیئر پر اشارہ کیا۔۔۔۔۔

تو چکر کیوں نہیں لگایا میری طرف۔۔۔۔۔؟؟

کوئی کال بھی نہیں کی۔۔۔۔۔

کیونکہ ان کا روز کا معمول تھا کہ یونیورسٹی سے آنے کے بعد وہ لوگ ضرور ملتے

تھے۔۔۔۔۔ شام کو کسی نہ کسی کے گھر۔۔۔۔۔

اممم۔۔۔۔۔ موڈ نہیں تھا۔۔۔۔۔ کسی سے بھی ملنے کا۔۔۔۔۔

بس اسی لیے میں نے کوئی رابطہ نہیں کیا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

انا۔۔۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔۔؟؟؟

اداس ہو۔۔۔۔۔؟

کوئی پریشانی ہے تو بتاؤ مجھے۔۔۔۔۔

حورم ایک لمحے میں۔ پریشان ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ اس کی یہ ہی تشویش انعم کو پیاری لگی۔۔۔۔۔

زندگی میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں ناجن سے آپ کا خون کا رشتہ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ لیکن وہ آپ کو پھر بھی جان سے پیارے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ ان دونوں کا رشتہ بھی ایسا ہی تھا۔۔۔۔۔

پریشانی کوئی نہیں ہے حوری۔۔۔۔۔ وہ بس ماما یاد آرہی تھی۔۔۔۔۔

پھل آپ کی انا کا دل نا اداس ہو گیا۔۔۔۔۔

پھل انا نے سوچا پالٹی (پارٹی) (کلتے) کرتے (ہیں)۔۔۔۔۔

اس نے بچوں کی طرح ہونٹ نکال کر جواب دیا۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔

اور انا صاحبہ کو پالٹی کا خیال کیسے آیا؟؟؟؟

حورم کو اس کی معصومیت پر اور ان شرارتوں پر پیار آتا ہے۔۔۔۔۔
ا م م م م م۔۔۔۔۔ حوری۔۔۔۔۔

آپ ہی کہتی ہیں نا۔۔۔۔۔ کہ خوشیوں کو تو سب سیلیبریٹ کرتے ہیں۔۔۔۔۔ ہمیں اپنی

اداسی اور دکھوں کو بھی سیلیبریٹ کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔

جب دل اداس ہو۔۔۔۔۔ اچھے سے کپڑے پہنیں۔۔۔۔۔ تیار ہوں۔۔۔۔۔

اپنے فیورٹ کھانے کھائیں۔۔۔۔۔

لان میں بیٹھ کر میوزک سنیں۔۔۔۔۔ کولڈ ڈرنک پیئیں۔۔۔۔۔ انجوائے کریں۔۔۔۔۔

رونے دھونے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

تاکہ اداسی بھی دم دبا کر بھاگ جائے۔۔۔۔۔

انعم نے آنکھ ونک کی۔۔۔۔۔

ارے واہ۔۔۔۔۔ میرا ذہن بچہ۔۔۔۔۔

چلو پھر پارٹی کریں۔۔۔۔۔

And do remember..... I am always with you.....

حوری نے اسے یاد دہانی کرائی۔۔۔۔۔



”محبت ہو اور وہ ناملے“

بچپن سے ہی یہ محبت، عشق اور پیار کا نام سنا۔

کتابوں میں پڑھا اور زندگی میں دیکھا۔

مگر یہ کمبخت بہت کم ہے کہ منزل ملے

یہاں تو محبت میں فنا ہونے کی داستانیں ملتی ہیں۔

! لڑکپن سے ہی عجب خائش تھی

رقص میں جہاں ہے

مجھے بھی کسی سے محبت ہو۔

!میں بھی کسی کے لئے تڑپوں اور وہ ناملے

در اصل وہ محبت ہی کیا جس میں تڑپ نا ہو

ہم لوگ محبت کو حاصل کرنے کی خواہش تو کرتے ہیں

، مگر یہ تو ایک حسیں احساس ہے جس میں انسان جیتا ہے

! مرتا ہے ، ترپتا ، خوش ہوتا ہے

اگر منزل نامے تو محبت ختم؟

اگر حاصل نا ہو تو محبت ختم؟

اگر ایسا ہوتا تو لوگ محبت کرتے ہی کیوں؟

، اگر ہو جائے تو محبت ہمیشہ زندہ رہتی ہے

!وہ حاصل ہو جائے تو مکمل نا ہو تو فنا۔

#copied

ہر لمحہ یہ احساس کہ اس شخص پر کسی اور کا حق ہے جو صرف میرا تھا۔۔۔۔۔۔ روح کو چھلنی کر دیتا ہے۔۔

!دوسرا عشق نہ کروں؟ جی بہتر
!بس تیرے ہجر میں رہوں؟ جی بہتر
تو کہیں بھی نہیں ملے مجھکو؟
اور میں ڈھونڈتا پھروں؟ جی بہتر
اپنے پاؤں میں باندھلوں زنجیر؟
اب کسی سے نہیں یلوں؟ جی بہتر
میں قلم توڑ دوں تمہارے بعد؟
ایک بھی شعر نہ لکھوں؟ جی بہتر
تو جہاں چاہے پیش ہو جاؤں؟
! تو نہ چاہے تو نہ دکھوں؟ جی بہتر

اور لوگوں سے ساحلوں پہ ملے

میں فقط خواب میں یلوں؟ جی بہتر؟

تیری ہر بات پر جھکادوں سر؟

تیری ہر بات پر کہوں؟ جی بہتر؟

copied

عون نے جوابی پیغام لکھا اور شیئر کر کے --- اکاؤنٹ بند کر دیا۔۔۔۔۔

کیونکہ قسمت سے لڑا نہیں جا سکتا۔۔۔۔۔ جو نصیب میں نہ ہوں ان کے حق میں دعا کی جاتی ہے۔۔۔۔۔

ہم سماعت کو ہتھیلی پہ لئے پھرتے ہیں

تیری آواز میں کوئی تو پکارے ہم کو



اتوار کا دن تھا۔۔۔۔۔ وہ لان میں بیٹھی پور ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ وائٹ جینز کے ساتھ بلیو شرٹ اور وائٹ دوپٹے کے ساتھ دھوپ میں بیٹھی دسمبر کا ہی حصہ معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

کمر سے نیچے تک آتے کھلے بال تھے۔۔

ارے آج تو بیوی باہر بیٹھی ہیں ----- مجھے سوتا چھوڑ کر آگئی بے وفا
بیوی-----

وہ اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

میں ناراض ہوں آپ سے۔۔۔۔۔

نہیں بولنا۔۔۔۔۔

وہ باقاعدہ بچوں کی طرح منہ پھلا کر بولی -----
ارے میرا بے بی ----- کیوں ناراض ہے ----- مجھ سے -----
میثا نے ہونٹوں میں مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا -----

میں بور ہو جاتی ہوں گھر میں۔۔۔۔ آپ کو خیال ہی نہیں ہے۔۔۔۔
خود تو روز باہر چلے جاتے ہیں آفس مجھے گھر چھوڑ جاتے ہیں۔۔۔۔
اما بڑی رہتی ہیں۔۔۔۔

وہ کوئی کام بھی نہیں کرنے دیتی۔۔۔۔

میں بور ہو جاتی ہوں۔۔۔۔
اس کی آنکھیں ابھی سے آنسو سے بھر چکی تھی۔۔۔۔

No..... Hoori

آنسو نہیں آنا چاہئے۔۔۔۔۔

میں ہوں نا تو پھر پریشانی کس بات کی۔۔۔۔۔
اٹھیں ادھر میرے پاس آکر بیٹھیں۔۔۔۔۔

بیٹا نے اس کا بازو پکڑ کر اٹھایا۔۔۔۔۔ وہ اسے اپنے پاس بٹھانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔
حوریہ اس کا ارادہ بھانپ گئی تب ہی بول اٹھی۔۔۔

نہ۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ میں ادھر بیٹھوں گی۔۔۔۔۔

وہ سامنے رکھی ٹیبل پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اممم اوکے۔۔۔۔۔ سن۔۔۔۔۔ میں نے آپ کی یونیورسٹی سے مائیکریشن کروالی
ہے۔۔۔۔۔

ایک ویک کے بعد کلاسز سٹارٹ ہیں آپ کی۔۔۔۔۔

اب تو بور نہیں ہوں گی نا۔۔۔ میری بیوی۔۔۔۔۔

بیٹا نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔۔۔

اور اس کے چہرے پر آتی لٹ کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

رقص میں جہاں ہے

می _____ پیشا _____

پک اینڈ ڈراپ میں خود کروں گا۔۔۔۔۔ بیوی۔۔۔۔۔ اس لئے پریشانی کی کوئی بات
نہیں۔۔۔۔۔

پیشا -----

جب خم

محبت بھرے لہجے میں

، میرا نام پکارتے ہو نہ ---

، میرا بس نہیں چلتا کہ۔۔۔

میں تمہاری آواز کو چوم لوں۔۔

کیونکہ ---

، جب ایک محبت کرنے والا

اپنے لئیے پاگل اپنے محبوب کو۔۔

محبت سے پکارے گا

!! تو یہ ان دونوں کہ لئیے ایک عظیم نعمت ہوگی۔۔

پہلا، من پسند شخص کو۔۔۔

جب جی چاہے پکار سکتا ہے

، اور دوسرا

محبوب کہ لہجے میں گھلی اپنی ذات محسوس کرتا ہے
یہ اتنا پُر کیف ہے کہ کسی نعمت سے کم نہیں

پتا ہے توری جب جب آپ کے ہونٹوں سے اپنا نام سنتا ہوں نا۔۔۔۔ مجھے ایسا لگتا ہے
کہ جیسے میرا دل پرچوش ہو کر دھڑکنے لگتا ہے۔۔۔۔۔
میری جان۔۔۔۔۔

بیٹا نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔

ارے بیبی

موٹے ہاتھی۔۔۔۔۔ آج تو شرم کر لیں آپ۔۔۔۔۔ شادی ہے آپ کی۔۔۔۔۔

او۔۔۔۔۔ ہو۔۔۔۔۔ مس یونیورس۔۔۔۔۔ میں نے کیا گستاخی کر دی آپ کی شان
میں۔۔۔۔۔؟؟

وہ دونوں سب سے بے خبر لڑنے میں مصروف تھے۔۔۔۔۔ جبکہ باقی لوگ۔۔۔۔۔ ان دونوں کو لڑتا دیکھ کر متوجہ ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔ بس بس۔۔۔۔۔ میری سپیشل فرینڈ سے ملواؤں آپ کو۔۔۔۔۔ جلدی چلیں۔۔۔۔۔

وہ بے تکلفی سے اس کا بازو پکڑ کر چلنے لگی۔۔۔۔۔۔ اور اس ٹیبل تک لے کر آئیں
جہاں حورم کو بٹھا کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔
!!!!!! نعم۔۔۔۔۔۔

عنوان ----- حوری۔ کو کائی ہوں میں -----

جب کہ عون کمال کی سانسوں کی تھی ایک لمحے کے لیے ----- اس دشمن جاں کو سامنے دیکھ کر -----

کالے رنگ میں ملبوس ----- فیری ڈیس میں ----- کمر سے نیچے تک آتے کھلے
بالوں کے ساتھ ----- وہ پیاری لگ رہی تھی -----
خوبصورت تو تھی -----

اداس دل کی ویرانیوں میں
بکھر گئے ہیں خواب سارے
یہ میری بستی سے کون گزرا
نکھر گئے ہیں گلاب سارے
نجانے کتنی شکایتیں تمہیں
نجانے کتنے گلے تمہے تم سے
جو تم کو دیکھا تو بہول بیٹھے
.... سوال سارے جواب سارے

کنفیوز حورم بھی تھی ----- پہلی دفعہ یوں آنا سامنا ہونے پر -----
عون نے بمشکل اس کے چہرے سے نظر ہٹائی تھی -----
کہ محبوب کا احترام پہلا قاعدہ ہے محبت کا -----
ورنہ دل تو نہیں چاہ رہا تھا -----

اور محبت میں احترام کرنا فرض ہے
کیونکہ یہ محبت کا اصول ہے

!کہ وہ جن سے محبت کی جائے ان کی عزت کی جاتی ہے

حورم آفریدی ----- کیسی ہیں آپ؟؟؟
عون نے پہل کی -----
اللہ کا شکر -----

Congratulations.... Awon Kamal.....

اسلا ڈھیر ساری خوشیاں دے آپ دونوں کو-----

حورم نے اسے بکے تھمایا-----

تھینکیو-----حورم-----

آپ آئیں-----یقیناً یہ دن میرے لئے یادگار ہو گا ہمیشہ-----

اس نے جواب میں بس مسکرانے پر اکتفا کیا-----

وہ ہمیشہ سے کم گو تھی-----مگر اپنوں کے ساتھ جب بولتی تھی تو نان سٹاپ بولتی
تھی-----

لیکن عون کے سامنے وہ بہت ہی کم بولتی تھی-----

عون ان سے ایکسکیوز کرتا آگے بڑھ گیا-----

اسی نے ویٹر کو اشارہ کیا تھا جس گرانے کا -----
تاکہ وہ اس کا یہ روپ دیکھ سکے -----

جنگلی بلی -----

بس کر دو ----- تھوڑا سا جس ہی گرا ہے نا ----- بیچارے کا خون خشک کر دیا
ہے ----- غصہ کر کر کے -----

ولید نے بروقت مداخلت کی ----- آخر سارا کیا دھرا اسی کا تو تھا -----

تم ----- چپ کر کے بیٹھو -----

میں تم سے بات نہیں کر رہی -----

انعم چونکی تھی اس کے یوں آ جانے سے -----

لیکن میں تو کر رہا ہوں بات تم سے ہی -----

جاؤ ----- اپنا کام کرو -----

اچھا ادھر آؤ میں صاف کرتا ہوں-----

وہ جھک کر ٹشو سے اس کے ڈیس کو صاف کرنے لگا----

نہ----- نہیں-----

میں کر لوں گی-----

ہٹیں آپ-----

وہ ولید کی حرکت پر کنفیوز ہوئی تھی--

تم جب بھی ملا کرو نظریں اٹھا کر ملا کرو
مجھے پسند ہے ہے تمہاری آنکھوں میں اپنا چہرہ



تم جب بھی ملا کرو نظریں اٹھا کر ملا کرو
مجھے پسند ہے ہے تمہاری آنکھوں میں اپنا چہرہ

ولید نے اس کی جھکی نظروں کو دیکھتے پیار سے کہا۔۔۔۔۔
اس کا سارا دھیان اس کی جھکی پلکوں پہ تھا۔۔۔۔۔ مڑی ہوئی لمبی لرزتی پلکیں ، اور بے
ترتیب سانسیں۔۔۔۔۔ آج واقع ہی اس کا امتحان کے رہی تھی۔۔۔۔۔
ولید نے بمشکل خود کو اسکے سحر سے آزاد کیا۔۔۔۔۔
پاگل انسان۔۔۔۔۔
انعم اس کو پیچھے کیے بھاگی۔۔۔۔۔



!سلیم۔۔۔۔۔

!جی بھائی۔۔۔۔۔

اس کا انداز تشویش کئے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

یاد رہے۔۔۔۔۔ اس کو کوئی نہ نقصان نہ پہنچے۔۔۔۔۔ اور کوئی اسے ہاتھ نہ لگائے۔۔۔۔۔

با عزت طریقے سے لے کر آنا۔۔۔۔۔ کوئی گستاخی نہ ہو۔۔۔۔۔ ورنہ ولید خان کے عتاب سے کوئی نہیں بچ پائے گا۔۔۔۔۔

سلیم نے ایک لمحے کے لئے اس کو دیکھا جہاں خوبصورت چہرے پر ہلکی سی سرخی تھی۔۔۔۔۔ آواز میں رعب تو تھا لیکن جذبات کی بھی گرمی تھی۔۔۔۔۔ شاید اندر توڑ پھوڑ جاری تھی۔۔۔۔۔

بے فکر رہیں بھائی۔۔۔۔۔؛

بھابھی ہمارے لئے قابلِ عزت ہیں۔۔۔۔۔ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔۔۔۔۔

سلیم نے شرارت سے کہا۔۔۔۔۔

ولید جتنا بھی غصہ ہو۔۔۔۔۔ یا رعب دار ہو۔۔۔۔۔ سلیم اس کے لئے چھوٹے بھائیوں کی طرح ہی تھا۔۔۔۔۔ سو وہ کبھی کبھار عون کو تنگ کر کیا کرتا تھا۔۔۔۔۔ باقی تو کسی کی

ہمت بھی نہیں ہوتی کہ ولید آفندی کو جواب دے۔۔۔۔۔ سب اس کے سامنے سے بھی
کانپتے ہیں۔۔۔۔۔

ذہ مارا۔۔۔۔۔

چلے جاؤ۔۔۔۔۔

ولید۔ مصنوعی غصے سے بولا۔۔۔۔۔

سلیم نے بھی بھاگنے میں بہتری سمجھی۔۔۔

حساب کا وقت آگیا ہے۔۔۔۔۔ حیدر آفندی۔۔۔۔۔

اب آپ بھی دکھ سہیں گے۔۔۔۔۔ جو مورے نے اور میں نے سہے۔۔۔۔۔ اتنے

سالوں۔۔۔۔۔

اب آپ کی روح بھی زخمی ہوگی۔۔۔۔۔

اس بار ولید آفندی جیتے گا۔۔۔۔۔ ایک ایک آنسو کا حساب لوں گا میں۔۔۔۔۔

تب ہی شور اٹھا ---- نکاح کا ---- دلہن کو لایا گیا ----
سرخ لہنگے میں ملبوس ملائکہ پیاری لگ رہی تھی ---- عون کمال کو پا لینے والی تھی ---
یقیناً خوش نصیب تھی ----
نصیب والے ہوتے ہیں وہ لوگ جو بنا مانگے پا لیتے ہیں ---- ورنہ بہت سے لوگوں کے
ہاتھ دعائوں کے بعد بھی خالی رہتے ہیں ----
مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کیا تھا ----
سب لوگ متوجہ ہو کر نکاح کی کاروائی دیکھ رہے تھے ----
دلہن کے منہ سے "قبول ہے" ادا ہوا تھا ----
حورم کی آنکھوں میں مرچیں سی بھری تھی ----
مولوی صاحب نے عون سے پوچھا تھا ----
عون کے ہونٹ ---- جو قبول ہے ادا کر رہے تھے ----
سائن کرتے ہاتھ ----

بالآخر وہ کسی اور کا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

آنسوؤں کا ایک گولا اس کے حلق میں اٹکا تھا۔۔۔۔۔

دل ڈوبا تھا اس کو سائُن کرتا دیکھ کر۔۔۔۔۔

آنسو کا ایک آوارہ قطرہ اس کی آنکھ سے نکل کر گال پر پھیلا تھا۔۔۔۔۔

عون کی نظر حورم تک گئی تھی۔۔۔۔۔

دونوں کی نظریں ملی تھی۔۔۔۔۔

اس کی۔ سرخ آنکھیں دیکھ کر وہ بھی بے چین ہوا تھا۔۔۔۔۔

مگر تب تک وہ اپنا رخ پھیر چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ حورم خان تھی۔۔۔۔۔

وہ اتنی جلدی خود کو کسی پر کھلنے نہیں دیتی تھی۔۔۔۔۔

، اسے خود پر ضبط تھا۔۔۔۔۔ میں جو ہوں بے سبب اداس اداس

تُو کسی بات پر اداس ہے کیا؟

تیری خوشبو میں لپٹا رہتا ہوں

تیری خوشبو مرا لباس ہے کیا؟

میں جو تنہا بھی انجمن سا ہوں

تو کہیں میرے آس پاس ہے کیا؟

خود کو دیکھوں تو تو نظر آئے

!!... تیرا آئینہ میرے پاس ہے کیا

مجھکو پینے ہیں سچ کے کڑوے گھونٹ

کوئی ٹوٹا ہوا گلاس ہے کیا؟

ضمیر درویش

جبکہ دوسرا شخص کانوں میں ہیڈ فون لگائے ----- اپنی خون خوار آنکھوں سے اسے
گھورنے میں مصروف تھا -----

اس نے اس کا منہ دبوچا -----

جو پوچھا ہے سیدھا سیدھا جواب دو -----

!!! ورنہ نقصان کے ذمہ دار تم خود ہو گے -----

میں تین تک گنوں گا اگر تم نے نہ بتایا کہ تم کس کے آدمی ہو تو پھر جان لو -----

یہاں سے تم زندگی بچ کر نہیں جاؤ گے -----

ایک -----

دو -----

تین -----

میں -----

میں بتاتا ہوں -----

مجھے جانے دو -----

منہ سے پھوٹو جو پوچھا ہے ----- وہ بتاؤ -----

!!! سلیم -----

جی بھائی -----

تیسرا شخص بھی اندر آیا -----

اس کی باتیں ریکارڈ کر لو ----- اور اگر سچ نہ بتائے تو نار دینا -----

اجازت ہے میری طرف سے -----

جی بھائی ----- اوکے -----

ولید آفندی ----- خاموشی سے باہر چلا گیا -----



حیدر صاحب کو ابھی ابھی ایک پارسل موصول ہوا تھا -----

پارسل میں موجود کاغذات اور خط دیکھ کر ان کی پیشانی پر پسینہ چمکا تھا -----

مگر وہ کہیں دور جا چکی تھی۔۔۔۔۔

!!! ایک بیسٹ کے قبضے میں۔۔۔۔۔

مگر وہ بیسٹ بھول گیا تھا۔۔۔۔۔

اس۔۔۔ کے۔۔۔ قبضے۔۔۔ میں آنے والی شہزادی۔۔۔۔۔ انعم حیدر ہے۔۔۔۔۔ جو سب کے چھکے

چھڑوا۔۔۔۔۔ دے۔۔۔۔۔

ولید آفندی کی بھی درگت بننے کا وقت آنے والا تھا۔۔۔۔۔



پاپا۔۔۔۔۔

پاپا۔۔۔۔۔

ماما۔۔۔۔۔

رات کے شاید 3 بجے تھے۔۔۔۔۔ کمرے میں نائٹ بلب روشن تھا۔۔۔۔۔

وہ دونوں سب سے کچھ سیکنڈز پہلے تک سکون کی بے خبر نیند سو رہے تھے۔۔۔۔۔

حورم ابھی تک نیند میں ہی گم تھی-----

شاید کوئی خواب دیکھا رہی تھی-----

اس کی آواز نے کمرے کے سکوت کو توڑا تھا-----

پاپا-----

!! بیٹا-----

وہ نیند- میں ڈر کی وجہ سے اس کی شرٹ کو اور زور سے دبوچ رہی تھی-----
اور اس کے بازو کو دبوچے وہ اس کے سینے سے لگی خود کو چھپانے کی کوشش میں
تھی-----

بیٹا کے حواس بیدار ہوئے-----

اپنے نام کی پکار پر وہ تشویش میں تو تھا----- مگر دل کے پاس کہیں سکون بھی ہوا تھا
--- کہ وہ اسے مشکل میں، ڈر میں پکارتی ہے-----

!! حوری-----

!!! حورم-----

Wakeup.....baby

تو پھر پریشانی کیا۔۔۔۔۔

چلیں کیٹ جائیں۔۔۔۔۔ تاکہ صبح ٹائم سے اٹھیں۔۔۔۔۔

صبح یونی جانا ہے آپ نے

۔۔۔۔۔

اس نے اس کو لٹایا۔۔۔۔۔ اور کمفرٹر ٹھیک کیا۔۔۔۔۔ خود بھی ساتھ ہی لیٹ گیا۔۔۔۔۔

اس بار وہ دور اپنی سائڈ پر نہیں لیٹی۔ تھی۔ جیسے ہمیشہ۔ لیٹی۔۔۔۔۔

میٹا۔۔۔۔۔ ایک بات پوچھوں۔۔۔۔۔ آپ سے۔۔۔۔۔؟؟

Yes my princess.....

پوچھیں۔۔۔۔۔

میٹا آپ کی وائف کہاں ہیں۔۔۔۔۔؟

اممم۔۔۔۔۔ میری وائف۔۔۔۔۔ میری باہوں میں۔۔۔۔۔

وہ اسے اپنے حصار میں لئے گویا ہوا۔۔۔۔۔

جبکہ آنکھیں ہنوز بند تھی۔۔۔۔۔

میٹا۔۔۔۔۔ بی سیریس۔۔۔۔۔

تورم-----

جانم-----

جو۔ میں نے کہا وہ سچ ہے۔-----

آپ نے میری وائف کا۔ پوچھا۔۔۔۔۔ اور میری وائف تورم میٹاکمال ہی ہے۔-----

باقی باتیں وقت کے ساتھ آپکو معلوم ہو جائیں گی۔۔۔

اس لئے دماغ پر زور نہ دیں۔-----

اور سو جائیں۔-----

ورنہ پھر برا ہو گا۔۔۔۔۔

اس نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ان دونوں کے درمیان بہت سے فاصلے ابھی بھی باقی تھے۔-----



!!! بھائی کام ہو گیا۔-----

گڈ۔۔۔۔۔ سلیم۔-----

کوئی مشکل تو نہیں ہوئی نا۔۔۔۔۔؟؟؟

نہیں بھائی۔۔۔ بھا بھی۔۔۔۔۔ مطلب میڈم بے حوش ہیں۔۔۔ ان کو آ

پ۔ کے۔ کمرے میں پہنچا دیا ہے۔۔۔۔۔

!! واٹ۔۔۔۔۔

میرے روم۔ میں کیوں۔۔۔۔۔

اور کس کے کہنے پر۔۔۔۔۔ سلیم۔۔۔۔۔ بیت من مانیاں۔ کرنے لگے ہو تم۔۔۔۔۔

ولید آفندی۔۔۔۔۔ دھاڑا۔۔۔۔۔

ما معاف کا لالا۔۔۔۔۔

(مجھے معاف کر دیں لالا)

سلیم فوراً سے بدکا تھا۔۔۔۔۔

ذہ مارا۔۔۔۔۔

(دفع ہو جاؤ)

لالا۔۔۔۔۔ وہ مولوی صاحب آگئے ہیں۔۔۔۔۔ سارے انتظامات مکمل ہیں۔۔۔۔۔
جا کر اپنی بھابھی کو دیکھو۔۔۔۔۔ اور کسی بھی طرح اسے ذہنی تیار کرو۔۔۔۔۔
مجھے کوئی مسئلہ نہ دکھے۔۔۔۔۔

نورے اماں کو ساتھ لے جاؤ۔۔۔۔۔
جی بھائی۔۔۔۔۔

وہ سر جھکائے سنجیدہ سا۔۔۔۔۔ حکم کی تعمیل کرنے لگا۔۔۔۔۔
لالا۔۔۔۔۔ وہ میں پوچھ رہا تھا کہ بھابھی کو کس کمرے میں بھیجوں۔۔۔۔۔
سلیم کے انداز میں شرارت واضح تھی۔۔۔۔۔

ذہ مارا۔۔۔۔۔

مکا وا۔۔۔۔۔

(نہ کرو)

ولید نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔۔۔۔



کمرے میں خاموشی پھیلی تھی۔۔۔۔۔ مولوی صاحب آچکے تھے۔۔۔۔۔
کچھ نئے لوگوں کے چہرے بھی تھے۔۔۔۔۔

جو یقیناً گواہان تھے ---

انعم سرخ لباس میں ملبوس تھی۔۔۔۔۔

سَلیم نے اسے کسی نہ کسی طرح خاموش کروا کر نکاح کے لئے راضی کر لیا تھا۔۔۔۔۔

مگر وہ ابھی تک اپنے ہونے والے شوہر سے لاعلم تھی۔۔۔۔۔

نورے اماں اس کی ڈھارس کے لیے اس کے پاس موجود تھیں۔۔۔۔۔

جس شخص کا انتظار تھا --- وہ شاید آگیا تھا۔۔۔

تب ہی نکاح کی کاروائی شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

انعم کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ کسی اور کی ہونے جا رہی تھی ---

سارے جملہ حقوق کسی اور کے نام لکھے جانے تھے۔۔۔۔۔

ہر لڑکی کی طرح ہزاروں خواب آنکھوں میں اس نے بھی سجائے تھے۔۔۔۔۔



وہ خواب کی کیا جو پورے ہوں۔۔۔۔

مولوی صاحب----- نے ابتدائی کاروائی کے بعد اس سے پوچھا-----
انعم حیدر ولد احمد رضا آپ کو ولید آفندی ولد حیدر آفندی نکاح قبول ہے-----
اس کے ہوش و حواس کام نہیں کر رہے تھے-----
ولید آفندی نام سن کر اس کو لگا وہ غلط سن رہی ہے-----
اس نے ایک لمحے میں سر اٹھایا تھا-----
سامنے ولید آفندی کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی-----
وہ سب کچھ امید کر سکتی تھی----- مگر ولید آفندی کو نہیں-----
نورے اماں نے اسے بلایا-----
!!بٹیا-----
مولوی صاحب کچھ پوچھ رہے ہیں-----
ہونٹنٹن ں-----
قبول ہے-----
اس کے اہباب و قبول کے بعد ولید سے پوچھا گیا-----

جب کہ وہ غائب دماغی کے ساتھ وہیں بیٹھی رہ گئی۔۔۔۔۔
 یہاں تک کہ سارا حال خالی ہو گیا۔۔۔۔۔



توری

What happened..... ??

ٹھیک تو ہو آپ۔۔۔؟

اتنی ایمرجنسی میں کیوں بلایا۔۔۔۔

میثا ابھی ابھی اس کے پاس پہنچا تھا۔۔۔۔

۱۔ کچھ نہیں۔۔۔۔۔ بس تھوڑی سی طبیعت خراب ہے۔۔۔

آپ گاڑی چلائیں پلیز-----

وہ بمشکل سیٹ سے ٹپک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

اس کے چہرے سے اس کے درد کا بخوبی اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

پیشا

روح -----

پیشا۔۔۔

I am fine.....

آپ اس مال کے سامنے گاڑی روکیں ----

او کے چلیں پہلے ---- جو بھی لینا آپ نے وہ کے لیں ---- پھر ڈاکٹر کے پاس چلتے

ہیں ----

امم ----

بیٹا ----

وہ یہ لسٹ ہے آپ لے آئیں پلیز ----

میں یہاں ویٹ کروں گی آپ کا ----

اس نے لسٹ اس کے ہاتھ میں تھمائی --

تو یار بیوی چلیں نا دونوں ساتھ لے آتے ہیں ----

بیٹا اسے ایک بازو کے حصار میں لئے بیٹھا تھا ----

نہ ---- نہیں ---- یہ آپ لسٹ دیکھ لیں ---- میں نہیں گئی کبھی ایسی شاپنگ

کرنے ----

آپ خود ہی لے آئیں نا ----

وہ وہ اس کے بازو میں منہ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کا چہرہ کچھ کمزوری سے اور کچھ شرم سے لال ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

بیٹا نے ایک نظر لسٹ کو دیکھا۔۔۔۔۔ لسٹ میں موجود لیڈرز سپیشل ایسٹمز کے نام دیکھ

کر وہ ساری سپویشن ایک لمحے میں سمجھا تھا۔۔۔۔۔

اور اس کے درد اور بیماری کی وجہ بھی۔۔۔۔۔

ام۔۔۔۔۔ بیوی۔۔۔۔۔

ایسی شلپنگ کا تجربہ تو مجھے بھی نہیں۔۔۔۔۔ آئیں نامل کر نیا ایکسپرنس کرتے

ہیں۔۔۔۔۔

بیٹا نے شوخی سے کہا۔۔۔۔۔ وہ اسے تنگ کرنے کے چکر میں تھا۔۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔۔۔

جائیں۔۔۔۔۔ گھر جانا میں نے۔۔۔۔۔

مجھے پین ہو رہا۔۔۔۔۔

حوری نے اس کے پر مکا مارا۔۔۔۔۔

بابا بابا۔۔۔۔۔ مائی لو۔۔۔۔۔



ولید آفندی رات کو اپنے روم میں آیا۔۔۔۔۔

مگر روم کا حلیہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔۔۔۔

ایک لمحے کو یوں لگا جیسے وہ کسی اور کے کمرے میں آیا ہو۔۔۔۔۔

اس کی الماری سے سارے کپڑے باہر گر رہے تھے۔۔۔۔۔

کشنر یہاں وہاں پڑے تھے۔۔۔۔۔

ریڈ لینگا جو انعم نے کچھ دیر پہلے زیب تن کیا تھا اور جیولری یہاں وہاں بکھری پڑی اپنی

حالت پر افسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

جب کہ۔۔۔ انعم صاحبہ۔۔۔ خود ولید کی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے نیند کی وادیوں میں گم

تھی۔۔۔۔۔

وائی میں قربان۔۔۔۔۔

(اے میرے دل کے ارمان)

لکھنؤ

وہ یقیناً رو کر سوئی تھی۔۔۔۔۔

میں لیا۔۔۔۔۔

رقص میں جہاں ہے
محبت ہونے پہ آے تو
محبت آداب ہوتی ہے
محبت شکوہ نہیں ہوتی
محبت آہ نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آے تو
محبت صبر ہوتی ہے
محبت رنجش نہیں ہوتی
محبت سازش نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آے تو
محبت آخرش ہوتی ہے
محبت فنا نہیں ہوتی
محبت بقا نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آے تو



اف-----

السلام خیر-----

یا السلام کوئی زلزلہ تو نہیں آگیا-----

ولید کے فیس پر کشن آکر لگا تھا-----

یہ حملہ پہلا نہیں تھا----- پوری رات ہی ولید پر چھوٹے چھوٹے حملے ہوتے رہے تھے

کبھی ٹانگ کی صورت میں تو کبھی ہاتھ کی صورت میں-----

وہ سوئی رات کو کسی اور طرح تھی-----

مگر اٹھی کسی اور ڈائریکشن میں تھی-----

بمشکل وہ صبح جا کر سویا تھا---

اور اب کشنز کی برسات-----

یقیناً جنگلی بلی آٹھ چکی تھی-----

انعم----- سٹاپ اٹ-----

کیا کر رہی ہو-----؟؟؟

کچھ نہیں ولید صاحب آپکو گڈ مارنگ وش کر رہی ہوں-----

وہ غصے میں بولی-----

اچھا اچھا تو پاس آکر وش کرو نا----- دور دور سے اچھا نہیں لگتا-----

وہ اس کے غصے کو ہوا دے رہا تھا-----

سمجھتے کیا ہو تم اپنے آپ کو ولید آفندی-----؟؟؟

کیا سوچ کر اغوا کرایا مجھے-----؟؟؟

اور نکاح کیوں کیا مجھ سے-----؟؟

وہ اس کی شرٹ کا کالر پکڑے سرخ آنکھوں سے سوال کر رہی تھی-----

انعم آفندی-----

Behave yourself self.....

اپنی حد میں رہو -----

مجھے وہ بننے پر۔ مجبور۔ نہ۔ کرو جو میں اوروں کے لئے ہوں -----

وہ اس کی کلائی پکڑے غصے سے دھاڑا۔ -----

ہاں ہاں۔ -----

اور کتنا برے بنو گے تم۔ -----

چھوڑو مجھے ----- بابا کے پاس جانا ہے میں نے۔ -----

اب تمہیں یہیں رہنا ہے۔ مسز ولید۔ ----- جو اس چھوٹے سے دماغ میں بٹھالیں میری

بات۔ -----

میری اجازت کے بغیر آپ کہیں نہیں جائیں گی۔ -----

تم۔ مجھے قید رکھنا چاہتے ہو؟؟؟

کیوں۔۔۔؟

کیا مقصد ہے تمہارا۔ -----؟

وائی زار۔ -----

سب معلوم ہو جائے گا میرے بیگم۔۔۔۔۔ وقت آنے دو۔۔۔۔۔

ویسے ایک بات ہے۔۔۔۔۔ میرے ڈریسز میں زیادہ ہاٹ لگ رہی ہو ڈئیر وائف۔۔۔۔۔

ولید نے آنکھ ونک کی۔۔۔۔۔

ہٹو۔۔۔۔۔ ٹھہر کی انسان۔۔۔۔۔



رات کا پچھلا پہر تھا۔۔۔۔۔ وہ آفس کا کام ختم کر کے کچھ دیر پہلے لیٹا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ حورم۔۔۔۔۔ پورے دن درد اور بیماری کے بعد گہری نیند سو ہی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ساتھ ہی فون کی بیل ہوئی تھی۔۔۔۔۔

رات گئے حیدر صاحب کی کال دیکھ کر وہ تشویش زدہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

بیٹا بیٹا۔۔۔۔۔

وہ میری بیٹی کو لے گیا۔۔۔۔۔

مجھ سے چھین کر-----

واٹ-----؟؟؟

کیا کہ رہے ہیں انکل-----

کون لے گیا-----؟؟؟؟؟

ولید-----

ولید لے گیا انعم کو-----

اغوا کر لیا اس نے-----

ان کی آواز میں برسوں کی تھکن واضح تھی-----

انکل-----ریلیکس رہیں---

میں اس سے بات کرتا ہوں-----

پہلے مجھے بات کرنے دیں-----پھر کچھ سوچتے ہیں-----

اور دوسری بات-----اس بات کی گارنٹی میں دیتا ہوں آپ کو-----کہ وہ انعم کو کچھ

نہیں کہے گا-----

روح من

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں ناں! جن کی نظر اتارنے کا دل کرتا ہے بالکل تمہارے جیسے ہوتے ہیں وہ لوگ

تمہیں پتا ہے تمہاری آنکھیں کتنی پیاری ہیں؟ اور تمہاری آواز تمہاری آواز مجھے بے حد پسند ہے

تمہیں دیکھ کر تمہاری مسکراہٹ کو دیکھ کر تمہاری آنکھوں کو دیکھ کر تمہارے صدقے جانے!! کو جی چاہتا ہے

بیٹا نے اس کے چہرے پر آتے بال پیچھے کرتے اس کے کان میں سرگوشی کی-----
حوری کو دیکھ کر اس کے ذہن میں۔ موجود ساری پریشانیاں ایک لمحے کے لئے۔ بالکل ختم
ہو گئی تھی-----

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

اس کے بالوں کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے ----- اسے اپنے حصار میں لئے -----
وہ سونے کی کوشش کرنے لگا -----

ہے اتنی طلب کہ یہ
چلمن گرا دو

ہو آنکھوں کو چہرے کا دیدار صاحب



تم غلط کر رہے ہو ----- ولید -----

یہ سراسر زیادتی ہے -----

کسی اور شخص کے گناہ کا بدلہ کسی معصوم سے لینا غلط ہے -----

ولید آفندی اپنی مرضی کا مالک ہے۔۔۔۔۔

وہ ہر کام اپنے طریقے سے کرتا ہے۔۔۔۔۔

اس لئے مجھے کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔

کیوں کہ سنوں گا تو اپنے باپ کی بھی نہیں۔۔۔۔۔

(فتقہ)

ولید آفندی بیٹا کے سمجھانے کے بجائے بھی کچھ سمجھنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔۔۔

بیٹا نے سمجھانے کے لئے ہی ولید کو کال کی تھی۔۔۔۔۔

ولید۔۔۔۔۔ یار۔۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔۔۔ میرے نام نہاد باپ حیدر خان کی سائڈ لینا بند کرو۔۔۔۔۔

اور کو سکے تو بھابھی کو لے کر اپنی بہن کو ملنے آ جاؤ۔۔۔۔۔

وہ خون خوار ڈائن بنی گھوم رہی ہے۔۔۔۔۔

انعم کا سرخ چہرہ اور صبح کا غصیلہ انداز یاد کر کے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

تھی۔۔۔۔۔

او سالے۔۔۔۔۔ انسان بن۔۔۔۔۔

میری پیاری سی،۔۔۔۔۔ معصوم سی بہن کو تو نے سائن کیسے کہ دیا۔۔۔۔۔؟؟

اف بس کر معصوم کہ کر معصومیت کی توہین نہ کر۔۔۔۔۔

وہ مجھ سے سارے بدلے لیتی ہے۔۔۔۔۔

ولید کو اس کی نیند کے دوران۔۔۔۔۔ ماری ہوئی لاتیں یاد آئیں۔۔۔۔۔

اوو۔۔۔۔۔ ہو۔۔۔۔۔

جلیے۔۔۔۔۔ میری بہن۔۔۔۔۔

مزا آگیا۔۔۔۔۔ کوئی تو ولید کو اس کی ٹکر کا ملا نا۔۔۔۔۔

اب مزا آ ہے گا۔۔۔۔۔

بیٹا کا انداز سراسر۔۔۔۔۔ جلانے والا تھا۔۔۔۔۔

ذہ ناڑا۔۔۔۔۔

(دفع ہو جاؤ)

خانہ خراب دے۔۔۔۔

ولید نے کال بند کر دی۔۔۔۔



...میں اپنے سپنوں میں

کسی شہزادی کی طرح

اپنی ہی مرضی سے

زندگی کو تباہ کر کے جینے والی

ایک خوددار، سیانی مگر

..تھوڑی پاگل سی لڑکی

خود کو آئینے میں دیکھتی۔۔۔۔۔ آنے والے وقت کے لئے خود کو تیار کر رہی تھی۔۔۔۔

اس کے ڈریسز شاید ولید نے کسی سے منگوا لیے تھے۔۔۔۔ تب ہی وہ ان میں سے سادہ
سی جرسی ٹائپ کی شرٹ اور جینز پہنے تیار ہو رہی تھی۔۔۔۔۔
اس کے چہرے پر پھیلے دکھ کی کیفیت اب نہیں تھی۔۔۔۔۔
کیونکہ وہ انعم حیدر تھی۔۔۔۔

اتنی جلدی ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھی۔۔۔۔۔
اس نے خود کو۔ شیشے جو دیکھا۔۔۔۔۔
اور باہر نکل گئی۔۔۔۔۔



واٹ۔۔۔۔۔

یہ کون سا حلیہ بنا کر باہر آئیں ہو تم۔۔۔۔۔
مسز ولید۔۔۔۔۔ آپ شاید بھول گئی ہیں۔۔ کہ آپ ولید آفندی کے گھر ہیں۔۔۔۔۔ حیدر
خان کی حویلی میں نہیں۔۔۔۔۔

اور آپ بھی بھول رہے ہیں کہ میں انعم حیدر ہوں آپ کی زر خرید غلام نہیں۔۔۔۔۔
انعم ناشتے کے لئے باہر آئیں تھی۔۔۔۔۔ اسے لگا ولید جا چکا ہو گا۔۔۔۔۔
کیونکہ وہ جس ذہنی کیفیت سے دوچار تھی۔۔۔ وہ ولید کا سامنا کرنے سے کترا رہی
تھی۔۔۔۔۔

اسے سلیم نے ولید کی کہانی بتائی تھی۔۔۔۔۔
قصور وار تو وہ بھی نہیں تھی۔۔۔ مگر سزا اسے بھی مل رہی تھی۔۔۔۔۔
جا کر چادر لیں۔۔۔۔۔ انعم۔۔۔۔۔ مجھے سختی کے لئے مجبور نہ کریں۔۔۔۔۔
نہیں لینی میں نے۔۔۔۔۔ ایسے ہی بیٹھوں گی۔۔۔۔۔
انعم کے انداز میں ضد تھی۔۔۔۔۔
ہوں۔۔۔۔۔ تو نہیں ماننی آپ نے میری بات۔۔۔۔۔
اس نے اس کی کلائی جکڑی۔۔۔۔۔
نہیں۔۔۔۔۔
اب اس کی آنکھ میں آنسو چمکے تھے۔۔۔۔۔

ولید۔ ایک لمحے کے لئے تو سن ہو گیا۔۔۔۔۔

جانم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رو کیوں رہی ہیں؟

آپ کو بابا یاد آ رہے ہیں۔۔۔۔۔؟

وہ فوراً سے پگھلا تھا۔۔۔۔۔

اسے سینے سے لگائے سب بھول بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

ہٹو۔۔۔۔۔ پیچھے۔۔۔۔۔

قرب نہیں آؤ میرے۔۔۔۔۔

اس نے اسے دھکا دیا۔۔۔۔۔ اور روتے ہوئے خود کمرے میں بند ہو گئی۔۔۔۔۔

جبکہ وہ پیچھے ملال زدہ تھا۔۔۔۔۔



بیوی یار آپ تیار نہیں ہوئی ابھی تک۔۔۔۔۔

کمرے میں خاموشی تھی --- بیٹا یک تک اسے دیکھے گیا-----

دونوں کے درمیان موجود رشتے کا احساس----- جذبات بڑھا رہا تھا-----

Looking so beautiful my lady.....

بیٹا نے پیار سے اسے شال اوڑھی----- اور ماتھے پر پیار کیا-----

محبت جب بھی ہوتی ہے

ستارہ وار ہوتی ہے

بساطِ وقت سے باہر

ابد کے پار ہوتی ہے

محبت جب بھی ہنستی ہے

کہیں بجلی چمکتی ہے

کہیں بادل برستے ہیں

رقص میں جہاں ہے
ہوا نظمیں سناتی ہے
زمیں پر پھول کھلتے ہیں
..... پرندے لوٹ آتے ہیں

وہ جب بھی پاس آتا تھا۔۔۔۔۔ جیسے سانسیں رک گئی ہوں۔۔۔۔۔
اپنے ساتھ باندھ لیتا ہو جیسے۔۔۔۔۔
تور یہ ایسے کھڑی تھی جیسے وہ ابھی گر جائے گی۔۔۔۔۔
مم۔۔۔۔۔ بیٹا۔۔۔۔۔
مونچھوں تلے ہونٹوں پر مسکراہٹ دبی تھی۔۔۔۔۔
جی میری جان۔۔۔۔۔
بولیں۔۔۔۔۔
وہ اس سے بات کرتے کرتے بیڈ پر کے کر آیا۔۔۔۔۔
اسے بٹھا کر۔۔۔۔۔ اس کے شوز کی سٹرپس بند کرنے لگا۔۔۔۔۔

می۔۔۔۔۔ دیشا۔۔۔۔۔ نہ کریں۔۔۔۔۔

میں کمر لوں گی۔۔۔۔۔

شش

اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھی۔۔۔۔۔

جبکہ حوریہ نے خود کو ان آنکھوں میں ڈوبتا محسوس کیا۔-----

پہلے تو خود کو روک لیا۔۔۔ مگر اب حوری کو لگا اس کا دل ایک بار پھر دغا کر رہا اس

پیشاکمال کے لئے۔۔۔۔۔

میتھا کمال

دنیا لے محبت کا خوش نصیب شہزادہ۔۔۔۔۔

سحر طاری کر دینے والا۔۔۔۔۔

حورم آفریدی کے دل میں -----

محبت کے تخت پر براجمان-----



وہ کمرے میں آیا تو وہ حیران رہ گیا۔۔۔۔۔

اسے لگا کہ وہ ابھی تک بیٹھی رو رہی ہوگی۔۔۔۔۔

مگر وہ شیشے کے سامنے کھڑی بال سنوار رہی تھی۔۔۔۔۔

!! امپریسو۔۔۔۔۔

آئی لائک اٹ۔۔۔۔۔

اس کا انداز سراہنے والا تھا۔۔۔۔۔

جب کہ انعم نے جنبشِ ابرو سے پوچھا کہ وہ کس بارے میں کہ رہا۔۔۔۔۔

ولید اس کی اس ادا پر مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

میں نے سوچا میری بیگم۔۔۔۔۔ رو رہی ہوں گی۔۔۔۔۔

تو میں تو چپ کروانے ہی آیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے بیڈ پر بیٹھتے وضاحت دی۔۔۔۔۔

اس کی بات پر ایک لمحے کے لئے انعم کے ہاتھ تھمے تھے۔۔۔۔۔

وہ واقعی روئی تھی۔۔۔۔۔

مگر خود کو سنبھالنا اسے آتا تھا۔۔۔۔۔

وہ آہستہ سے چلتے اس کے قریب آئی۔۔۔۔۔

بالکل سامنے کھڑی۔۔۔۔۔ آنکھوں میں آنکھیں ملائے۔۔۔۔۔

ولید کو ٹف ٹائم دینے والی تھی۔۔۔۔۔

ولید آفندی۔۔۔۔۔ بھول ہے آپ کی۔۔۔۔۔ کہ انعم حیدریوں روتے ہوئے آپ کے

پاس آہے گی۔۔۔۔۔

مجھے خود کو سنبھالنا آتا ہے اچھے سے۔۔۔۔۔

آئیں سمجھ۔۔۔۔۔

اس نے انگلی دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

Thats like my sherni

- ولید نے ہولے سے اس کی انگلی پکڑ کر چوم لی۔۔۔۔۔

انعم تو پٹھی آنکھوں کے ساتھ دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔

یو۔۔۔۔۔ خراب انسان۔۔۔۔۔

ہٹو پیچھے۔۔۔۔۔

مغز خراب ہے تمہارا۔۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔۔ مغز۔۔۔۔۔

مغز کیا ہوتا۔۔۔۔۔؟؟؟؟

میرے نالائق پٹھان۔۔۔۔۔

مغز۔۔۔۔۔ مطلب دماغ۔۔۔۔۔

دماغ دنیا کی واحد شئی ہے جسے چاٹا۔۔۔۔۔ کھایا۔۔۔۔۔ گرم۔۔۔۔۔ ٹھنڈا۔۔۔۔۔ گھمایا

اور خراب کیا جا سکتا ہے۔

نیز اس میں گوبر اور بھوسہ بھی بھرا جا سکتا ہے۔۔۔

اس کی دہی بھی بنائی جا سکتی ہے۔۔۔

یہ ساتویں آسمان پر بھی چڑھ سکتا ہے۔۔
اور تفصیلی روشنی ڈالوں دماغ پر یا اتنا۔ کافی۔ ہے۔۔۔۔۔
انعم کا انداز سراسر اس کو تپانے والا تھا۔۔۔۔۔
وہ آج پھر سے اپنے ازیں موڈ میں آچکی تھی۔۔۔۔۔
مہربانی بیگم صاحبہ آپ کی۔۔۔۔۔
بس تیار ہو جاہیں۔۔۔۔۔
میرے دوست اور اس کی وائف ملنے آرہے ہیں۔۔۔۔۔
یہ کہتا وہ کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔



آر واہ حیدر خان صاحب۔۔۔۔۔
آج ہماری یاد کیسے آگئی آپ کو۔۔۔۔۔؟؟
ولید۔۔۔۔۔

جو اتنے سالوں دور رہا ----

کبھی اس کے لئے تو محبت نہیں جاگی -----

حیدر صاحب ---- رشتوں میں نا انصافی بہت اچھے سے کر لیتے ہیں -----

اس کا لہجے میں جذبوں کی تپش تھی -----

دل کہیں کر لایا تھا ---- یہ سب کہتے کہتے -----

ولید بیٹا -----

پلیز حیدر صاحب ----- مجھے ان رشتوں سے مت پکاریں ---- جو بس کاغذوں میں
موجود ہیں -----

اور ---- جان لیں ---- آپ کی بیٹی اب مسز ولید بن چکی ہے -----

ہاں ---- جس دن سر بن کر آنا ہوا میرے گھر کے دروازے کھلے ہوئے ہیں آپ
کے لئے -----

اسد حافظ سر جی -----

وہ بنا دیکھے جا چکا تھا ----

جب کہ حیدر صاحب ----- ایک بار پھر پچھتاووں میں گھرے ----- باہر نکل گئے -----



وہ دونوں خاموشی سے سفر کر رہے تھے -----

حوری کو ہوش تب آیا جب گاڑی ایک گھر کے اندر جا کر کی -----

آئیے بھائی -----

اسلام علیکم -----

سلیم نے آگے بڑھ کر سلام کیا -----

اردگرد نظر دوڑاتے ہی غصے کی ایک بھرپور لہر اس حوریہ کے بدن میں دوڑ گئی -----

اس کو وہ سب یاد آنے لگا --- جس واقعے نے اس کی زندگی عذاب کر دی -----

اس کے ماں باپ ----- اسکی جنت کو اس سے دور کر دیا -----

اسے اغوا کر کے یہیں لایا گیا تھا -----

ہاں۔۔۔۔۔ اس واقعے نے بہت سے اپنوں کے اصل چہرے بھی دکھائے تھے اسے

۔۔۔۔۔

خوشیوں کے ہنڈولے میں جھومتے۔۔۔۔۔ بے رحم دنیا کے در پر ڈال دیا تھا حالات نے

۔۔۔۔۔

وہ ایسے ہی امتحان میں رہتی۔۔۔۔۔ اگر مسیحا نہ ملتا اسے۔۔۔۔۔

ہاں مسیحا ہی تو تھا وہ۔۔۔۔۔

اس کے درد کی دوا

۔۔۔۔۔

توری۔۔۔۔۔

Are you alright????

آں۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔

چلیں۔۔۔۔۔ پھر اندر۔۔۔۔۔

توریہ نے بس سر ہلایا۔۔۔۔۔

ایک جان دو قالب -----

ایک دوسرے پر جان دینے والی ----

ا ہممممم ہممممم -----

کوئی مجھے بھی پوچھ لو ----- ظالمو -----

ہم بھی پڑے ہیں راہوں میں -----

بیٹا نے ان کا دھیان اپنی طرف کیا -----

مسز کمال کچن میں کھڑی میٹا کے فیورٹ دال چاول بنا رہی تھیں۔۔۔۔۔

حوریہ بھی ان کی مدد کے لئے کچن میں آگئی۔۔

مما۔۔۔۔۔ ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔۔؟؟

برا تو نہیں مانیں گی۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا۔۔۔۔۔ پوچھیں آپ۔۔۔۔۔

آپ۔کو۔اجازت لینے کی کیا ضرورت۔۔۔۔۔

مما۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ میٹا کی وائف۔۔۔۔۔

آئی مین----- ملائکہ----- کہاں ہیں-----؟

باآخر اس نے اپنے ذہن میں کلبلاتا سوال پوچھ ہی لیا-----
بیٹا آپ ملائکہ کو جانتی ہیں-----

ایک لمحے کے لیے مسز کمال بھی حیران ہوئی تھی-----
نہ----- نہیں ماما-----

وہ۔ میں نے ان کو پکس میں دیکھا تھا-----

توریہ نے جھوٹ بولا-----

اس نے جیسے صفائی پیش کی ----

اں ---- ہوں ----

کیا برائیاں ہو رہی ہیں۔ میری ----

ساس اور بہو کے درمیان ----

مائی ڈارلنگ ---- بتائیں زرا ----

بیٹا نے بروقت انٹری دی ----

اور ماما کو چھیرا ----

جبکہ حوریہ۔ تو شرمندگی سے سر جھکا گئی۔۔۔۔۔

آخر ایسی بھی کیا جلدی تھی مجھے۔۔۔۔۔

اس نے خود کو کوسا۔۔۔۔۔

ہٹو بدماش۔۔۔۔۔ یہ میرا اور میری بیٹی کا سیکرٹ ہے۔۔۔۔۔

تمہیں کیوں بتائیں ہم۔۔۔۔۔؟

چلو چھٹی کرو

--

لیکن۔۔۔۔۔ ہائے رے قسمت

۔۔۔۔۔

یہاں کوئی لفٹ ہی نہیں کراتا۔۔۔۔۔

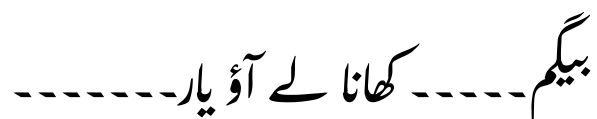
اس کا مخاطب مما تھی۔۔۔۔۔

لیکن نظریں۔۔۔۔۔ حوری پہ ٹکی تھیں۔۔۔۔۔

جو سرخ چہرے کے ساتھ۔۔۔۔۔ چاولوں میں چبچبلا رہی تھی۔۔۔۔۔

میٹھا کو بھی آج مواقع ملا تھا۔۔۔۔۔ اس کو تنگ کرنے کے لئے۔۔۔۔۔

مسز کمال اس کی نوک جھونک کو انجوائے کرتی۔۔۔۔۔ باہر چلی گئی۔۔۔۔۔



بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔

ولید نے اسے کھانا کھاتے دیکھ کر کھانا لانے کا کہا۔۔۔۔

آیا کھانا بنا گئی تھی۔۔۔۔

انعم بھوک کی کچی تھی۔۔۔۔

اس لئے اس نے کسی کی پرواہ نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

اور کھانے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

حورم اور میثا جا چکے تھے۔۔۔۔۔

خود لے کر آؤ کھانا میں کیوں لائوں۔۔۔۔۔

سیریسلی۔۔۔۔۔ بیگم۔۔۔۔۔

اس بات پر بھی لڑائی کرو گی اب۔۔۔۔۔

میں نوکر نہیں ہوں آپ کی۔۔۔۔۔

اپنی حد میں رہو۔۔۔۔۔

مجھے کھانا شیئر کرنے کی عادت نہیں۔۔۔۔۔

انعم نے اپنی پلیٹ پیچھے کھینچی۔۔۔۔۔

کھانا کیا۔۔۔۔۔ بہت کچھ شیئر کرنا پڑے گا۔ میری جان۔۔۔۔۔

وقت آنے دیں۔۔۔۔۔

اس کے انداز۔ معنی۔ خیز تھا۔۔۔۔۔

امم----- میں کھانا لاتی۔ ہوں آپ کے لئے-----

انعم وہاں سے بھاگتی بنی-----

ہوں کھاؤ اب-----

اور خبردار جو میری پلیٹ پر نظر رکھی---

ولید کو ساری چیزیں سرو کرنے کے بعد وہ اپنی پلیٹ لئے اس سے دور جا بیٹھی
تھی-----

ولید خاموشی سے اس کی حرکتیں دیکھ رہا تھا-----

لیکن وہ دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ کہ جنگلی بلی کے دماغ میں چل کیا رہا ہے۔۔۔۔۔

اس نے سب سے پہلے پلیٹ میں تھوڑی سی بریانی ڈالی۔۔۔۔۔ تھوڑی سی چٹنی
 ڈالی۔۔۔۔۔

ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔۔

وہ کھانا چھوڑے بس اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

چہرے پر سجائی گئی زبردستی کی سنجیدگی، مگر آنکھوں میں ناچتی شرارت سارے بھید کھول رہی تھی۔۔۔۔۔

ولید نے پہلا چمچ منہ میں لیا۔ -

ایمہ ----

یک-----

اس نے فوراً سے منہ سے نکالا-----

انعم صاحبہ نے اپنے شیطانی دماغ سے کارنامہ سر انجام دے دیا تھا-----

چٹنی میں چینی ملائی گئی تھی-----

اسی طرح سے بریانی میں جی بھر کر سویا سوس، اور چلی سوس ملایا گیا تھا-----

انعم جو ابھی تک بمشکل اپنی ہنسی چھپا رہی تھی--- ہنسی کا ایک فوارہ چھوٹا-----

وہ ہنستے ہنستے دہری ہو گئی۔۔۔۔۔

آئے مزے۔۔۔۔۔

ولید خان۔۔۔۔۔

میرے سے پنگا۔۔۔۔۔ ناٹ چنگا۔۔۔۔۔

مجھے بیٹا اور توری جانی کے ساتھ نہیں جانے دیا نا۔۔۔۔۔

اب مزے لیں۔۔۔۔۔

وہ مزے سے کہ رہی تھی۔۔۔۔۔

اب سزا بھگتنے کے لئے تیار رہیں -----

اب انعم آگے آگے تھی ----- اور ولید آفندی پیچھے پیچھے -----

وہ مغرور شہزادہ -----

اپنی شرارتی شہزادی کی خاطر -----

خود کو بدلنے لگا تھا -----

زندگی کو جینے لگا تھا -----

!!! بالآخر -----

مسکرائے لگا تھا -----

توری-----

کیا ہوا؟؟؟؟

چینخ کی آواز سے میثا کی آنکھ کھلی تھی-----

لیکن اس کو سمجھ نہیں آیا کہ ہوا کیا ہے-----

جب حواس بیدار ہوئے تو اس نے دیکھا-----

بیڈ خالی تھا-----

دھچکاتے لگا۔۔۔۔۔ جب حوریہ کو زمین پر بیٹھے دیکھا۔۔۔۔۔

وہ بیڈ سے گری تھی۔۔۔۔۔

آنکھیں ملتی۔۔۔۔۔

بکھرے بالوں کے ساتھ وہ میٹھا کو بہت پیاری اور کیوٹ لگی۔۔۔۔۔

اس کو دیکھتے میٹھا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔

!!! حوریہ۔۔۔۔۔

!! میری جان۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟

وہ پل بھر میں اس کے پاس پہنچا تھا۔۔۔۔۔

ساتھ ساتھ سائڈ لیمپ آن کیا۔۔۔۔۔

اس نے اسے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا۔۔۔۔۔

می۔۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔۔۔

میں گر گئی تھی نا۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ تو میری جان آپ گری کیسے۔۔۔۔۔؟؟

مجھے کیا پتہ کیسے گرمی-----

اور آپ ہنس کیوں رہے ہیں-----

میں جان بوجھ کر تو نہیں گرمی نا۔۔۔

اچھا اچھا۔ بیوی-----

بتائیں کہیں چوٹ تو نہیں لگی نا۔۔۔۔۔؟؟

اس نے اس کے بالوں پر پیار کرتے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔

نہ نہ نہیں بیٹا۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔

گڈ۔۔۔۔۔

پھر کیا ارادہ ہے سونا ہے یا جاگنا ہے۔۔۔۔۔

اس کے لہجے میں شرارت تھی۔۔۔۔۔

نیند آئی ہے۔۔۔۔۔

سونا ہے۔۔۔۔۔

اس نے کمفرٹر اوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

!اوکے۔۔۔۔۔ چلیں سو جائیں۔۔۔۔۔

جانیا۔۔۔۔۔ اب بے فکر ہو کر سوئیں۔۔۔۔۔

میں آپ کو گرنے نہیں دوں گا۔۔۔۔۔ میثا نے اس کے دوسری طرف کشن۔ کی لائن
بناتے ہوئے کہا

۔۔۔۔۔

اس کو یاد تھا۔۔۔۔۔ انعم نے بتایا تھا۔۔۔۔۔ حورہ کی عادت ہے بیڈ سے گرنے
کی۔۔۔۔۔

رقص میں جہاں ہے

"البتہ آپکے اختیار کے اندر چھپا" اعتبار

ضرور مانگ لیتی ہے

محبت

پیار نہیں مانگتی

__ مگر اس پیار کے پروں کا سوار ضرور مانگ لیتی ہے

محبت

، آپ سے نیند کبھی نہیں مانگے گی

_____ خواب مانگے گی

، سوال نہیں کرتی

_____ ہمیشہ "جواب" مانگے گی

،، اور کبھی آپ سے یہ بھی نہیں کہے گی

کہ صرف "میرے" ہو کے رہو مگر کسی

_____ اور کا ہونے نہیں دے گی

copied



ماضی کی کتاب سے ایک صفحہ-----

آفس کا ماحول تھا-----

مہمان مرد-----یقیناً پچاس سے اوپر تھا-----

مگر عمر چور تھے-----تب ہی ینگ لگ رہے تھے-----

البتہ-----کنپٹیوں پر موجود سفید بال-----اس شخص کو گریس فل بنا رہے
تھے-----

شکریہ ینگ مین-----

بہت مدد کی میری-----

انہوں نے گفتگو کا آغاز کیا-----

ارے انکل اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں۔۔۔۔

یہ فرض تھا میرا۔۔۔۔

سامنے بیٹھے ڈیشنگ مرد نے جواب دیا۔۔۔۔۔

خیر یہ آپ کی اچھائی ہے ینگ مین۔۔۔۔۔ ورنہ آج۔ کل کون کسی کی مدد کرتا
ہے۔۔۔۔۔

ہم سب بے حسی ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔

ہماری ذاتی زندگی میں موجود لوگ ہوں یا پھر سڑک پر ملتا کوئی وجود۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہم اس حد تک خود غرض ہو چکے ہیں۔۔۔۔ کہ ہمارے سامنے کوئی مرتا بھی رہے تو تو ہم اپنی رکنے کی زحمت نہیں کرتے۔۔۔۔۔

صحیح فرمایا انکل۔۔۔۔۔

لیکن میں بھی دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔۔۔ کہ آپ نے بھی مدد کسی غرض سے
ہی کی۔۔۔۔۔

اس نے ان انکل کے چہرے پر کچھ کھو جتے ہوئے سوال کیا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔ ہم سب اپنی کسی نہ کسی غرض سے ہی لوگوں کی مدد کرتے ہیں

توبہ توبہ-----

ہائے سن کر ہی میرا ہارٹ فیل ہونے والا ہو گیا-----

وہ کمر پر ہاتھ رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح شروع ہو چکی تھی-----

!!سوری بھا بھی بیگ-----

اوہ مارا میرا مطلب ہے بھا بھی جی-----

!!اف-----

سلیم بھائی-----

اچھا یہ بتائیں وہ آپ کی محبوبہ کہاں ہیں۔۔۔۔۔؟؟

محبوبہ۔۔۔۔۔مطلب۔۔۔۔۔

سلیم کی آنکھوں میں حیرانی تھی۔۔۔۔۔

ہاں وہی۔۔۔۔۔تمہارے اینگری برڈ۔۔۔۔۔

ولید آفندی صاحب۔۔۔۔۔

محبوبہ ہی ہوئی نا وہ۔۔۔۔۔

ہر وقت تو چپکے رہتے ہو اس کے ساتھ۔۔۔۔۔

مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے بیگم آپ ہو اس کی۔۔۔۔۔

اس کی نان سٹاپ چلتی زبان پر سلیم بھی سٹپٹایا تھا۔۔۔۔۔

اور بیگم والی بات پر تو بے حوش ہونے والا تھا۔۔۔۔۔

آخر پھٹان تھا۔۔۔۔۔

او۔۔۔۔۔ بھابھی جی۔۔۔۔۔

وہ لالا آج اکیلے رہیں گے۔۔۔۔۔

آج کے دن کسی سے نہیں ملیں گے۔۔۔۔۔

کیوں بھئی۔۔۔۔۔

تمہارے لالا کہیں چلہ کاٹنے تو نہیں بیٹھ گئے۔۔۔۔۔
یا پھر۔۔۔۔۔ نئی نویلی پرانے زمانے کی دلہنوں کی طرح حجرے
میں قید ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔

سلیم نے بمشکل ہنسی دبائی۔ اتنی سنجیدہ صورت حال میں بھی انعم کو شرارت سوچھ رہی
تھی۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔۔۔

ایک تو ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔۔

کہ نورے اماں کچھ دنوں کی چھٹیوں پر اپنی کسی منہ بولی بیٹی کے ہاں کسی گاؤں میں گئی تھی۔۔۔۔

اور باقی ملازمین کو حویلی کے اندر رہائشی علاقے میں داخلے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔۔۔

اور دوسرا۔۔۔۔۔ وہ درد میں تھا۔۔۔۔۔

تو اس سے رہا نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔۔

سلیم کے زبانی اسے کچھ کچھ کہانی کا اندازہ تھا۔۔۔۔۔

ساری سچائی سے ناواقف تھی۔۔۔۔۔

مگر اتنا جانتی تھی۔ کہ اس کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

اور ولید کی محرومیوں کا زمہ دار حیدر خان بھی ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اسی لئے تو۔۔۔ اس نے واپس جانے کی ضد نہیں کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ واویلے کا کوئی فائدہ بھی نہیں۔۔۔۔۔

ولید خان اپنی من مانی کرنے والا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ حیدر خان اور ولید آفندی۔ کو وقت دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

احساس محبت کا میری ذات پہ رکھ دو
تم ایسا کرو ہاتھ میرے ہاتھ پہ رکھ دو

معلوم ہے ، دھڑکن کا تقاضا بھی ہے لیکن
یہ بات کسی خاص ملاقات پہ رکھ دو

یوں پیار سے ملنا بھی مناسب نہیں لگتا
یہ خواب کا قصہ ہے اسے رات پہ رکھ دو

اظہار ضروری ہے تو پھر کہہ دو زباں سے
یہ دل کی کہانی ہے روایات پہ رکھ دو

یہ پیار کی خوشبو میں نیا رنگ بھرے گا
اک پھول اٹھا کر میرے جذبات پہ رکھ دو

ہر وقت تمہارے ہی تصور میں رہوں میں
جادو سا کوئی میرے خیالات پہ رکھ دو

اک میں کہ میرے شہر میں بارش نہیں ہوتی
اک تم کہ ملاقات کو برسات پہ رکھ دو

مانوں گا سحر تب ہی کہ جب بات بنے گی
اس بار میری جیت میری مات میں رکھ دو



وہ انتظار کرتے کرتے آدھی رہ چکی تھی۔۔۔

-

آخر تنگ آکر اس نے سلیم کو بلایا۔۔۔۔۔

! سلیم بھائی۔۔۔۔۔

! جی بھابھی جی۔۔۔۔۔

ڈرائیور سے کہو گاڑی نکالے۔۔۔۔۔

میں ولید کے پاس جا رہی ہوں۔۔۔۔۔

لیکن بھابھی۔۔۔۔۔

للا غصے ہوں گے۔۔۔۔

آپ کے لالا کی تو ایسی تھی۔۔۔۔۔

غصے کے سوا اینگری برڈ کو آتا ہی کیا ہے۔۔۔۔۔

آپ چلیں۔۔۔۔۔

میں دیکھ لوں گی۔۔۔۔

وہ چادر اوڑھے تیار کھڑی تھی۔۔۔۔۔

لیکن-----بھاب-----

سلیم بھائی-----

آپ بھی جانتے ہیں وہ تکلیف میں ہیں----- تو کیا آپ نہیں چاہتے کہ کوئی اپنا
ان-کے-پاس ہو-----

جو ان کو سنبھال سکے-----

ان کی دیکھ بھال کرے-----

انعم نے بڑے سنجیدہ انداز میں سمجھایا-----

رقص میں جہاں ہے
اپنی سوچوں میں گم۔۔۔۔

اسے وہ اداس لگی۔۔۔۔

خاموش تو وہ پہلے بھی تھی۔۔ مگر اب زیادہ خاموش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

شاید ناں باپ سے دوری کا اثر تھا۔۔۔۔ یا پھر کچھ نئی سوچیں پالے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

!حوری۔۔۔۔

!!میری جان۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا نے اس کو دھیان ہٹایا۔۔۔۔

تو بیوی یار باتیں کریں نا۔۔۔۔

بور ہو رہا ہوں میں۔۔۔۔۔

نہیں تو گانا سنائیں۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔!!!ہیں

میں اور گانا۔۔۔۔۔

جی نہیں۔۔۔۔۔ میری آواز نہیں اچھی۔۔۔۔۔

وہ انعم کی آواز بہت اچھی ہے اس سے سونگ سنئے گا آپ-----

اس نے کمال معصومیت سے سارا ملبہ انعم پر ڈالا-----

لیکن مائی ڈیئر وائف-----

- انعم تو یہاں نہیں ہے نا----

اس لئے اب آپ ہی گانا سنائیں گی-----

ویسے بھی میری پارٹنر نے مجھے بتایا ہے کہ آپ سونگ سناتی ہیں اسکو-----

بیٹا نے انعم کا بتایا راز کھولا-----

افف----- یہ انعم کی بچی-----

توریہ نے دل ہی دل میں دانت پیسے-----

بس بس بیوی یار-----

میری پارٹنر کو غصے نہ ہوں --- میں میوزک لگا دیتا ہوں-----

لگر یاد رہے بہت جلد سنوں گا آپ سے سانگ-----

ایک سپیشل۔ موقع پر-----

ممم۔۔۔۔۔ اوکے اوکے دیکھ لیں گے۔۔۔۔۔

حوریہ نے بات ہوا میں اڑائی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اسے معلوم نہیں تھا۔۔۔۔۔ کہ بہت جلد اسے یہ بات پوری کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔

گاڑی میں خوبصورت آواز کونج رہی تھی۔۔۔

آنکھ اٹھی محبت نے انگڑائی لی۔۔۔۔۔

دل کا سودا ہوا چاندی رات میں۔۔۔۔۔

تیری نظروں نے ایسا مجھ پہ جادو کیا۔۔۔

لٹ کئے ہم تو پہلی ملاقات میں۔۔۔۔۔

میثا نے حوری کا ہاتھ پکڑ کر سٹیننگ پر اپنے ہاتھ سے نیچے رکھا۔۔۔۔۔

می۔۔۔۔۔میثا۔۔۔۔۔

شش۔۔۔۔۔

جسٹ فیل اٹ۔۔۔۔۔

حوریہ سے نظریں ہی نہیں اٹھائی گئی۔۔۔۔۔



وہ کان کے ساتھ فون لگائے لمبے لمبے ڈنگ بھرتے آفس میں داخل ہوئے۔۔۔۔۔

اس وقت وہ ایک الگ انسان تھا۔۔۔۔۔

بلیک پنٹ اور شرٹ کے ساتھ میچنگ ٹائی۔ لگائے۔۔۔۔۔

چہرے پر سجائی گئی داڑھی اس پر بہت کچھ رہی تھی۔۔۔۔۔

جو میں پوچھ رہا ہوں وہ سچ سچ بتانا۔۔۔۔۔

میں ایک لفظ بھی جھوٹ کا برداشت نہیں کروں گا۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔

کیا ہوا تھا۔ اس رات۔۔۔۔۔؟؟؟

تم گئے تھے نا چھوڑنے۔۔۔۔۔؟

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تھا۔۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔۔

وہ۔ لب بھینچے سننے۔ لگا۔۔۔۔۔

جیسے جیسے سنتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پر چھائی منجیگی میں۔ اضافہ۔ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

ہوں-----

تھینکیو-----

بیٹا عون کمال نے فون رکھا-----



وہ اس گھر میں پہلی دفعہ آئی تھی-----

چھوٹا لیکن نفاست سے بنا گھر----- اس کے مکینوں کے اعلیٰ ذوق کا منہ بولتا ثبوت

تھا-----

زیادہ تر کام لکڑی سے ہوا تھا۔۔۔۔۔

سامنے لگی ولید کی بڑی سی پورٹریٹ۔۔۔۔۔

کالی شرٹ میں۔۔۔۔۔

پچھانوں کی مخصوص خوبصورتی لئے۔۔۔۔۔

- بکھرے بالوں اور ساحر آنکھوں کے ساتھ۔۔۔۔۔

اس کی دھڑکنیں بڑھا رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کے ساتھ کئی دوسری تصویریں لگی تھی۔۔۔۔۔

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

سلیم کی آواز کے ساتھ وہ سوچوں کے سفر سے واپس آئی۔۔۔۔۔

آ۔۔۔۔۔ ہوں۔۔۔۔۔

بھابھی میں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

لالا کو یا آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو مجھے کال کر لیجیے گا۔۔۔۔۔

اور باہر گارڈز موجود ہیں۔۔۔۔۔

اس نے محض اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔



از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

اس کی پڑھائی جا اچھا خاصا ٹائم پہلے ہی ضائع ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

!!! حوریہ بیٹا۔۔۔۔۔

!جی پایا۔۔۔۔۔

وہ فوراً سے مستوجہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

بیٹا میٹا نے کوئی پارسل بھیجا ہے آپ کے لئے۔۔۔۔۔

امم۔۔۔۔۔ بابا میرے لئے۔۔۔۔۔

وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔۔۔

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

باری باری شاپنگ بیگز کھولے --- تو وہ حیرت سے منہ کھولے سامان کو دیکھنے
لگی-----

ریڈ کلر کی پیاری سی نیٹ فراک ---

اور شوز-----

شوز کے ساتھ جیولری اور باقی سارے لوازمات-----

ساری چیزیں دیکھتے اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا-----

موبائل پر بنتی میسج کی بیپ سے وہ ہوش میں واپس آئی-----

تمہارا قُرب میسر جہاں بھو ہوگا مجھ
!!..تمام ذیست میں وہ وقت معتبر ہوگا

اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔

ساتھ ہی دوسرا ٹیکسٹ ملا۔۔۔۔۔

سوچا ہے ہم بھی شاعری پہ کتاب لکھیں گے
اس کتاب میں ہم اپنی پہلی ملاقات لکھیں گے

لکھیں گے تیری ادا تیری ہر بات لکھیں گے
ہم تیرے لیے اپنے جذبات لکھیں گے

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

لکھیں گے جب کتاب پہ ہم پہلی غزل
اس غزل میں تیرے مسکرانے کا انداز لکھیں گے

copied

وہ شاید دور سے ہی جان گیا تھا کہ وہ مسکرا رہی ہے۔۔۔۔۔

تیسری دفعہ بیپ ہوئی۔۔۔۔۔

سویٹ ہارٹ۔۔۔۔۔

مسز بیشاکمال۔۔۔۔۔

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

جیسے ہی انعم کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔ اندھیرے نے اسکا استقبال کیا۔۔۔۔۔

اس نے بمشکل بورڈ تلاش کر لائٹس آن کی۔۔۔۔۔

ہوں۔۔۔۔۔ کون۔۔۔۔۔

سلیم تم کیوں آئے
ہو۔۔۔۔۔

ذہ مارا۔۔۔۔۔

وہ سامنے بیڈ پر لیٹا آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے۔۔۔۔۔ جیسے روشنی سے ناراض لگ رہا
تھا۔۔۔۔۔

انعم کو اسے دیکھ کر شدید دکھ ہوا۔۔۔۔۔

اکھڑوس انسان۔۔۔۔۔

تمہاری معشوق صاحبہ۔۔۔۔۔

میرا مطلب ہے سلیم بھائی نہیں ہیں۔۔۔۔۔

میں ہوں تمہاری بیگم۔۔۔۔۔

توبہ توبہ۔۔۔۔۔ بیگم کی کوئی پرواہ ہی نہیں۔۔۔۔۔

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

ہر وقت اپنے باڈی گارڈ کی یاد ستاتی رہتی ہے۔۔۔۔۔

میں کہتی ہوں کہ شادی ہی اسی سے کر لینی تھی۔۔۔۔۔

اگر اتنا پیار ہے تو۔۔۔۔۔

دوسرے۔۔۔ لمحے انعم اس کے۔۔ بیڈ۔ کے پاس کھڑی اس پر نان سٹاپ برس رہی
تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔آآآآ

جنگلی انسان۔۔۔۔۔

ولید نے اس کی کلائی جکڑے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

وہ بیڈ پر اس کے اوپر گری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر اس کے سینے پر تھ۔ جبکہ۔۔۔ ٹانگوں کا کچھ حصہ بیڈ سے نیچے تک تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

شش۔۔۔۔۔۔۔۔ شش۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ انعم تو ولید کی لال انگارا آنکھیں دیکھ کر خوف زدہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں آئی ہو یہاں-----؟؟

اور کس سے پوچھ کر آئی ہو؟؟

جواب دو--

مم-----

میں-----

وہ سلیم بھائی----- کے ساتھ آئی ہوں-----

وہ چھ۔۔۔ چھوڑ کر گئے ہیں۔۔۔۔۔

اس نے بمشکل الفاظ ادا کئے۔۔۔۔۔

اسے پہلی بار ولید سے ڈر لگا۔۔۔۔۔

ہوں۔۔۔۔۔ جاؤ واپس۔۔۔۔۔

ابھی کے ابھی۔۔۔۔۔

اس نے حکم دیا۔

نہ۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ میں نے نہیں جانا۔۔۔۔۔ آپ بھی ساتھ آئیں۔۔۔۔۔

جو۔ کہا۔ جا۔ رہا۔ ہے اس پر عمل۔
کرو۔۔۔۔۔

آپ کو فیور ہے؟؟؟

وہ اس کی بات پر بنا دھیان دیئے۔۔۔۔۔ اس کے ماتھے اور گردن پر ہاتھ رکھے ، ہنوز
اس کے اوپر لیٹے چیک کر رہی تھی۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں جاؤ تم۔۔۔۔۔

شش۔۔۔۔۔ خاموش۔۔۔۔۔

مریض بولتے نہیں ہیں۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کی بات مانتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کر اب روم میں یہاں وہاں۔۔۔۔۔ میڈیسن تلاش کرنے لگی۔۔۔۔۔

ولید کچھ بھی نہیں بولا۔۔۔۔۔

اس کا بخار شدت اختیار کر رہا تھا۔۔۔۔۔

انعم نے میڈیسن نکال کر اسے دی۔۔۔۔۔

اور کچن سے دودھ نکال-کر-گرم-کر کے اسے دیا۔۔۔۔۔

وہ بھی میڈیسن کے زیر اثر ہو گیا۔۔۔۔۔



صبح ولید کی جب آنکھ کھلی تو دن کے دس بج چکے تھے۔۔۔۔۔

اس نے بمشکل آنکھیں کھولی۔۔۔۔۔ ارد گرد دیکھا۔۔۔۔۔

اور بھر دھیان خود پر گرے وزن کو دیکھا۔۔۔۔۔

وہ کوئی اور نہیں یقیناً نعم ہی تھی۔۔۔۔۔

جو اس پر ایک ٹانگ رکھے۔۔۔۔۔ سوئی پڑی تھی۔۔۔۔۔

جب کہ ایک بازو اس کے شکنجے میں تھا۔۔۔۔۔

ولید کو سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ وہ رات کو ڈرتی رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن لیڈی ڈان تھی وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بتانا تو اس کی شان میں گستاخی کے مترادف تھا
نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے خود پر سے ٹانگ ہٹائی اور واشروم کے لئے اٹھا۔۔۔۔۔ جسم۔ بخار کی وجہ سے اچھی
بھی ٹوٹ رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کے اٹھنے سے اس کی بھی نیند ٹوٹی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ولید کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔؟؟
رکیں میں ہیلپ کرتی ہوں۔۔۔۔۔
وہ بھاگے اس کے پاس پہنچی تھی۔۔۔۔

رہنے دو۔۔۔۔۔ اب اتنا بھی نازک نہیں ہوں کہ تھوڑے سے بخار سے چل نہ
پاؤں۔۔۔۔۔

ہاں ہاں پتا ہے مجھے۔۔۔۔۔ پورے موٹے ہاتھی ہیں۔۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔۔ میں تمہیں موٹا نظر آتا ہوں۔۔۔۔۔؟؟

ولید نے اسے صدمے سے اپنی باڈی اور مسلنز کو دیکھا۔۔۔۔۔

ہاں تو اور نہیں تو کیا۔۔۔۔۔ اتنے موٹے موٹے بازو ہیں۔۔۔۔۔

جاؤ یار تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

پاگل لڑکی۔۔۔۔۔

وہ یہ کہتے واشروم میں بند ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ مسکرائی۔۔۔۔۔ آخر کار وہ اس کا دماغ بہلانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس کے الٹے سیدھے باتوں کا جواب دینے لگا تھا۔۔۔

مجھ سے اچھے

مجھ سے بہتر

مجھ سے بہت بہتر

تمہارے آس پاس

اور اطراف تمہارے

بہت سے لوگ ہوں گے

جو شاید تمہاری آنکھوں اور دل کو بھلے بھی لگتے ہوں

اور تم بھی ان میں سے بیشتر کو

پسند بھی ہو گے

ممکن ہے دو چار ان میں سے

تم سے محبت بھی کرتے ہوں

مگر میں تمہیں یقین سے کہتی ہوں

کہ اس ساری دنیا میں

تمہیں چاہنے والے تمام لوگوں کی

چاہت اور محبت کو

تم یکجا بھی کر دو تو

وہ تمہارے لئیے میرے دل میں موجود

بے لوث جڑوں اور

بے شمار محبت کا موازنہ کر نہیں سکتی

تمہیں میں نے اس طور سے چاہا ہے

تم سے کچھ یوں کی ہے محبت میں نے۔۔۔۔۔



عون میٹنگ کے سلسلے میں آیا تھا۔۔۔۔۔

جب ہی آفریدی صاحب نے اسے کال کر کے ملنے کو کہا تھا۔۔۔۔۔

آئیے آئیے۔۔۔۔۔ آفریدی صاحب کیسے ہیں آپ۔۔۔۔۔؟

حورم میری بیٹی کیسی ہے۔۔۔۔۔؟؟؟

ان نے لہجے میں بے تابی تھی۔۔۔۔۔

حورم ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔

آپ کو اور آنٹی کو بہت یاد کرتی ہیں۔۔۔۔۔

-

انہوں نے ٹھنڈی سانس بھری۔۔۔۔۔

مجھے میری بیٹی سے ملنا ہے۔۔۔۔

میں نے ملانے سے انکار نہیں کیا آفریدی صاحب۔۔۔۔۔ مگر اتنا جاننا چاہتا ہوں کہ کیا میری بیوی کو وہاں اسیپٹ کیا جائے گا؟؟

واٹ کیا مطلب تمہاری اس بات کا ---؟

کون قبول نہیں کرے گا۔۔۔۔۔ اس کا باپ ابھی زندہ ہے۔۔۔۔۔

وہ غصے میں آ چکے تھے۔۔۔۔۔

رقص میں جہاں ہے

اور شاید اس بات سے بھی۔ ناواقف۔ ہیں کہ حورم واپس آئیں تمہیں۔۔۔۔۔ آپ کے گھر

اس نے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔۔۔

کیا مگر۔۔۔۔۔؟؟

جواب دو-----

رقص میں جہاں ہے

---!!! حوری

!!!ہیلو_____

توری کیا ہوا۔۔۔۔۔؟؟؟

وہ واقعی ہی پریشان ہوا تھا۔۔۔۔۔

!!! مُم ————— پیشا

-----!جی میثا کی جان-----

کیا ہوا بیوی۔۔۔۔۔

روکیوں رہی ہیں۔۔۔۔۔

اس کی آواز کی نہی وہ دور بیٹھے ہوئے پہچان گیا تھا۔۔۔۔

پیشا

-----09

توریہ بولیں ---- پار----

-----پریشان - ہو - رہا - ہوں - میں-----

کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔

وہ فوراً سے سنبھلی تھی۔۔۔۔۔

اچھا پہلے پانی پیئیں جلدی سے۔۔۔۔۔ میں کال۔ پر ہوں۔۔۔۔۔

پی لیا۔۔۔۔۔

اس کی دو منٹ کے بعد آواز آئی۔۔۔۔۔

او کے اب بتائیں۔۔۔۔ کیا ہوا بیوی۔۔۔۔

وہ میں ڈر گئی تھی۔۔۔۔

خواب میں۔۔۔۔

آپ کیوں چلے گئے مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔۔

میں اکیلے نہیں سوتی۔۔۔۔۔

وہ پھر سے رونا شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔۔ میری جان آئندہ چھوڑ کر بالکل نہیں چائوں گا۔۔۔۔۔

بس اب بالکل رونا نہیں۔۔۔۔۔ میں ہوں نا آپ کے پاس۔۔۔۔۔

_____ نہیں ہیں پاس

وہ روتے روتے بولی-----

بیٹا نے حیرت سے فون کو دیکھا----- وہ یقیناً سامنے ہوتی تو یہ سب کبھی نہ کہتی-----

لیکن ابھی اس سچویشن میں اسے سمجھ نہیں آیا کیا کہ رہی ہے-----

جانیا----- پاس ہی ہوں----- آ جاؤں گا جلدی-----

جب تک نیند نہیں آتی آپ مجھ سے باتیں کریں-----

بیٹا مسکراتے اس کا ذہن اپنی طرف لگانے لگا-----

وہ دل سے خوش تھا۔۔۔۔۔

حوریہ بھی بدل رہی تھی۔۔۔۔۔

محسوس کرانے لگی تھی کہ۔۔۔۔۔ میثا اس کے لئے اہم ہے۔۔۔۔۔

یہ سچ ہے کہ کسی کی چاہ کرنا بہت پیارا جذبہ ہے۔۔۔۔۔

مگر چاہے جانے کا احساس اس سے زیادہ دلفریب ہے۔۔۔۔۔

چاہے جانے کا احساس۔۔۔۔۔ ہمیں یاد کرواتا ہے کہ ہاں ہم بھی اہم ہیں۔۔۔۔۔ کسی

خاص کے لیے۔۔۔۔۔

ہم خاص ہیں۔۔۔۔۔

کسی خاص کے لئے۔۔۔۔۔

کوکنگ جانتی تھی کیونکہ حورم اور وہ مل کر اکثر کچھ نہ کچھ بناتے رہتے تھے۔۔۔۔۔

اور حیدر صاحب کو بھی گھر کا کھانا پسند تھا اس لئے وہ ان کے لئے سپیشل کھانا بناتی تھی۔۔۔۔۔

ابھی بھی باقی سارا کچھ ریڈی کر چکی تھی بس شیک بنانا باقی تھا ساری چیزیں کٹ کر کے مشین میں ڈال چکی تھی۔۔۔۔۔

ساتھ ساتھ چائے اتاری۔۔۔۔۔

بیگم۔۔۔۔۔ کتنی دیر ہے؟؟

مجھے ایک کام کے لئے جانا ہے۔۔۔۔۔

ولید اس بالکل پیچھے آکھڑا ہوا۔۔

ایسے جیسے اپنے حصار میں لیا ہو۔۔۔۔۔

انعم کا سانس ایک پل کے رکا تھا۔۔۔۔۔

اُممم۔۔۔۔۔ آپ جائیں بس میں آئی۔۔۔۔۔ یہ شیک بنا لوں۔۔۔۔۔

اس نے بمشکل۔۔۔۔۔ کہا۔۔۔۔۔

چلو بیگم اج۔ میں بنا کر دیتا ہوں آپ کو۔۔۔۔۔

وہ اس کے ارد گرد سے بازو نکال کر دودھ ڈالنے لگا بلینڈر میں۔۔۔۔۔

اور ساتھ ہی بیٹن آن کر دیا۔۔۔۔۔

ولید۔۔۔۔۔

مگر اب تک کام ہو چکا۔ تھا۔۔۔۔۔

بنا ڈکھن لگائے جو سر آن کرنے سے سب کچھ باہر اڑ کر آچکا تھا۔۔

دونوں۔ کے چہرے رنگ چلے تھے۔۔۔۔۔

ولید۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔۔ کیا کیا۔۔۔۔۔؟؟؟

اف۔۔۔۔۔ گندے ولید۔۔۔۔۔

انعم چونکہ آ مممم-----آپ جائیں بس میں آئی-----یہ شیک بنا لوں---

اس نے بمشکل-کہا-----

چلو بیگم اج-میں بنا کر دیتا ہوں آپ کو-----

وہ اس کے ارد گرد سے بازو نکال کر دودھ ڈالنے لگا بلینڈر میں-----

اور ساتھ ہی بٹن آن کر دیا-----

ولییید-----

لگر اب تک کام ہو چکا-تھا-----

بنا ڈکھن لگائے جو سر آن کرنے سے سب کچھ باہر اڑ کر آچکا تھا۔۔

دونوں۔ کے چہرے رنگ چکے تھے۔۔۔۔۔

گندے ولید۔۔۔۔۔

انعم آگے تھی سو اس کے بال، چہرہ، کپڑے سب کچھ رنگ چکا تھا۔۔۔۔۔

بابا بابا۔۔۔۔۔ ایم سوری بیگم۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔

نہیں نہیں اب پیچھے کیوں جا رہے ----- آئیں ناشیک بنا کر دیں مجھے -----

اب وہ خراب ہاتھوں کے ساتھ اس کی طرف بڑھ رہی تھی -----

انعم -----

Stop moving...

..... سٹاپ موونگ

نہیں کرنا اب ---- یار میں ابھی شاور لے کر آیا ہوں -----
مجھے کیا معلوم تھا ڈھکن کے بغیر چلانے سے ایسا ہو گا -----

وہ بہت معصوم انداز میں صفائی پیش کر رہا تھا -----

انعم کے دل نے ایک بیٹ مس کی -----

یار بھوک لگی ہے --- اور جانا بھی ہے میں نے-----

میں نے سب کچھ ریڈی کر دیا ہے----- تم ناشتہ کرو میں آتی ہوں-----

اس نے ہانک لگائی-----

جلدی سے آؤ بیگم-----

وہ بیٹھے انتظار کرنے لگا-----



وہ آپ کے میٹھا کے پر زور اسرار اور فرمائش پر نا بدولت کا ایڈمشن یہاں کروایا گیا۔۔۔۔۔

اور کروانے والے کا نام تو معلوم ہی ہے۔۔۔۔۔

ہٹلر اینڈ کھڑوس۔۔۔۔۔

مسٹر ولید آفندی۔۔۔۔۔

اس پر حوریہ نے اسے گھورا۔۔۔۔۔ وہ بس دانت نکالنے لگی۔۔۔۔۔

سدھر جاؤ لڑکی۔۔۔۔۔

وہ ہسبنڈ ہے تمہارے-----

بس ناب پنچی کی جان لینی ہے کیا-----

چل کر مجھے یونی دیکھائیں-----

لیکن اس سے پہلے مابدولت کو کچھ کھلائیں پلائیں یار----- انعم دی گریٹ پہلی بار
یونی آئیں ہیں-----

شیور مائی لارڈ----- آپ کے حکم کی تعمیل کی جاتی ہے-----

دونوں کھلکھلا کر ہنسی-----



ولید اس کو یونی سے لینے آیا تھا۔۔۔۔۔ تب ہی میثا کی کال آئی تھی۔۔۔۔۔

ولید کو وہ کہ چکا تھا کہ آج وہ انعم کو حویہ کے پاس چھوڑ دے۔۔۔۔۔ اسی بہانے وہ مسز کمال سے بھی مل لے گی۔۔۔۔۔ اور حویہ کا بھی دل بہل جائے گا۔۔۔۔۔

جانے کو تو وہ بھی تیار تھی مگر اب اس کو نخرے دکھا رہی تھی۔۔۔۔۔

پارٹنر۔۔۔۔۔ چلی جاؤ نا۔۔۔۔۔

ہوں۔۔۔۔۔ چلی تو جاؤں گی مگر پہلے بتائیں کیا ملے گا بو گینبو کو۔۔۔۔۔

وہ مصروف سی اپنے ہی سٹائل میں اس سے لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ولید نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا۔۔۔۔۔۔ بنا کسی میک اپ کے یہاں وہاں
س نکلتی لٹیں۔۔۔۔۔۔

اور گلاسز اس پہ اور کیوٹ لگتی تھی۔۔۔۔۔۔

ولید کے دل میں خیال آیا۔۔۔ ان گلاسز کا اضافہ شاید کچھ عرصے پہلے ہی ہوا تھا۔۔۔

شاید اسے کسی رشوت سے منا ہی لیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

تب ہی وہ اسے یاد دہانی کروا رہی تھی آنے کی۔۔۔

ولید نے گاڑی کا رخ میٹا کے گھر کی طرف کر دیا۔۔۔۔۔۔

کیونکہ دنیا میں واحد میثا ایسا شخص تھا جس کی بات وہ مانتا تھا۔۔۔۔۔



میں چاند سی اک لڑکی
خود میں داغ ڈھونڈتی رہتی ہوں
اپنے اندر کی خاموشی کو سنتی ہوں میں
پھر خود کو آئینے میں دیکھتی رہتی ہوں
ڈر کر اجالوں سے
اندھیروں میں رہتی ہوں
بہت بدل گئی ہوں میں
یہ حقیقت سوچتی رہتی ہوں
میرے اندر تھا، اک شور وہ خاک ہو گیا کیسے؟

یہی سوچ کر مسکراتی رہتی ہوں

نہیں رہا کوئی دکھ مجھے اب

۞۞ یہی محسوس کر کے آسمان کو تلکتی رہتی ہوں

اپنی عجب سی کہانی کا اختتام کر بیٹھی ہوں

میں خود سے محبت کر بیٹھی ہوں

میں چاند سی اک لڑکی

خود میں داغ ڈھونڈتی رہتی ہوں

وہ کھڑکی میں کھڑی اپنے اور میثا کے رشتے پر غور کر رہی تھی-----

دل میثا کی طرف ڈول رہا تھا آخر محرم رشتہ تھا-----

بیٹا کے جذبات سے تو پہلے بھی واقف ہی تھی۔۔۔۔۔ نکاح کے بعد اس کی چاہت میں
اصافہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

خیال تو پہلے بھی رکھتا تھا۔۔۔۔۔ اب تو ہتھیلی کا چھالا بنا کر رکھتا تھا۔۔۔۔۔

چھوٹا بھی ایسے تھا کہ جیسے کانچ کی گڑیا ہو وہ۔۔۔۔۔

یہ ہی تو پیار ہے۔۔۔۔۔ کہ جان سے عزیز لوگوں کی جان سے بڑھ کر حفاظت کی
جائے۔۔۔۔۔

عزت کی جائے۔۔۔۔۔

اور پیار کیا جائے۔۔۔۔۔

پیار وہ نہیں ہوتا کہ برے دنوں میں چھوڑ دیا جائے۔۔۔۔۔
محبت اچھے اور برے دنوں کو نہیں دیکھتی۔۔۔۔۔

حوری-----پیار تو دنیا میں بہت سے لوگ کرتے ہیں----- مگر قبولیت کی ""
سند وہ ہی پاتے ہیں جن کے دل میں "صدق" ہوتا ہے----- وہ ہی محرم بنتے
"" ہیں-----



یہ منظر آفریدی ولاء کا ہے-----

یہاں سب کچھ ویسا ہی ہے----- مگر کچھ بھی پہلے جیسا نہیں ہے-----

گھر کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ تو ہوتے ہیں مگر پھر بھی ایک دوسرے سے چھپتے
پھرتے ہیں-----

کیونکہ وہ ایک دوسرے کی آنکھوں کی ویرانی نہیں دیکھ سکتے-----

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

بس ایک شخصیت ایسی ہے جس کو کسی بھی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔ وہ ہے
احان کی بیوی۔۔۔۔۔

ایک قیامت تھی جو آکر گزر گئی۔۔۔۔۔ مگر کچھ لوگ ہوتے ہیں نا جن کے دلوں پر اسلا مہر
لگا دیتا ہے۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔ ایسے کیوں بیٹھے ہیں۔۔۔؟

طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپ کی۔۔۔۔۔؟

احان نے آفریدی صاحب کو خاموش بیٹھے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ وہ دراصل عیون سے ملنے کے
بعد جب سے گھر آ ہے تھے تب سے ہی خاموش تھے۔۔۔۔۔

وہ عیون کی پہیلی کا مطلب سمجھے نہیں تھے۔۔۔۔۔

بے تاب بھی تھے بیٹی سے ملنے کو۔۔۔۔۔

آج گڑیا یاد آ رہی ہے۔۔۔۔۔

پتا نہیں میری حورم کہاں ہوگی۔۔۔۔۔

بابا پلیز۔۔۔۔۔ مت نام کیا کریں اس کا۔۔۔۔۔

کوئی تعلق نہیں ہمارا۔۔۔۔۔

اگر اتنے ہی ہم عزیز تھے تو کہیں نہ جاتی وہ۔۔۔۔۔

شٹ اپ احان-----

تمہارے منہ سے نکلنے والے الفاظ تمہارے نہیں ہیں۔۔۔
کسی اور کی سوچ بول رہے ہو تم۔۔۔۔۔

کیوں کہ میں نے اور تمہاری ماں نے ایسی تربیت تو نہ کی تھی تمہاری-----

بابا۔۔۔۔۔ خود آپ اندھیرے میں ہیں۔۔۔۔۔

جانتے بھی ہیں لوگ کیا کہتے ہیں ہمارے بارے میں۔۔۔۔۔

ہم اپنی بیٹی کو سنبھال نہ سکے۔۔۔۔۔

وہ لب دبا لے شرارت سے بولی -----

انعم کی بچی ----- انسان بن جاؤ -----

بیٹا یاد رکھنا تمہارے بھی باری آ لے گی ----- پھر دیکھنا -----

چچ چچ ----- ابھی تو آپ کی جان اٹکی ہوئی ہے ----- اس کی فکر کریں -----

میں نہیں جا رہی -----

ہو۔۔۔ حوریہ اسے سائیڈ پر کئے بیڈ پر لیٹ گئی -----

اف میری ماں ----- یار کیا ہے -----

انا-----شرم-----

توریہ بد مزہ ہوئی----

ہاہاہاہاہاہا-----اچھا اچھا-----چلیں-----

باہر-----

اور ڈونٹ وری اب اس بات پر۔ پریشان نہ ہوں کہ انکل آنٹی کو کیا کہیں
گی-----میں نے ان سے بات کر لی ہے-----

اور اب جاہیں بھی یار-----

میرے۔ میاں جانی بھی میرا ویٹ کر رہے ہوں گے-----

وہ اسے لئے گیٹ تک آئی۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ مصنوعی شرمائی۔۔۔۔۔

ڈرامے کوئین۔۔۔۔۔ اسد حافظ



گاڑی بیٹا کے فارم ہاؤس پر کی۔۔۔۔۔ وہ سامنے کھڑا اسی کے انتظار میں تھا۔۔۔۔۔
انعم نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔۔ واٹ شرٹ کے اوپر بلیک کوٹ پہنے، دونوں ہاتھوں
کو جیب میں ڈالے وہ اسے بے حد پیارا لگا۔۔۔۔۔ مگر وہ آگے کیوں نہیں بڑھا
تھا۔۔۔۔۔

توریہ کو نظریں ٹکائے دیکھ کر وہ نروس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

رقص میں جہاں ہے
مگر نیچے تو اترنا تھا۔۔۔۔۔

خود ہی نیچے اتری۔۔۔۔۔

اترتے ہوئے اس کے ہاتھ کی ہتھیلیاں بھگی تھی۔۔۔۔۔ بمشکل چادر سمجھالتے۔۔۔۔۔ وہ
گاڑی سے نکلتے لڑکھڑای تھی۔۔۔۔۔

ہونہ۔۔۔۔۔ ویکم مائی لیڈی۔۔۔۔۔

بیٹا فوراً سے آگے بڑھا تھا۔۔۔۔۔ اس کو کمر سے تھامے سہارا دیا۔۔۔۔۔

وہ ابھی بھی چادر سے چہرہ چھپائے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

میری جان----- تھوڑی دیر بعد پتا چل جائے گا آپ کو----- پانی پیئیں-----
ریلیکس کریں میں آتا ہوں---

وہ منظر سے ہٹا تا کہ وہ نارمل ہو----- اور باقی کے انتظامات دیکھنے لگا-----

بیٹا اس کی آنکھوں پر پٹی باندھے باہر لے کر آیا----- لان میں-----

مم----- بیٹا----- ہم کہاں ہیں-----؟

صبر----- مائی پرنسس----- صبر-----

اب آنکھیں کھولیں-----

سراپرائز-----

اس نے حویہ کی آنکھوں کی پٹی کھول دی-----

Happy_birthday_meri_jan

بچی برتھڈے----- میری جان-----

اینڈ تھینکیو فار بینگ پارٹ آف مائی لائف-----

بیٹا نے اسے ساتھ لگائے----- ماتھے پر بوسہ دیا-----

میرا گفٹ ----- اس نے اس کا دھیان بٹانا چاہا۔-----

اباں ----- بچنے کا اچھا طریقہ ہے۔----- بٹ میری جان آج آپ بچ نہیں سکتی مجھ سے۔-----

بیٹا نے اس کی گلے میں پہلے کا پہنا نیکلس اتار کر اپنا دیا نیکلس ڈالا۔-----

اس سے پہلے کہ وہ کوئی گستاخی کرتا۔----- حوریہ نے اسے ڈانس کرنے کا کہا۔-----

او ہو۔----- آج تو میری بیوی مجھے حیران کر رہی ہیں۔-----

نہیں نا بیٹا۔----- سارے۔ ناولز۔ میں گفٹ کے بعد۔ ڈانس ہوتا ہے تو میں نے بھی کرنا ہے۔-----

ہا ہا۔۔۔۔ امپریسو مائی لیڈی۔

صبر مجھے سونگ پلے کرنے دیں۔۔۔۔۔

مریضِ عشق ہوں میں کر دے دوا۔۔۔۔۔

ہاتھ رکھ دے دل پے ذرا۔۔۔۔۔

بیٹا اس کو کمر سے پکڑے۔۔۔۔ ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے۔۔۔۔ چھوٹے چھوٹے
سٹیپس لینے لگا۔۔۔

طلب ہے تو، تو ہے نشہ۔۔

غلام ہے دل یہ تیرا۔۔۔۔۔

رقص میں جہاں ہے
کھل کے جی لوں تجھے -
آجا میری سانسوں میں آ-----

مریضِ عشق ہوں میں---
کر دے دوا-----
ہاتھ رکھ دے دل پہ ذرا-----

تجھے رب نے ملایا---
میں نے تجھے اپنا بنایا-----
اب نہ بچھڑنا خدایا-----

محبت روح کی ہے لازم غزا-----
ہاتھ رکھ دے تو دل پہ ذرا-----

میٹا نے اسے گھماتے ہوئے ایک ہاتھ سے سونگ چنچ کیا۔۔۔۔

دعا بھی لگے نہ مجھے۔۔۔۔

دوا بھی لگے نہ مجھے۔۔۔۔

جب سے دل کو میرے تو لگا ہے۔۔۔۔

نیند راتوں کی میری۔۔۔۔

چاہت باتوں کی میری۔۔۔

چین کو بھی میرے تون نے ٹھگا ہے۔۔۔

دل کو قرار آیا۔۔۔

تجھ پہ ہے پیار آیا۔۔۔

اس کی اتنی قربت پر حوری کی سانسیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

اسے لگا جیسے وہ ابھی کے ابھی گر جائے گی۔۔۔۔۔

مگر وہ اسے مضبوطی سے تھامے ہوئے تھا۔۔۔۔



رات کے شاید ایک بج رہا تھا۔۔۔ ولید تھکا ہارا ابھی لیٹا تھا۔۔۔ دراصل آج اس کی باس کے ساتھ اہم میٹنگ تھی۔۔۔۔

انعم کی چینج برآمد ہوئی تھی کیونکہ وہ اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرا چکا تھا۔۔۔

!!! ولی۔۔۔۔۔ ولید۔۔۔۔۔

!شش۔۔۔۔۔ خاموش۔۔۔۔۔

اب آواز نہیں نکلتی چاہیئے۔۔۔۔۔ ورنہ برا ہو گا بہت۔۔۔۔۔

اپنے چہرے سے اس کے بالوں کو ہٹاتے، اور اس کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے، آنکھیں بند کیے گویا ہوا۔۔۔۔۔

ڈنر کیا تھا تم نے؟؟؟؟؟

کچھ یاد آنے ولید نے پوچھا۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ کہہ رہی تھی کہ اس کو بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔

جس کے جواب میں اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔۔ جاؤ چادر لے کر آؤ۔۔۔۔۔



وہ اسے باہوں میں اٹھائے روم میں آیا۔۔۔۔۔ کیونکہ سردی بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ویسے بھی دسمبر تھا۔۔۔۔۔

اور دسمبر کی ٹھنڈ اندر تک اتر جاتی ہے۔۔۔۔۔

میری کا حصہ ہیں آپ-----

میں چاہتا ہوں کہ ہم ایک ہو جائیں۔۔۔۔۔

وہ سرگوشی کی صورت اس کے اندر اپنے الفاظ انڈیل رہا تھا۔۔۔۔۔ جسے وہ آنکھیں بند کئے محسوس کرنے لگی۔۔۔۔۔

!! بیوی -----

ہوں۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔

اجازت ہے۔۔۔۔۔

ویسے ولید----- میں سوچ رہی تھی ہفتے میں نہ سہی مہینے میں ایک بار ایسا ایڈوینچر
ضرور کرنا چاہیے نا۔۔۔۔ دیکھیں آج بائیک پر ہمیں کتنا مزا آیا۔۔۔۔۔۔

سرک کے کنارے پر بنی ایک بیچ پر بیٹھے وہ مزے سے کھا رہی تھی۔۔۔۔۔

تمہیں ہی مزا آیا ہو گا۔۔۔۔۔

مجھے ایسی بے وقوفیوں کا کوئی شوق نہیں۔۔۔۔۔

اور یاد رکھو آج تو آئی ہو ایسے آئندہ نہیں لالوں گا۔۔۔۔۔

اففف۔۔۔۔۔ کھڑوس انسان۔۔۔۔۔ ہر وقت غصہ تو ناک پر ہوتا ہے۔۔۔۔۔

انعم کو لگا وہ ایک پل کے لئے مسکرایا ہو شاید-----

مگر وہ دوبارا سے اپنے سنجیدہ موڈ میں آچکا تھا-----

چلیں----- یا پھر میں جائوں-----

اف کھڑوس انسان----- پتا نہیں سمجھتا کیا ہے خود کو-----

خود تو بھی لینڈ لارڈ ہے جیسے-----

ایک بائیک چلانے پر اتنا غصہ-----

وہ بڑبڑاتی اس کے پیچھے آئی-----

ولید۔۔۔۔۔ کیا آپ اور بابا کے درمیان سب ٹھیک نہیں ہو سکتا۔۔۔ مجھے نہیں پتہ آ
پ لوگوں کا کیا مسئلہ ہے۔۔۔ مگر میں چاہتی ہوں کہ آپ ان کو معاف کر دیں۔۔۔۔۔

سٹاپ اٹ۔۔۔۔۔ تم خاموش رہو۔۔۔ بیٹھنا ہے تو بیٹھو ورنہ میں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

وہ بائیک سٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔ ایک خوبصورت رات کا اختتام اچھا نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔
دونوں خاموش اپنی سوچوں میں گم گھر پہنچے۔۔۔۔۔



کھلنے کے باوجود وہ ، مجھ پر نہ کھل سکا
بندِ قبا کے بعد بھی ، گرہیں بہت سی تھیں

نعیم بایزید پوری

ہونہہ ---- سونے دیں بیٹا --- ابھی تو سوئی تھی ----

اس کا اٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں لگ رہا تھا ----

میری جان ابھی نہیں بہت گھنٹے پہلے سوئی تھی آپ ---- اور آٹھ جائیں ورنہ میں نے
اٹھایا تو یقیناً صبح میرا طریقہ آپ کو پسند نہیں آئے گا ----

بیٹا کے انداز اور عمل دونوں میں شرارت تھی ----

وہ اس کی شرارت پر سمٹ کر رہ گئی ---

می ---- بیٹا ااااا ---- خراب انسان ----

ہٹیں۔۔۔۔۔ مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔

باہا باو کے مائی گرل۔۔۔۔۔

فریش ہو جائیں۔۔۔۔۔ میں ناشتے کا کہتا ہوں۔۔۔۔۔



وہ ابھی ابھی تیار ہوا تھا فریش ہو کر باہر لان میں بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ جانتا تھا کہ اگر وہ حوریہ کے سامنے رہا تو وہ کچھ بھی سہی سے کر نہیں پائے گی۔۔۔۔۔

بھوری آنکھیں اس وقت کسی گہری سوچ میں ڈوبی تھیں۔۔۔۔۔

تب ہی موبائل بجا۔۔۔۔۔

ولید اپنے لوگوں کے ساتھ تیار ہوئے کہیں جا رہا تھا۔۔۔۔۔ جب ہی انعم کو نظر آیا۔۔۔۔۔
وہ اس کے چہرے پر موجود وحشت اور غصہ دیکھ کر ہی ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔

مگر پھر بھی ہمت کر کے پکار بیٹھی۔۔۔۔۔

ولید۔۔۔۔۔ ولید۔۔۔۔۔ کہاں جا رہے ہو؟؟؟

گاڑی میں بیٹھتے بیٹھتے ایک نظر بس اس نے اس پر ڈالی تھی مگر دوسرے ہی لمحے اس
کا حلیہ دیکھ کر وہ تپ گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ گاڑی سے اترا اور زور دروازہ بند کیا۔۔۔۔۔

وہ اس کے قریب ہوئے۔۔۔۔۔ اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔

اس کا غصہ کہیں دور جا سویا تھا۔۔۔۔۔

وہ جو ابھی تک اس کے غصے بھری آنکھوں کا تصور کیے ہوئے تھی۔۔۔۔۔ جھٹ سے
آنکھیں کھولی۔۔۔۔۔

جانم۔۔۔۔۔ آئندہ احتیاط کرنا۔۔۔۔۔ میرے سامنے جیسے بھی رہو۔۔۔۔۔ میں منع
نہیں کروں گا۔۔۔۔۔ مگر میں نہیں چاہوں گا کہ کوئی میری بیگم کو آنکھ اٹھا کر بھی
دیکھے۔۔۔۔۔

وہ اس کے گال سے ناک جوڑے۔۔۔۔۔ سرگوشی کے انداز میں بولا۔۔۔۔۔

وہ خود اتر کر اس کو بھی گاڑی سے اتار کر سامان اتارنے لگا۔۔۔۔۔



رات ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ ولید صاحب کا کچھ اتا پتا نہیں تھا۔۔۔۔۔

کرنے کو کچھ خاص تھا نہیں۔۔۔ کیونکہ گھر کی صفائی اور باقی کاموں کے لئے ملازمہ تھی۔۔۔۔۔

مگر وہ نورے اماں کو ساتھ لئے کچن میں مصروف ان سے اپنی پسندیدہ بریانی بنوا رہی تھی۔۔۔۔۔

نورے اماں کو ولید نے کام کرنے سے منع کیا تھا۔۔۔۔۔ اسی لئے ان کے لئے خاص طور پر ملازمہ رکھی تھی۔۔۔۔۔

مگر انعم ان سے جلد مانوس ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ ان میں ماں کو خوشبو ڈھونڈتی تھی تب ہی ان سے چھوٹی چھوٹی فرمائشیں منواتی رہتی تھی۔۔۔۔۔ زیادہ کام تو خود ہی کرتی تھی مگر اس کے مطابق جو ذائقہ نورے اماں کے ہاتھ میں ہے وہ کہیں بھی نہیں۔۔۔۔۔

اماں۔۔۔۔۔ تیاریاں شروع کریں۔۔۔۔۔ آپ کے بیٹے نے ولیمے کا اعلان کر دیا ہے

۔۔۔۔۔

نورے اماں چاولوں کی تہہ لگا رہی تھی۔۔۔۔۔ جب کہ وہ بیٹھے سیلڈ بنا رہی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر آج کا واقع سوچ کر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔ وہ اوپر سے جتنا بھی غصیلہ اور کھڑوس بنتا ہو۔۔۔۔۔ لیکن وہ اسے تکلیف نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔ یہ آج ثابت ہوا تھا۔۔۔۔۔

بٹیا----- تیاری ہم نے نہیں آپ دونوں نے کرنی ہے----- مجھے ولید بیٹے نے بتایا
تھا صبح-----

وہ آئیے گا تو میں اسے بولوں گی کہ میری بیٹی کو خود ساتھ لے کر جائے----- کپڑے
لینے-----

اماں----- ایک بات مانیں گی----- پلیز----- پلیز----- انکار۔ مت کیجیے
گا-----

وہ پیچھے سے ان کے گلے میں ہانہیں ڈالے----- اپنی بات منوانے کے چکر میں
تھی-----

میرا پتر----- ایک بات چھوڑ دس باتیں منوائو-----

میں اتنے مہینوں سے نہیں ملی ان سے -----

میں بولوں ان سے تو بات ہی نہیں کرنے دیتے بابا کے بارے میں -----
اس کی آنکھیں - نم - ہوئی تھی ----- لیکن وہ آنسو ہی کیا جو بات مان لیں -----

نورے اماں کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی اس کو روتے دیکھ کر -----
وہ بچاری بنا جرم کے سزا پا رہی تھی -----

مگر ولید کسی کی سنتا ہی - کہاں تھا ----- اس کو بھی تڑپا رہا تھا ----- اور خود بھی تڑپ رہا
تھا -----

چاہتا تو باپ کو بھی بہت تھا لیکن جذبات پر انتقام غالب ہے ابھی -----

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

بیٹا کی شرٹ اور اپنے ڈھیلے سے ٹراؤزر میں وہ چھوٹی سے لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

کمر پر پھیلے بال۔۔۔۔۔

سوچ میں ڈوبی۔۔۔۔۔

شاید آنے والے وقت سے پہلے ہی اندازہ لگا چکی تھی۔۔۔۔۔ کہ امتحان قریب ہے۔۔۔۔۔

سوچوں سے تب نکلی۔۔۔۔۔

جب خود کو کسی کے حصار میں پایا۔۔۔۔۔

!!!

میثا ----- مجھے نہیں آتی پوٹری -----

شش ----- مجھے تو یہ بھی باوثوق ذرائع (انعم) سے معلوم ہے کہ ڈائری میں بہت
سارے رازوں کے ساتھ پوٹری بھی درج ہے آپ کی اپنی لکھی ہوئی -----

اف ----- اچھا پہلے آپ سنائیں پھر میں سناؤں گی نا ----- اس نے انعم کی
غائبانہ کٹ لگائی -----

ہونہہ ----- سنیں -----

، تم میرے درد بھی، غم بھی، میرے آلام بھی تم

جس سے روشن میرا یہ آنگن ہے تمہی ہو وہ چراغ
، سچ تو یہ ہے کہ تمہی گھر ہو در و بام بھی تم

، یہ سیاست بھی عجب کھیل ہے بھولے پنچھی
، یہاں صیاد بھی تم ہو _____ تو تہ دام بھی تم

کلپڈ #

بیٹا کی سانسیں اس کے چہرے پر پڑ رہی تھیں۔۔۔۔۔ وہ دن سادھے اس کے سحر میں
کھوئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

بیوی۔۔۔۔۔ واپس آ جائیں یا۔۔۔۔۔ کن خیالوں میں گم ہیں۔۔۔۔۔

نہ۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔

تو چلیں پھر آپ کی باری۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ سنا رہی ہوں۔۔۔۔۔

پیچھے تو ہوں۔۔۔۔۔

!!!!حوری۔۔۔۔۔

بیٹا کی آواز میں تنبیہ تھی جسے محسوس کرتے وہ حلق تر کرتے۔۔۔۔۔ سنانے لگی۔۔۔۔۔

اسے کہنا

‘میری سرزمینِ دل

رقص میں جہاں ہے
اتنی وسیع نہیں ہے کہ
تیرے سوا کسی اور کو
میں اس میں بسا سکوں
' تیرے بغیر آشیاں
کہیں سجا سکوں
' تیرے علاوہ کسی اور کو
چاہ سکوں
' کہ رابطہ میرا بس
تم سے تمہی تک کا ہے
نہ دوسرا کوئی
اس میں شریک ہے
نہ ہی حوصلہ ہے اب
کسی اور کو سوچنے کا

تانیہ شاید کسی دوست کے ساتھ کال پر مصروف تھی۔۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔۔ آئی تھی حورم۔۔۔۔ اس رات۔۔۔۔ میں نے تو سہی سنائی کہ منہ کالا
کر کے آگئی ہو۔۔۔۔

بڑی منتیں کہیں اس نے اور صفائیاں دیں۔۔۔۔۔ مگر مجھے پتا تھا وہ تھی ہی بد
کردار۔۔۔۔۔

احان کا دروازے کے ہینڈل پر رکھا ہاتھ نیچے جاگرا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ وہ جھوٹ بول رہی تھی کہ کسی نے اسے غلط فہمی میں اغوا کر لیا۔۔۔۔۔
میری ساس تو اسے سینے سے لگانے جا رہی تھی۔۔۔ میں نے گھر سے ہی نکال
دیا۔۔۔۔۔

مجھے پتا ہے وہ اب کبھی نہیں آ ہے گی واپس۔۔۔۔۔ اس کو میں نے ذلیل ہی اتنا
کیا۔۔۔۔۔

وہ اب بھی لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ مگر احان کو لگا۔۔۔ اگر وہ اور سنے گا۔ تو اس کا دل
پھٹ جائے گا۔۔۔

اس کے جسم کانپ رہا تھا یہ سوچ کر ہی کہ اس کی بہن تکلیف سے گزرتی رہی۔۔۔۔۔ اور
وہ بدگمانیوں میں پڑا رہا۔۔۔۔۔

یہ بھائی بھی اکثر نادان ہوتے ہیں نا۔۔۔۔۔ اتنے سال جو بہنوں نے ساتھ گزارے
ہوتے۔۔۔۔۔ وہ یاد نہیں رہتے۔۔۔۔۔ بھائیوں کی گود میں ہی تو پل کر بڑی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔
تو کیسے بھائیوں کو ان کی بے گناہی کا احساس نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

یہ سوچ کر ہی اس کی سانسیں اٹکنے لگی تھی کہ اس کی ماں آخری وقت میں اپنی بیٹی کے غم میں نڈھال ہوتی رہی لیکن اسے سہارا دینے والا کوئی نہ تھا۔۔۔۔۔

اس باپ کا کیا حال۔ ہو گا جو یہ سنے گا کہ اس کی بیٹی تکلیف میں آئی تھی۔۔۔۔۔ لیکن اسے اپنے ہی گھر کی چھت میں امان نہیں ملی۔۔۔۔۔

اسے بد کردار کہ کر گھر سے نکال دیا گیا۔۔۔۔۔

وہ شکستہ قدموں کے ساتھ زمین پر ڈھ گیا۔۔۔۔۔

وہ تو کہتی تھی۔۔۔۔۔

حان میں آپکی پہلے بیٹی ہوں۔۔۔۔۔ اپنے بچے آ جانے کے بعد مجھے بھول نہ جانا۔۔۔۔۔

ہوں۔۔۔۔۔کھڑوس۔۔۔۔۔

وہ بڑبڑائی۔۔۔۔۔

لیکن بڑبڑاہٹ سنی جا چکی تھی۔۔۔۔۔

میری تعریفیں بعد میں کرنا۔۔۔۔۔ پہلے سیلیکٹ کرو۔۔۔۔۔

اس نے سامنے پڑے ڈریسز کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

خود ہی کرو مجھے نہیں کرنا۔۔۔۔۔

اس نے نخرہ دکھایا۔۔۔۔۔

جب کہ اندر سے وہ چاہتی ہی یہ تھی کہ ولید اس کا ڈریس سیلیکٹ کرے۔۔۔۔۔

ولید نے اس کا پنک اور گرے کمبینیشن کا ڈیس سلیکٹ کیا۔۔۔۔۔

تب ہی اس کی نظریڈ برائیڈل ڈیس پر پڑی اور پھر انعم کو دیکھا۔۔۔۔۔ جو جا کر جوگرز سلیکٹ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اس کے لئے کچھ سوچ کر ڈیس پیک کروائی اور باقی ساری چیزیں لی۔۔۔۔۔

شاپنگ کا سارا عمل کافی تھکا دینے والا تھا۔۔۔۔۔ اس لئے وہ اسے لئے فوڈ کورٹ میں آیا تاکہ کچھ پیٹ پوجا ہو سکے۔۔۔۔۔

ابھی کھانے کے لئے آڈر ہی دیا تھا۔۔۔۔۔

دفعۃً اس کے فون کی بیل بجی۔۔۔۔۔

فون پر سنائے جانے والی خبر شاکنگ تھی۔۔۔۔۔
!!ایم کمنگ۔۔۔۔۔

وہ بھاگتا ہوا نکلا تھا۔۔۔۔۔ اس کے پیچھے پیچھے انعم۔۔۔۔۔



احان کو معلوم نا ہو سکا وہ کس طرح یہاں پہنچا۔۔۔۔۔ ہوش تب آیا جب خود کو آفریدی
صاحب کے روم کے دروازے پر کھڑا پایا۔۔۔۔۔

!!پاپا۔۔۔۔۔

ایس آ جاؤ۔۔۔۔۔

وہ قدم گھسیٹتے اندر گیا۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔

ایم ایم سوری بابا۔۔۔۔۔

معاف کر دیں مجھے۔۔۔۔

بہت شرمندہ ہوں میں۔۔۔۔۔ وہ کرسی پر بیٹھے تھا۔۔۔۔۔ وہ ان کی گود میں سر رکھے
نیچے بیٹھ گیا۔۔۔

احان۔۔۔۔۔ بیٹا۔۔۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔۔ بتاؤ مجھے۔۔۔

انہوں نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلائی۔۔۔۔۔

یہ عادت احان کی ماں کی تھی۔۔۔۔۔ آج انہیں پورا کرنا پڑی۔۔۔۔

بتاؤ مجھے۔۔

انہیں شاک لگا تھا۔۔۔۔۔

آہستہ آہستہ وہ انہیں ساری بات بتانے لگا۔۔۔۔۔

آفریدی صاحب لب بھینچے سننے لگا۔۔۔۔۔



انعم گاڑی میں خاموش سی بیٹھی اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔

ولید کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ لب بھینچے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

!ولید۔۔۔۔۔

بتائیں نا۔۔۔۔۔ کیا۔ ہوا ؟

سب ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔ مجھے پریشانی ہو رہی۔۔۔۔۔
وہ بالآخر بول پڑی۔۔۔

ولید نے لب بھینچے اسے دیکھا۔۔۔۔۔
ہوں۔۔۔۔۔ ہم ہاسپٹل جا رہے ہیں۔۔۔۔۔
اس نے انعم کا گود میں رکھا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔۔۔ جیسے وہ اس کو حوصلہ دینا چاہتا
ہو۔۔۔۔۔

ول۔۔۔۔۔ ولید۔۔۔۔۔ کک۔۔۔۔۔ کون۔۔۔۔۔ ہے ہاسپٹل میں۔۔۔۔۔؟؟؟
پلیز کوئی بری خبر نہیں دینا۔۔۔۔۔

!!بابا۔۔۔۔۔

میں چھوڑوں گا نہیں جس ذلیل۔ انسان۔ نے میری بہن کی زندگی برباد کی۔۔۔۔۔

بس ایک دفعہ اس عون کمال سے یہ پتا چل جائے کہ حورم کو اغواء کرنے والا کون
تھا۔۔۔۔۔ دیکھئے گا جینا حرام کر دوں گا۔۔۔۔۔

وہ انتہائی تنیش میں یہاں سے وہاں چکر۔ لگا رہا تھا۔۔۔۔۔

آفریدی صاحب اس کو سمجھانا چاہتے تھے۔۔۔۔۔ مگر اس کی حالت کے پیشِ نظر خاموش
رہے۔۔۔۔۔



اپنی حالت دیکھ رہی ہیں نا۔۔۔ اور سنو فال انجوائے کرنے چلی ہیں۔۔۔ چلیں روم
میں۔۔۔۔۔ تھوڑا ریلکس ہو کر پھر جہاں چاہا وہاں چلے جائیں گے۔۔۔۔۔
پرامس۔۔۔۔۔

میثا نے اس کو قائل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔۔۔۔۔

نو میثا۔۔۔۔۔ میں نے نہیں جانا واپس۔۔۔۔۔ پلیز نا۔۔۔۔۔

مگر میثا نے اس کی ایک بھی نہ چلنے دی۔۔۔۔۔ وہ اسے لئے ہوٹل چل پڑا۔۔۔۔۔



ولید انعم کو لئے آئی سی یو میں آیا تھا۔۔۔۔۔ مگر یہاں آکر جو خبر ان کو ملی تھی دونوں
کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلی تھی۔۔۔۔۔

حیدر صاحب کو لنگز کینسر ڈائگنوز ہوا تھا ---

ڈاکٹرز کے مطابق کینسر ابھی انیشیئل (ابتدائی) سٹیج پر تھا اس لئے علاج ممکن ہے

مگر پھر بھی احتیاط کی کیئر کی سخت ضرورت ہے۔۔۔۔۔

انعم۔۔۔۔۔ بس ایک بیچ سے لگ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔ اسے لگا جیسے کوئی اس کی زندگی کھینچ رہا ہو اس کے اندر سے۔۔۔۔۔

ساری دنیا میں ایک ہی تو رشتہ تھا جو اس کا اپنا تھا۔۔۔۔

ماں کا وجود تو کبھی اس نے محسوس ہی نہیں کیا۔۔۔۔

رقص میں جہاں ہے

کتنے مہینوں بعد دیکھا تھا ان کو سامنے۔۔۔۔۔ مگر اس حال میں کہ بات بھی نہیں ہو
سکتی تھی۔۔۔۔۔

مگر بہت سارے آنسو ان کے ہاتھ پر گرے تھے۔۔۔۔۔

انعم کو اپنے گرد بازو کا حصار محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کے بازو سے لگی۔۔۔۔۔ ہجکیوں سے روئی تھی۔۔۔۔۔

ولید----- بابا کو بولیں۔ ناٹھیک ہو جائیں -----

پلیز-----

ولید----- ان کو بتائیں نا میں واپس آگئی ہوں-----

وہ ہجکیوں سے روتی بکھر رہی تھی----- اور وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ اس کو سمیٹتا جا رہا تھا-----

جب کہ اپنا دل خون کے آنسو رو رہا تھا-----



بیٹا اسے لئے مال روڈ زحوری کی خواہش تھی مال روڈ پر لمبی سی واک-----

وہ دونوں ایک جیسے حلیے میں موجود۔۔۔۔۔ بلیک ہوڈی اور بلیک جینز کے ساتھ ایک
پرفیکٹ کیل لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

بیٹا اس کا ہاتھ پکڑے چل رہا تھا۔۔۔۔۔

مجھے کالا رنگ پسند ہے

، اور بوڑھے پیڑ

، پرانی حویلیاں

، سردیوں کی راتیں

، ساون کی بارش

، دسمبر کے آخری تاریخ

، ادھورے خواب

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

، ادھوری کہانیاں

، چائے کا کپ

، خاموشی

، زرد پتے

، برف باری

، کاغذ کی کشتی

، سمندر پر تیرتے پرانے جہاز

، بوسیدہ ڈائریاں

، پرانے کپڑے

، چھوٹے بچے

، شاعری

، کتابیں

، پہلی بارش

گیلی می کی خوشبو

، بوڑھے لوگ

، لوگ داستانیں اور ان میں چھپے سچے کردار

رنگین سی دنیا میں

۔ سیاہ رنگ ہوں میں

کلپیڈ

!!! میٹھا-----

جان میٹھا----- بولیں-----

کچھ کہیں نا----- خاموش کیوں ہیں-----؟؟

مطلب کوئی ڈائیلاگ بولوں ----- اس نے۔ چڑایا۔-----

خراب میٹھا۔۔۔۔۔ میں نے ڈائیلاگ۔ بولنے۔ کو۔ نہیں کہا۔۔۔۔۔

توری نے اس کے بازو پر مکا مارتے منہ پھلایا۔۔۔۔۔ جبکہ وہ تو اس کے انداز پر حیران
ہوا تھا۔۔۔۔۔

توری۔۔۔۔۔

چاند دیکھ رہی ہیں۔ نا۔۔۔۔۔ جیسے چاند کی چاندنی ہمیشہ ساتھ ہوتی ہے۔۔۔۔۔ ویسے ہی
میری خواہش ہے میٹھا اور توری۔ ساتھ رہیں۔۔۔۔۔

میٹھا کے لئے توری اتنی ہی ضروری ہے۔۔۔۔۔

جیسے پھول کے ساتھ خوشبو۔۔۔۔۔

چاند کے ساتھ چاندی۔۔۔۔۔

زندگی کے لئے سانس-----

وہ رات کے اس پہر-----روشنیوں کے درمیان، ایک گھٹنے پر بیٹھا، اس کا ہاتھ تھامے
اسے حیران کر گیا-----

اردگرد لوگوں نے رک کر یہ منظر شوق سے دیکھا-----

!!! مائی شائنگ سٹار-----

آئی لو یو-----

بیٹا نے اس کے ہاتھ پر بوسہ دیا-----

وہ مبہوت سی-----اسے دیکھے گئی-----

بیٹا-----اٹھیں-----

وہ لوگوں کو ارد گرد جمع دیکھ کر نروس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ہر وہ لمحہ جس میں آپ کو اپنے پاس دیکھتا ہوں، مجھے سکون ملتا ہے۔۔۔۔۔

ہر وہ صبح میرے لئے خوبصورت ہوتی ہے جب اٹھتے ہی آپ کا چہرہ دیکھتا ہوں۔۔۔

بیٹا عون کمال کی سانسیں ہمیشہ حورم عون کمال کو اپنے پاس محسوس کرنے کے لئے
بے تاب رہتی ہے۔-----

I love you my lady.....

وہ اس کے تھامے ہاتھ میں رنگ پہناتا۔۔۔۔۔ اس کے بالوں پر پیار کرتے اٹھا۔۔۔۔۔

جبکہ وہ پبلک پلیس پر اس پیار بھرے مظاہرے کو دیکھ کر جھنجھنی تھی۔۔۔۔۔



دو دن سے وہ ہاسپٹل میں ہی تھے۔۔۔۔

ولید کی پوری کوشش تھی کہ انعم کو گھر بھیج دیا جائے۔۔۔۔۔ مگر اس نے ضد باندھی رکھی کہ
مہلے بابا سے بات کرنی ہے پھر گھر جاؤں گی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے حیدر صاحب ہوش میں آنے لگے۔۔۔۔۔ انعم سے بات بھی کی تھی۔۔۔۔۔
ولید کا پوچھتے رہے۔۔۔۔۔ مگر وہ سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا انکا۔۔۔۔۔

انکو یہ ہی لگا۔۔۔۔ ان کا بیٹا۔ ان۔ کو۔ معاف نہیں کر پایا ابھی تک۔۔۔۔

ڈاکٹر کے سکون کے انجیکشن دینے کے بعد وہ پھر سے نیند میں چلے گئے تھے۔۔

ولید نے ایک نظر سامنے والے بیڈ پر سوئی ہوئی اپنی ضدی بیوی کو دیکھا۔۔۔۔۔ جو بچوں کی طرح ضد لگا کر روم۔ میں ہی سوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے حیدر خان کے پاس گیا تھا۔۔۔۔۔

ضبط کے باوجود آنکھ سے آنسو ٹپکا تھا۔۔۔۔۔

وہ پاس پڑی کرسی پر بیٹھا ان سے سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔۔۔

بہت خود غرض ہیں آپ۔۔۔۔۔ مجھے جب جب آپ کی ضرورت ہوتی ہے تب تب میرے پاس آپ نہیں ہوتے۔۔۔۔۔

کتنا آزمائش گے مجھے۔۔۔۔۔ تھک گیا ہوں میں لڑتے لڑتے۔۔۔۔۔

اب تو مجھے اپنا لیں ----

ایک بار بیٹا کہ کر پکاریں -----

ترس گیا ہوں ---- آپ کے منہ سے بیٹا سننے کے لئے ----

پہلے آپ کہتے تھے نا ---- لیکن میں نہیں مانتا تھا ---- آج مجھے آپ کی ضرورت ہے
----- آپ کہاں جا رہے ہیں -----

واپس آ جائیں یاں ---- ایک بار ولید کو اپنے گلے سے لگائیں ----

مورے سے وعدہ کیا تھا کہ آپ کا خیال رکھوں گا ---- لیکن میں نہیں رکھ سکا ----
بابا ----

اس کی سرگوشیاں جاری تھی-----
حیدر خان نے بھی نیند میں سرگوشی سنی تھی-----



آج ان کا مری میں آخری دن تھا----- کل انہیں واپس جانا تھا کیونکہ عون کو اپنا
برزنس بھی دیکھنا تھا---

ہاں وہ دل سے چاہتا تھا کہ وہ واپس نہ جائے یوں ت ہمیشہ کے لئے حوریہ کو اپنے پاس
رکھ لے-----

وہ جانتا تھا کہ جب وہ اپنے ماں باپ سے ملے گی----- تو وہ ان کو ہی اہمیت دے گی

دل میں کہیں بے سکونی۔ سی تھی کہ کہیں وہ اس سے الگ نہ ہو جائے۔۔۔۔۔

مگر وہ سب بھلائے اس کے ساتھ ہر لمحہ جی رہا تھا۔۔۔۔۔ خوشی کے
ساتھ۔۔۔۔۔

یہ سکون تھا کہ وہ پاس ہے۔۔۔۔۔

یہ محبت کرنے والے لوگ بھی کتنے پاگل ہوتے ہیں نا۔۔۔۔۔ محبوب کے ساتھ کے
، لئے سالوں ترستے ہیں

دیوانوں کی طرح۔۔۔۔۔

انتظار کرتے ہیں۔۔۔۔۔

اذیت سہتے ہیں-----

آنکھیں تو سب کی ہی روتی ہیں----- مگر ان کا دل بھی روتا ہے-----

اور پھر وصال کا ایک لمحہ-----

وہ سکون کی ایک بوند، جو ان کے ساتھ سے ملتا ہے-----

وہ سکون ہی تو زندگی ہوتا ہے-----

دل کی خوشی ہوتا ہے-----

سانسوں کی روانی ہوتا ہے -----

دل کا چین ہوتا ہے ----

اس کی طرف سے عطا کردہ یار یسر ہوتا ہے ----- جس کا وعدہ کیا -----

!!! میٹھا -----

آئیں نا ----- گول کھپے کھاتے ہیں ----- پلیز -----

میرے فیورٹ -----

وہ چل کر گاڑی کی طرف جا رہے تھے جب حوریہ کو گول گپے والا نظر آیا۔۔۔۔۔ سو وہ
میٹھا کو ہاتھ پکڑے اسے ٹھیلے والے کی طرف متوجہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

بیوی یار۔۔۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آتی یہ ساری گندی گندی اور غیر صحت بخش چیزیں ہی
کیوں کھانی ہوتی ہیں آپ کو۔۔۔۔۔

بس بس۔۔۔۔۔ سر جی لیکچر بعد میں دیجیئے گا۔۔۔۔۔
پہلے جا کر تین پلیٹس لے کر آئیں۔۔۔۔۔ اور ہاں مرچیں زیادہ ہونی چاہیے ورنہ میں
نے نہیں کھانی۔۔۔۔۔

وہ مزے سے گردن اکڑاتی اس پر حکم چلانے لگی۔۔۔۔۔ جب کہ ہونٹوں میں
مسکراہٹ چھپائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ویٹ ویٹ۔۔۔۔۔ یہ تین پلیٹس کس لئے۔۔۔۔۔ کون سی پارٹی ہو رہی۔۔۔۔۔

وہ تو حیران ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کے سارے انداز دیکھ کر۔۔۔۔۔

ا مسمم۔۔۔۔۔ دو میرے لئے نا۔۔۔۔۔

اور ایک آپ کے لئے۔۔۔۔۔

اس نے شرارت سے لب دبائے۔۔۔۔۔

بیٹا نے اس کی چمکتی آنکھوں کو دیکھا۔۔۔۔۔

جو حکم مائی لیڈی۔۔۔۔۔ آپ جا کر گاڑی میں بیٹھیں۔۔۔۔۔

میں آتا ہوں۔۔۔۔۔

وہ لینے چلا گیا۔۔۔۔۔

جب کہ وہ گاڑی میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگی۔۔۔۔۔

کتنا پیارا لگتا تھا نا وہ جب اس کی چھوٹی چھوٹی فرمائشیں پوری کرتا تھا۔۔۔۔۔

اس کے ماتھے پر آتے بال۔۔۔۔۔

سن گلاسز لگائے۔۔۔۔۔ اسے وہ کوئی شہزادہ لگا۔۔۔۔۔

ہاں شہزادہ ہی تو تھا۔۔۔۔۔ حورم کی سلطنت کا شہزادہ۔۔۔۔۔

مگر۔۔۔۔۔

اگلا منظر دیکھ کر وہ سن ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اسے لگا۔۔۔۔۔ اس کی سلطنت اور حکمرانی کو لوٹنے کوئی آیا تھا۔۔۔۔۔

ملائکہ۔۔۔۔۔

ہاں ملائکہ خان۔۔۔۔۔ وہ اس کے پاس کھڑی کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

!!!!بابا-----

بیٹا-----

مجھے-----معاف-----کر-----کردو-----

ولید نے تڑپ کر ان کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا-----

مت کریں گنگار مجھے-----

بیٹیوں آپکا-----آپ کو حق ہے جان سے بھی مار دیں-----

وہ ان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لئے بیٹھا تھا-----

جب جب مجھے ضرورت ہوتی ہے---تب تب مجھے چھوڑ جاتے ہیں آپ-----

چھوٹا تھا۔۔۔۔۔ تب بھی چھوڑ گئے آپ۔۔۔۔۔

روز سب اپنے اپنے پاپا کے ساتھ سکول آتے تھے۔۔۔۔۔

بس ایک۔ میں تھا جس کا مورے کے سوا کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔

مورے روز دلاسا دیتی تھیں۔۔۔۔۔ کہ آپ لوٹ آئیں گے۔۔۔۔۔

میں روز اس انتظار میں ہوتا تھا۔۔۔۔۔ آپ لوٹیں گے۔۔۔۔۔

مگر جب آپ۔ کو۔ ڈھونڈا۔۔۔۔۔ تو میرے نہیں کسی اور کے باپ بن کر ملے۔۔۔۔۔

وہ دنیا سے بے پرواہ بس بولے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

مگر دروازے میں کھڑا وجود جیسے سکتے میں آگیا تھا۔۔۔۔۔

انعم کو لگا جیسے پاؤں کے نیچے سے کسی نے زمین کھینچ کی ہو۔۔۔۔۔

بے سائباں کر دیا ہو جیسے اسکو۔۔۔۔۔

تب ہی ولید کی نظر پڑی تھی اس پر۔۔۔۔۔

اس کی آڑی رنگت، اور آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اسے سب کچھ غلط ہو جانے کا گمان

ہوا۔۔۔۔۔

تب ہی حیدر صاحب نے بھی انعم کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

انعم----- میری بیٹی-----

میری جان-----

مگر وہ تب تک بھاگتے باہر نکل چکی تھی-----

اسے یہ سن کر صدمہ ہوا تھا کہ جس شخص کو وہ ہمیشہ باپ کہتی آئی ہے --- اور جس کو باپ کا مقام دیتی آئی ہے----- وہ اس کی کے پالک بیٹی تھی-----

کی ٹل پایا نی تقدیرے-----؟

...روڑے کر کے چھڑتے ہیرے

کوئی نا سجن نا کوئی بیلی---

ماضی کا ایک صفحہ-----

کہانی وہ ہی ہے-----کردار الگ ہیں-----

انجام بھی وہ ہی ہے-----بس انداز الگ ہیں-----

حیدر خان آفندی-----

خوبرو، ماں کا لاڈلا-----

- مگر جلد ہی وقت نے ثابت کر دیا کہ-----

عاشق ہاں میں ، ہجر وصل دا والی آں
جیسا اج واں ، ویسا میرا ماضی اے

سب کچھ چھڈو ، تسبی کرو محبت دی
بخشش اوہدی ، جہڑا عشق نمازی اے

دنیا اتے ، لکھ شہادتیاں ہوئیاں نیں
پر اس جگ تے ، اکو مولا غازی اے

_____ کلپیڈ 

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

حیدر خان ----- دنیا کو اپنے جوتے کی نوک پر رکھنے والے ----- ایک دن خنساء گل
کی آنکھوں میں دیکھتے دنیا ہی بھول بیٹھے تھے -----

مگر پھر ظالم سماج ----- مگر محبت نے حدود نہیں جانیں -----

ہاں یہ محبت نکاح کی تصدیق پا گئی تھی -----

کچھ عرصے بعد ----- حیدر خان کو واپس بلایا گیا خاندان میں ----- مگر خنساء گل کو
قبول نہیں کیا گیا -----

خنساء گل ----- پہلے سے ہی جانتی تھی ----- شاید محبت کا امتحان نہیں مقصود
تھا ----- تب ہی خود سے منظر سے ہٹ گئی -----

طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپکی -----

بیٹا نے اسے آنکھیں بند کئے لیٹے دیکھا ----- وہ پریشان ہوا تھا ----- کیونکہ مری میں
ٹھنڈ بھی تو بہت تھی ----- اور وہ ٹھہری ہمیشہ سے نازک -----

امم ----- طبیعت تو ٹھیک ہے ----- بس تھکن ہو گئی ہے -----
اس لئے لیٹ گئی -----

وہ اٹھ بیٹھی کیونکہ اس کی نظروں کی تپش کہاں سکون لینے دیتی تھی -----

تو بتایا ہی نہیں ----- ہم اتار دیتے آپ کی تھکن -----
اس نے آنکھ ونک کی -----
اور اس کے ساتھ بلینکٹ میں گھس گیا -----

نہ۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ وہ صبح گھر جانا اس لئے جلدی سوئیں گے تب ہی ٹائم پر
اٹھیں گے۔۔۔۔۔

اس نے دور کسک کر توجیح پیش کی۔۔۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔۔۔ پہلے یہ بتائیں۔۔۔۔۔ آپ نے ملائکہ کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔ آ
ج۔۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سوال کیا۔۔۔۔۔

جج۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔ دیکھا تھا۔۔۔۔۔

تو مجھ سے پوچھا کیوں نہیں۔۔۔۔۔ کہ وہ وہاں کیوں تھی۔۔۔۔۔؟
کیا بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔؟؟
جواب دیں۔۔۔۔۔

بیٹا نے اس کے بال اپنے ہاتھ پر لپیٹنا شروع کر دیئے۔۔۔۔۔ اور وہ جو پہلے ہی کنفیوز تھی اس کی اس حرکت پر سانسیں روک چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ خود بتا دیں نا۔۔۔۔۔

توری۔۔۔۔۔ میری۔۔۔۔۔ جان۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔۔ بیوی ہیں میری۔۔۔۔۔ اگر میں آپ سے سوال کرنے کا حق رکھتا ہوں تو آپ کو بھی حق ہے کہ مجھ سے سوال کریں۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔۔ کو مجھ سے پوچھنا چاہیئے تھا کہ وہ کیوں ملی مجھے۔۔۔۔۔

مجھے آپ حق جتاتی ہوئی، مجھ سے بے دھڑک فرمائشیں کرتی ہوئی اچھی لگتی ہیں۔۔۔۔۔
یوں خاموش رہ کر دل میں بات چھپانے والی نہیں۔۔۔۔۔

ولید انعم کے پیچھے گیا تھا۔۔۔ مگر تب تک وہ ٹیکسی میں بیٹھے جا چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ کندھے لٹکائے واپس آگیا۔۔۔۔۔

جانتا تھا وہ پاگل حد سے زیادہ جذباتی لڑکی ہے۔۔۔۔۔

ہاں مگر پر امید تھا کہ اسے سمیٹ لے گا۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ واقف تھا اس کے جذبات سے۔۔۔۔۔

اس نے محسوس کیا تھا وہ اکثر رات کو اٹھ کر اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

پھر کبھی روتی بھی ہے۔۔۔۔۔



انعم ولید کے گھر جانے کے بجائے حیدر صاحب کے۔ گھر آئی تھی۔۔۔۔۔ وہ تب سے
روم بند کئے پڑی تھی۔۔۔۔۔

ولید کوشش کر چکا تھا۔۔۔۔۔ مگر وہ دروازہ نہیں کھول رہی تھی۔۔۔۔۔

!!!! انعم۔۔۔۔۔

!!! میری بات سنو۔۔۔۔۔

ایک دفعہ کلیئر کرنے کا موقع تو دو۔۔۔۔۔

وہ کب سے دروازہ بجا رہا تھا۔۔۔۔۔ اس نے ملازمہ کو کیز لانے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

اس نے پاس لیٹے عون کو دیکھا ---- جسے جاگتے تو آنکھ بھر کر دیکھنے کی ہمت نہیں
ہوتی تھی ----

مگر اب وہ سویا ہوا تھا سو وہ تسلی سے ایکسرے کر رہی تھی ----

کھڑی ناک ----

گہری آنکھیں ---- جن میں دیکھنا محال تھا ----

اور ماتھے پر آتے بال ----

انعم جب بھی اس سے پوچھتی تھی ناکہ حوری کیسا لڑکا چاہیے ---- تو وہ کہتی تھی جس
کے ماتھے پر بال آتے یوں ----

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

کتنا خوبصورت احساس ہے نا۔۔۔۔۔ وہ شخص آپ۔کا۔ہو۔ جس کی پہلی اور آخری خواہش
آپ ہوں۔۔۔۔۔

گڈ مارنگ مائی لیڈی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ ہاتھ پیچھے کے جاتی۔۔۔۔۔ تب تک اس کا ہاتھ وہ پکڑ چکا
تھا۔۔۔۔۔

مم۔۔۔۔۔ بیٹا۔۔۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔۔۔

میری بیوی خود سے میرے پاس آئی ہے۔۔۔۔۔ اس سے خوبصورت صبح میرے لئے کوئی
ہو ہی نہیں سکتی نا۔۔۔۔۔
بیٹا نے اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔۔۔

جان من----- مجھے دیکھنے کے لئے--- آپ کو میرے سونے کا ویٹ کرنے کی
ضرورت نہیں-----

میں آپکا ہی ہوں-----

آپ-دن-کے اجالے میں بھی آپ کا ہی ہوں-----
اس نے اپنی پیشانی اس کے ساتھ ٹکرائی-----

بیٹا-----مجھے فریش ہونا ہے-----

حوریہ نے جان چھڑائی-----

ہتھیلیاں بھیک چکی تھی-----

اور دل تو شاید ریس لگا رہا تھا-----

اس کی اس حالت پر متبسم ہوا-----

مائی لو-----آج کا دن بہت سپیشل ہو گا آپ-کے لئے-----ریڈی-رہنا-----

مطلب ----- وہ حیدر صاحب کی بیٹی نہیں ہے ----- بس ایک دوست کی
اولاد ----- جو اس دنیا میں بھی نہیں ہیں -----

ولید نے بس اپنے باپ کو احساس دلانے کے لئے اس سے شادی کی ----- اس کو
استعمال کیا -----

اب کیا وہ سب کے استعمال کے لئے ہی رہ گئی ہے -----

اسے لگا جیسے وہ بھری دنیا میں نے سہارا رہ گئی ہو -----

اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر بالوں میں جذب ہو گئے -----

اسی لمحے دروازہ کھلا تھا ----- اس نے فوراً سے آنکھیں بند کر لی -----

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

ولید نے۔ اس کی بھگی پلوں اور لرزے لبوں کو دیکھتے اندازہ لگایا تھا کہ وہ جاگ رہی

ہے۔۔۔۔۔

لیکن اس نے زیادہ بات کرنا مناسب نہ سمجھی۔۔۔۔۔ جانتا تھا ایسے اور طبیعت خراب ہو
گی۔۔۔۔۔

میں ڈاکٹر سے مل کر آتا ہوں۔۔۔۔۔ تم اٹھو۔۔۔۔۔ پھر گھر چلتے ہیں۔۔۔۔۔
وہ آہستگی سے مخاطب ہوا۔۔۔۔۔

کون سا گھر؟؟؟

مجھے نہیں جانا آپ۔ کے گھر۔۔۔۔۔
وہ آنکھیں پھیلائے سوال کرنے لگی۔۔۔۔۔

ولید نے تاسف سے اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھا۔۔۔۔۔ وہ یقیناً اس کی وجہ سے ہی
تکلیف میں تھی۔۔۔۔۔

اسے خود پر غصہ آیا۔۔۔۔۔

انعم۔۔۔۔۔ میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔۔ ہم گھر جا کر بات کریں گے۔۔۔۔۔
آتا ہوں میں۔۔۔۔۔

ولید آفندی۔۔۔۔۔ کہ دیا نا نہیں جانا آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔ جا کر کام کریں
اپنا۔۔۔۔۔

میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔۔۔

زمہ داری ہو میری ----- ولید پلٹتے بولا-----

بھول رہے ہی آپ----- ذمہ داری نہیں انتقام کا ایک ذریعہ ہوں بس-----

یا پھر آپ-کے باپ کی لے پالک اولاد ہوں بس-----

وہ بیڈ پر بیٹھے غرائی-----

مسز ولید----- بھول رہی ہیں آپ----- نکاح کیا ہے میں نے----- اس

لئے ذمہ داری تو میری ہی ہیں-----

رہی بات-انتقام-کی تو ٹھیک ہے جو بھی سمجھیں----- مگر یاد رہے----- ولید آفندی

اپنی چیزوں سے دستبردار نہیں ہوتا-----

خاموشی سے چلو----- ورنہ میں نے زبردستی کی تو نقصان آپ کا-ہی ہو گا-----

وہ اس کا منہ دبوچے بولا

کوئی قریبی آیا ہے تمہارا۔۔۔۔

لیکن میرے قریب تو بس آپ ہیں۔۔۔۔۔

اس نے معصومیت دکھائی۔۔۔۔۔

مجھ سے بھی زیادہ قریبی۔۔۔۔۔۔۔

مگر حوری۔۔۔۔۔ یاد رکھنا ہمیشہ۔۔۔۔۔ عون کے لئے حوریہ ضروری ہے۔۔

جیسے سانس۔۔۔۔۔۔۔

مجھے خود سے کبھی الگ نہیں کرنا۔۔

بہت مشکل سے پایا ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔۔

!!!پاپا-----

جی میری جان-----

میری بیٹی ہو آپ-----

کیا ہوا جو میرا خون نہیں ہو----- لیکن میں نے پالا تو اولاد کی طرح ہے نا-----

ایسے کیوں رو رہی ہو پرنسس----- ابھی پاپا زندہ ہیں----

پاپا آئی ایم سوری-----

مجھے غصہ آیا تھا---- آپ نے مجھ سے چھپایا-----

مجھے بتانا چاہیئے تھا نا-----

مجھے اس ٹائم یہ ہی بہتر لگا۔۔۔ پھر تمہارے پاپا کی خواہش بھی یہ ہی تھی۔۔۔ کہ تمہیں
کچھ نہ بتایا جائے۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو بچے۔۔۔۔۔
حیدر صاحب رنجیدہ تھے۔۔۔۔۔

پاپا۔۔۔۔۔ پلیز گنہگار۔ نہ کریں۔۔۔۔۔

وہ ان سے اس کا سارا ماضی بتانے کی فرمائش کر رہی تھی۔۔۔۔۔
بہت سارے راز کھل رہے تھے۔۔۔۔۔



یہ منظر عون کمال کے گھر کا ڈرائنگ روم کا تھا۔۔۔۔

سارے لوگ خاموشی سے بس دونوں باپ بیٹی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

حوری آفریدی صاحب کے ساتھ لگی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔۔

اس منظر کو دیکھتے سارے ہی آب دیدہ تھے۔۔۔۔۔

عون کمال کے علاوہ کمال صاحب، مسز کمال، آفریدی صاحب اور احان تھے۔۔۔۔۔

عون ان کو۔۔۔ ہی حوری سے ملوانا چاہتا تھا۔۔۔

احان اور آفریدی صاحب کچھ دیر پہلے ہی آئے تھے۔۔۔۔۔

آفریدی صاحب کو وہ پہلے بھی مل چکا۔ تھا۔۔۔۔۔ مگر احان کا رویہ اکھڑا اکھڑا سا تھا۔۔۔۔۔

میرا بیٹا بس کریں۔۔۔۔۔ اب بابا آگئے ہیں نا۔۔۔۔۔ اپنی بیٹی کے پاس۔۔۔۔۔
انہوں نے اس کے آنسو پونچھے۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔ میری کوئی غلطی نہیں۔۔۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔ وہ لوگ مجھے
زبردستی لے گئے تھے۔۔۔۔۔
وہ ہجکیوں کے درمیان بولی۔۔۔۔۔

بس توری۔۔۔۔۔ بھول جاؤ سب۔۔۔۔۔
احان اس کے قریب آکر اسے گلے لگایا۔۔۔۔۔

بیٹا دور گھڑا۔۔۔۔۔ دل میں اس کے آنسو پونچھنے کی خواہش لئے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔



آفریدی صاحب آپ جانتے ہیں میں نے یہ رشتہ دل سے بنایا ہے۔۔۔۔۔

کسی زور زبردستی یا بوجھ سمجھ کر نہیں۔۔۔۔۔

میں احان جو اجازت نہیں دوں گا کہ وہ ہمارے رشتے کو مجبوری کا رشتہ کہے۔۔۔۔۔ آپ
اچھی پس منظر سے واقف ہیں۔۔۔۔۔

لاونج میں بس مرد حضرات رہ گئے تھے۔۔۔۔۔

احان نے صاف کہہ دیا تھا کہ وہ اپنی بہن کو واپس کے کر جائے گا۔۔۔۔۔
اس کی نظر میں عون اور حورم کا رشتہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔۔
کیونکہ اس کے مطابق یہ رشتہ بس وقت کی ضرورت اور مجبوری تھا۔۔۔۔۔

حوریہ آپ بھی بولیں۔۔۔۔۔ بتائیں آپ کی مرضی سے ہمارا نکاح ہوا۔۔۔۔۔ کوئی زور
زبردستی نہیں کی گئی۔۔۔۔۔
وہ خاموش بیٹھی حورم کو دیکھتے بولا۔۔۔۔۔

میری بہن کچھ نہیں بولے گی۔۔۔۔۔
جو ہم فیصلہ کریں گے وہ ہی حورم کا فیصلہ ہو گا۔۔۔۔۔
بیٹا ٹھیک کہ رہا ہوں نا۔۔۔۔۔
احان بیچ میں بول پڑا۔۔۔۔۔

جب حورم ان کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔

ایک طرف جان سے عزیز۔ باپ۔ اور بھائی تھے۔۔۔۔۔

اور دوسری طرف وہ شخص-----جو اس کو چاہتا تھا-----
اس کی چاہت ہی تو حورم کی زندگی کا اثاثہ تھی-----

نہ جانے کب اس کے جذبات حورم کے دل میں گھر کر گئے-----

حورم نے میثا کو دیکھا-----جو لب بھیچے اسے ہی دیکھ رہا تھا-----

حورم کو اس کی آنکھوں میں دیکھنا محال لگا-----

کتنی امید تھی نا اس کی آنکھوں میں-----

ایک طرف محبت تھی-----

تو دوسری طرف۔ مان۔ تھا۔۔۔

اس نے احان اور بابا کو دیکھا۔۔۔۔۔

فیصلہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ دل۔ کو۔ مار سکتی تھی۔۔۔۔۔

مگر ان کے ماں جو مٹی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

یہ تو ازل سے ہوتا آ رہا ہے نا۔۔۔۔۔

بیٹیاں دل۔ کی خوشی ماں باپ پر قربان کرتی ہیں۔۔۔۔۔

اپنا دل مار دیتی ہیں کہ باپ اور بھائیوں کے سر اٹھے رہیں۔۔۔۔۔

جسم کے اندر کرلاتا دل اور بے چین روح۔۔۔۔۔ کتنی ہی اذیت ہو۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے وہ بابا کے خلاف نہ جاتی۔۔۔۔۔ مگر اپنے رشتے کے لئے کچھ تو کہتی۔۔۔۔۔
وہ کبھی بھی اسے جانے نہ دیتا۔۔۔۔۔

وہ وہ اپنے اور عون کے دل۔ کے ٹکروں کو پاؤں سے روندتی چلی گئی۔۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے اس نے ایک نظر مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔ اس کی بھری آنکھوں
کو دیکھتے وہ خود بھی بے چین ہوا تھا۔۔۔۔۔
اور رخ پھیر لیا تھا۔۔۔۔۔

حورم کو لگا وہ اس سے منہ موڑ رہا ہے۔۔۔۔۔

جب کہ وہ اپنے آنسو چھپا رہا تھا۔۔۔۔۔

مگر وہ تب تک بخشنے کے موڈ میں نہیں تھی جب تک وہ خود معافی نہ مانگے۔۔۔۔۔

حیدر صاحب نے خواہش کی تھی کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ سے رخصت کرنا چاہتے ہیں۔۔

انعم نے ان کی بات تو مان لی تھی۔۔۔۔۔ مگر شرط رکھی تھی کہ ولید کو ایسے ہی شو کروایا جائے جیسے وہ نہیں مانی۔۔۔۔۔

کیونکہ اب کی بار ولید کو دھجکا دینا تھا۔۔۔۔۔



اُداسیوں کا یہ موسم , بدل بھی سکتا تھا
وہ چاہتا تو میرے ساتھ , چل بھی سکتا تھا
وہ شخص تُو نے جسکو چھوڑنے کی جلدی کی

تیرے مزاج کے سانچے میں , دھل بھی سکتا تھا

وہ جلد باز خفا ہو کر چل دیا ورنہ

تنازعات کا کوئی حل نکل بھی سکتا تھا

انا نے ہاتھ اٹھانے نہیں دیا ورنہ

میری دُعا سے وہ پتھر پگھل بھی سکتا تھا

تمام عُمر تیرا منتظر رہا مُحسن

یہ اور بات کہ , رستہ بدل بھی سکتا تھا۔

” محسن نقوی ”

عون اپنے روم میں بیٹھا اس کی یادیں سمیٹ رہا تھا۔۔۔۔۔

شاید نہیں یقیناً اسی کے لئے لی گئی تھی۔۔۔۔۔ مری کے ٹور کے دوران۔۔۔۔۔

تورم عون۔۔۔۔۔ جلد ملاقات ہوگی۔ مگر الگ روپ میں۔۔۔۔۔

بہت ترپاؤں گا میں۔۔۔۔۔ کیوں کہ۔ میرے پیار کی قدر نہیں کی۔۔۔۔۔

وہ موبائل پر موجود اس کی تصویر پر لب رکھے گویا ہوا۔۔۔۔۔

” سوچ ”

تُجھ کو سوچوں تو، ایسے لگتا ہے
جیسے، خوشبو سے رنگ ملتے ہیں

جیسے ، صحرا میں آگ جلتی ہے
جیسے ، بارش میں پھول کھلتے ہیں

” مَحسن نقوی ”



ولید کو حیدر صاحب کے گھر آئے۔ کافی ٹوئم۔ ہو۔ چکا۔ تھا۔۔۔۔۔ وہ حیدر صاحب کے پاس
بیٹھے کافی دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

اسے یقین تھا کہ وہ کچھ دیر بعد اپنے روم میں جائے گا۔۔۔

جو حیدر خان نے کچھ دن پہلے ہی ملازمہ سے کہہ کر اس کے لئے ٹھیک کروایا تھا۔۔۔۔۔

وہ تقریباً روز ہی حیدر صاحب کو دیکھنے آتا تھا۔۔۔ مگر دس پندرہ منٹ سے زیادہ نہیں بیٹھتا تھا۔۔۔۔

ولید کے حیدر صاحب کے روم سے اٹھنے سے پہلے وہ اس کے روم میں تین منٹس کی کاروائی کر کے اپنے روم میں پہنچ کر روم لاک کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

اور ٹھیک سات منٹ کے بعد اسے اپنے روم کے دروازے پر آہٹ کا احساس ہوا مگر وہ پہلے سے لاک کر چکی تھی۔۔۔۔۔

اس کے آنے کا یقین اس لئے تھا کہ وہ اس کی ٹوٹھ پیسٹ، فیس واش میں واٹ چلی ملا آئی تھی۔۔۔۔۔

دل میں تھوڑا سکون تھا وہ اندر نہیں آ سکتا۔۔۔۔۔

مگر دوسرے ہی لمحے اسے اپنے پاس کسی کی سانسوں کا احساس ہوا۔۔۔۔۔ تو زور دار چیخ نکلی۔۔۔۔۔ مگر منہ پر ہاتھ رکھ کر چیخ کا گلا گھونٹا جا چکا تھا۔۔۔۔۔

اب کی بار کانپنے کی باری انعم کی تھی۔۔۔۔۔

سانسوں کی خوشبو سے وہ جان گئی تھی کہ ولید ہی ہے۔۔۔

وہ تو سمجھ رہی تھی کہ وہ اندر نہیں آ پائے گا۔۔۔۔۔ مگر وہ اتنی جلدی۔ اس کے پاس ہو گا۔۔۔۔۔ یہ حیران کن تھا۔۔۔۔۔

وہ کھڑکی کے رستے سے اندر آیا تھا۔۔۔

کیا میری کوئی حیثیت نہیں۔۔۔۔۔ صرف اپنے مقصد کے لئے استعمال کیا آپ نے
مجھے۔۔۔۔۔

اب بیگم یاد آگئی۔۔۔۔۔

آپ جیسے ہی مرد ہوتے ہیں جو عورت کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتے
ہیں۔۔۔۔۔

انعم۔۔۔۔۔ غصے سے چلائی۔۔۔۔۔

جیسے آج ہی سارے بدلے لے لینے ہوں اس سے۔۔۔۔۔

آ۔۔۔۔۔ جنگلی انسان چھوڑو۔۔۔۔۔

وہ اسے بازو سے پکڑے پاس کیا۔۔۔۔۔

مضموم۔۔۔۔۔ تو میں نے تمہارا فائدہ اٹھایا۔۔۔۔۔

بتاؤ ذرا اتنے مہینوں میں تم پر حق رکھنے کے باوجود بھی کتنی بار پاس آیا تمہارے۔۔۔۔۔

جواب دو-----

اگر بدلہ ہی لینا ہوتا نا تم سے تو یوں پلکوں پہ بھٹا کر نہ رکھتا۔۔۔۔۔ رات گئے فرمائشیں

نہ پوری کرتا۔۔۔۔۔

ٹپیکل مردوں کی طرح ضرورت پوری کرتا۔۔۔۔۔ اور چلا جاتا۔۔۔۔۔ عزت بنایا ہے

تمہیں

جو مرد عزت دیتے ہیں نا وہ عزت سے لٹیڑے نہیں ہوتے ، محافظ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

اور میری ماں نے۔ مجھے عورت کی عزت کرنا سکھایا ہے۔۔۔۔

رقص میں جہاں ہے

وہ کہتا دروازہ پار کر گیا۔۔۔۔۔

ہاں بھی اب ہے ، نہیں ، نہیں بھی نہیں
میں نہیں ہوں کہیں ، کہیں بھی نہیں

حال احوال اب خدا جانے
میں تو اس جسم کا مکین بھی نہیں

آسمانوں کا ذکر کیا کیجے

میرے پیروں تلے زمیں بھی نہیں

سرد مہری کی آخری حد ہے

اب تو کہتا کوئی ، نہیں بھی نہیں

اس کی ہر بات مان لیتا ہوں

جس کی باتوں کا اب یقین بھی نہیں

گلے ، شکوے ، شکایتیں ، رنجش

وہ محبت تو اب کہیں بھی نہیں

جان دی جائے جس کی خاطر اب

زندگی اس قدر حسین بھی نہیں

سن رہا ہوں تری مگر ابرک
تیری ہر بات دل نشیں بھی نہیں

----اتباف ابرک



حوریہ گھر آکر بار بار احان اور آفریدی صاحب سے ماما کا پوچھ رہی تھی----- جس کا
جواب دونوں کے پاس ہی نہیں تھا-----

اس کے رونے اور ضد پر اسے احان گاڑی میں بٹھا کر قبرستان لے آیا تھا----- اور
وہ ماں کے نام کی قبر دیکھ کر سکتے میں آگئی تھی-----

وہ سب کی کوشش کے باوجود نہیں بولی تھی۔۔۔۔

جیسے پتھر بن گئی ہو۔۔۔۔

احان نے تانیہ کو اس کی ماں کے گھر بھیج دیا تھا۔۔۔۔ وہ اپنی ماں کی موت کا سبب اسے
ہی سمجھتا تھا۔۔۔۔۔

حورم۔۔۔۔۔ میری بیٹی۔۔۔۔۔ بولو۔۔۔۔۔ اپنے بابا کو چپ کی مار مت مارو۔۔۔۔۔
تمہاری ماما نہیں رہی اب۔۔۔۔۔

رو لو میری جان۔۔۔۔۔

رو لو۔۔۔۔۔

آفریدی صاحب اس کے پاس بیٹھے اس کو۔۔۔۔۔ رلانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔۔
جب کہ دوسری طرف انعم بھی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ آخر وہ کیسے چھوڑ سکتی تھی اپنی دوست کو
اس مشکل وقت میں۔۔۔۔۔

حورم۔۔۔۔۔ آنٹی تم سے بہت پیار کرتی تھی۔۔۔۔۔
حوری میری جان۔۔۔۔۔ آنٹی چلی گئی۔۔۔۔۔
انعم اس کے گلے لگی رو رہی تھی۔۔۔۔۔

مما۔۔۔۔۔

اس کا۔۔۔۔۔ ضبط بھی ٹوٹا تھا۔۔۔۔۔ اور پھر اس کی دل سوز آہیں اور چیخیں سن کر پورا گھر
لرز گیا تھا۔۔۔۔۔

ولید اس دن کے بعد انعم کے سامنے نہیں آیا تھا۔۔۔۔
اس کی خاموشی اب انعم کے اندر وسوسے پیدا کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ۔۔ وہ ناراض ہے اس سے
مگر اسے یقین تھا کہ وہ منالے گی اسے۔۔۔۔۔

ڈریسز کی شاپنگ تو ولید نے اسے پہلے ہی کروادی تھی۔۔۔ باقی کی ہو چکی تھی۔۔۔۔

دو دن کے بعد رخصتی تھی۔۔۔۔
ولید نے ڈیساڈ کیا تھا کہ وہ اور انعم حیدر صاحب کے پاس ہی رہیں گے۔۔۔
اب حیدر صاحب کی مرضی کہ وہ ولید کے گھر میں رہنا چاہیں یا پھر اپنے گھر۔۔۔۔۔

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

حورم کی طبیعت بوجھل ہو رہی تھی۔۔۔۔ کچھ دنوں سے مگر اس نے دھیان نہیں

دیا۔۔۔۔۔



پارٹنر میں ویٹ کروں گی آنا ضرور ہے۔۔۔

او جاؤ بندری میں نہیں آنا۔۔۔۔۔ میری بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے یار۔۔۔۔۔

انعم عون کو شادی پر آنے کے لئے منانے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ وہ مسلسل

ٹال رہا تھا۔۔۔۔۔

موٹے بھینسے۔۔۔۔۔

خود ہو گے بندر۔۔۔۔۔

وہ چڑچکی تھی۔۔۔۔۔

بابا بابا۔۔۔۔۔ غصہ۔۔۔۔۔ میری شوئی بیٹی۔۔۔۔۔ سمجھ جاؤ۔ نایار پاسبل نہیں
ہے۔۔۔۔۔

وہ اب اسے لاڈ سے منا رہا تھا۔۔۔۔۔ ایک تو میڈنگ اہم۔ تھی۔۔۔۔۔ دوسرا وہ حورم کا
سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

میرے جعلی باپ۔۔۔۔۔ آئی نو ویری ویل

I know very well...

کہ آپ کس وجہ سے آنا نہیں چاہ رہے۔۔۔۔۔
مجھے حوری بے بی نے ساری بات بتائی ہے۔۔۔۔۔

آپ کا۔ ناراض ہونا بھی بنتا ہے۔۔۔۔۔ مگر کال کے بعد میں آپ۔ کو۔ ایک۔ ویڈیو سینڈ کر
رہی ہوں۔۔۔۔۔ وہ دیکھ کر فیصلہ۔ کرنا۔۔۔ کہ آپ۔ کو۔ آنا چاہیئے یا نہیں۔۔۔۔۔

اور ہاں۔۔۔۔۔ ہو چاہے میرے جعلی باپ ہی۔۔۔۔۔ مگر یہ بیٹی اپنے جعلی باپ کی
موجودگی میں رخصت ہونا چاہتی ہے۔۔۔۔۔ گڈ بائے۔۔۔۔۔
فٹ سے فون رکھ دیا۔۔۔۔۔

اسے فوراً سے ایک ویڈیو ملی تھی۔۔۔۔۔ ویڈیو میں ابھرتا چہرہ دیکھ کر اس اس کی آنکھیں اور
ہاتھ کے ساتھ جیسے دل بھی ساکت ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

ویڈیو آج کی تھی جب حوری انعم کے گھر میں تھی۔۔۔۔۔
حوریہ رو رہی تھی۔ ویڈیو میں۔۔۔۔۔ ماما۔ کو۔ یاد کرتے۔۔۔۔۔ اور بے خیالی میں عون جو
بھی پکار رہی تھی۔۔۔۔۔

انعم نے ویڈیو بنالی تھی۔۔۔۔۔

اس کی حالت دیکھ کر وہ بھی حیران رہ گیا تھا۔۔۔۔۔
اس کے پاس تھی تو پھولوں کی طرح مہکتی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اور جیسے دور جا کر مرجھا گئی
ہو۔۔۔۔۔

اس کی حالت دیکھتے۔۔۔۔۔ اس سے رہا نہیں گیا تھا۔۔۔۔۔ فیصلہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔
انعم جو چاہتی تھی۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ ہی۔۔۔۔۔



وہ خواب میں رو رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کے رد گرد سب اپنے تو تھے۔۔۔۔۔ مگر کوئی اپنا
ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔۔۔

سب نے چھوڑ دیا حتیٰ کہ گھر والوں نے بھی۔۔۔۔۔

سرگوشی میں۔ الفاظ ادا ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اس کی نیند کھل گئی تھی۔۔۔۔۔ سارا جسم پسینے میں ڈوبا تھا۔۔۔۔۔

سانسیں تیز چل رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ خواب۔ میں کعبہ دیکھ کر آئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے لائٹ آن کی۔۔۔۔۔

ساتھ ڈائری پڑی تھی۔۔۔

میرے دل کے سبھی موسم اُسی پہ جا کے کھلتے تھے

میں آدھی بات کرتی تھی وہ پوری جان لیتا تھا۔

اگرچہ مستفق ہوتا نہیں تھا وہ ذرا سا بھی

! ذرا سی بحث کرتا تھا مگر پھر مان لیتا تھا

حسین انداز سے پڑھتا تھا وہ گلزار کی نظمیں
وہ جیسے ریت میں سے ہیرے موتی چھان لیتا تھا۔

میں لفظوں کا لبادہ اوڑھ لیتی تھی مگر پھر بھی
مجھے وہ بھیڑ میں بھی دُور سے پہچان لیتا تھا۔

برستی تیز بارش میں بھی وہ آجاتا تھا ملنے
جو اُسکے دل میں آتی تھی تو پھر وہ ٹھان لیتا تھا۔

کبھی سرگوشیوں میں میں دھیمی دھیمی گفتگو کرتا
! کبھی خاموشیوں کی سرد چادر تان لیتا تھا

کبھی خود سر کبھی ضدی مگر اک بات اچھی تھی
!میرے لکھے ہوئے لفظوں کو وہ بھی مان دیتا تھا

میرے ہاتھوں پہ اپنے ہاتھ رکھ دیتا تھا دانستہ
پھر اپنی مُسکراہٹ سے وہ میری جان لیتا تھا۔

خوبصورت لفظوں کو ڈائری کی زینت بناتے اس حویہ کے دماغ میں بس عون کمال
تھا۔۔۔۔۔

وہ اسے یاد کرتے روتے سوئی تھی۔۔۔۔

مگر وہ اب بھی اسی خواب کے حصار میں تھی۔۔۔۔۔



آج انعم کی مہندی تھی۔۔۔۔۔ یہ شوشا بھی اس کی دوستوں نے چھوڑا تھا۔۔۔۔۔ ورنہ
طے تو یہ ہی پایا تھا کہ رخصتی ہوگی۔۔۔۔۔ اور اس کے بعد ولیمہ ہوگا۔۔۔۔۔

صبح سے گھر میں چہل پہل تھی۔۔۔ حیدر ولاء کو دلہن کی طرح سجایا جا رہا تھا۔۔۔

انعم کی دوستیں جن میں ادا، فیری، عالیہ، (وردہ، شامل تھیں۔۔۔۔۔ صبح سے ہلا گلا کر رہی
تھی۔۔۔۔۔ اب ڈیننگ پیننگ جاری تھی۔۔۔۔۔

جی ہاں۔۔۔۔۔ کوئی فیشل کر رہا تھا اور کوئی پلکنگ۔۔۔۔۔

توریہ بھی سب کچھ بھلائے اس کی خوشی میں شامل تھی۔۔۔۔۔

ان سب کی شرارتوں سے سب ملازمین بھی عاجز آ گئے تھے۔۔۔۔۔

نورے اماں بھی آ گئی تھیں۔۔۔ اور انہوں نے ہی پابندی لگائی تھی۔ کہ مایوں کی دلہن
باہر نہیں نکل سکتی۔۔۔۔۔

اور اس کے لئے انہوں نے سخت پہرہ لگایا تھا۔۔۔ مگر وہ اس ملازمہ کو بھی چکما دے کر
نکل چکی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

بقول ان کے انعم کی آزادی کا آخری دن قید میں کیوں گزاریں۔۔۔۔۔۔۔

وہ سب اپنے اپنے ڈریسز کی شاپنگ کرنے کے بعد فیورٹ گول گپے کھانے میں مصروف
تھیں۔۔۔۔۔

انعم اور فیری کے پیٹ دو، دو پلیٹس کھانے کے بعد نہیں بھرے تھے۔۔۔۔۔

ادا میری جان۔۔۔۔۔ ایک اور پلیٹ منگوانا۔۔۔۔۔
فیری اب ادا کی منتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔

بس کر دو فیری۔۔۔۔۔ جس سپیڈ سے تم کھاتی ہو نا ایک دن تم نے فیری سے فیرا بن
جانا ہے۔۔۔۔۔

پھر کوئی وقاص بھائی نے بھی شادی سے انکار کر دینا ہے۔۔۔۔۔

وہ انکار نہیں کریں گے۔۔۔۔۔ میں جتنی بھی۔۔۔۔۔ موٹی ہو جاؤں۔۔۔۔۔

کیوں تم نے ان سے لکھوایا ہے سٹامپ پیپر پر-----

وہ سمجھدار انسان ہیں----- شادی کے بعد بھی تو عورتیں نوٹی ہی ہوتی ہیں----- تو میں
پہلے موٹی ہو گئی تو کیا-----
فیری نے آنکھ ونک کی---

حد ہے فیری-----

ادا کا چہرہ سیکنڈز میں سرخ ہوا تھا-----

او ہو----- میری جانم کو شرم آگئی-----

فیری نے پھر چھیرا-----

ہاہا۔۔۔۔۔ او جعلی لیلا مجنوں کی اولاد۔۔۔۔۔

اپنی عاشقی معشوقیاں بعد میں کر لینا۔۔

ظالمو۔۔۔۔۔ مہندی ہے آج میری۔۔۔۔۔ مجھ پر دھیان دو بس۔۔۔۔۔

انعم نے دہائی دی۔۔۔۔۔

انا بے بی۔۔۔۔۔ دھیان ایک بار ہی ولید بھائی دیں گے۔۔۔۔۔ بس ایک رات صبر
کرو۔۔۔۔۔

حوری نے شرارت کی۔۔۔۔۔

اہاااا۔۔۔۔۔ سن لو تم دونوں بھی۔۔۔۔۔ آخر بندی عون۔ بھائی کے پاس ایکسپیرنس
کر کے آئیں ہیں۔۔۔۔۔

انعم نے حوری پہ چوٹ کی۔۔۔۔۔

توری کا چہرہ پل بھر میں سرخ ہوا تھا۔۔۔۔۔
جس پر سب کا قہقہہ شدید تھا۔۔۔۔۔

ریڑھی والے چاچا جی بھی حیرانگی سے سر پھری مخلوق کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔



میں لکھ سکوں تو تمہیں موجبِ الم لکھوں
جو دل پہ روز گزرتی ہے۔۔۔ شامِ غم لکھوں

کہ میری سوچ کا محور تمہاری یادیں ہیں
بھلا میں کیسے کسی اور کو اہم لکھوں؟؟

تم میرے ساتھ نہیں ہو مگر میں چاہتی ہوں
تمام عمر تجھے اپنے _____ ہم قدم لکھوں

رات کا وقت تھا۔۔۔۔۔ اور حیدر ولاء میں جشن کا سماں تھا۔۔۔۔۔

لائٹس اور پھولوں سے سجاوٹ کی گئی تھی۔۔۔۔۔

ہوا میں گلاب کی دھیمی دھیمی خوشبو۔۔۔۔۔ ماحول کو۔ خوابناک بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

مہمان آچکے تھے۔۔۔۔۔ ولید بھی اپنے دوستوں اور اپنے خاص ساتھی سلیم کے ساتھ
پہنچ چکا تھا۔۔۔۔۔

آف وائٹ کرتے کے ساتھ وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

جب سلیم نے اس کے گلے میں رنگوں والی چنری۔ ڈالی۔ تو اس نے گھوری سے نوازا مگر
سلیم تو جیسے جانتا ہی نہیں۔۔۔۔

حیدر صاحب تو دل ہی دل میں خوشی سے پھولے نہیں سمارہے تھے۔۔۔۔۔
جیسے کوئی خزانہ مل گیا کو۔۔۔۔

آخر خوش کیوں نہ ہوتے جوان بیٹا۔۔۔ اپنی اولاد ملی تھی اتنے سالوں کے بعد۔۔۔۔۔

ولید ان کو دور سے آتا دیکھ کر۔۔۔۔ کھڑا ہو گیا۔۔۔۔ وہ ملازم کے سہارے چل کر آرہے
تھے۔۔۔۔۔

وہ تیز تیز چلتا۔۔۔۔۔ ان کے سامنے جا کر ان کا ہاتھ پکڑے بوسہ دینے لگا۔۔۔۔۔

انہوں نے اسے گلے لگایا۔۔۔۔۔

اسلاڈھیر ساری خوشیاں دے۔۔۔۔۔ ولید اب مجھے لگتا ہے میں پر سکون مروں گا۔۔۔۔۔

میری اولاد میرے پاس ہے۔۔۔۔۔

وہ آب دیدہ ہوئے۔۔۔۔۔

!!!بابا۔۔۔۔۔

ناٹ فیئر یار۔۔۔۔۔ آج تو گندی باتیں نہ کریں۔۔۔۔۔

وہ ولید کی گندی باتوں پہ مسکرائے تھے۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔ آئیں سلج پر چلتے ہیں۔۔۔۔۔

نہیں یار تم جاؤ۔۔۔۔۔ دوستوں کے ساتھ میں ادھر نیچے ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔

ارے یار۔۔۔۔۔ آئیں نا۔۔۔۔۔ وہ کیا ہے نا۔۔۔۔۔ سٹیج پر زرا اچھا ویو ملتا ہے نا۔۔۔۔۔
کوئی اچھی سی آنٹی تاڑ لینا آپ بھی۔۔۔۔۔

مجھے بس اشارہ کر دینا آپ۔۔۔۔۔ باقی اپنے بیٹے کا کمال دیکھنا پھر۔۔۔۔۔
وہ شریر انداز میں گویا ہوئے۔۔۔۔۔

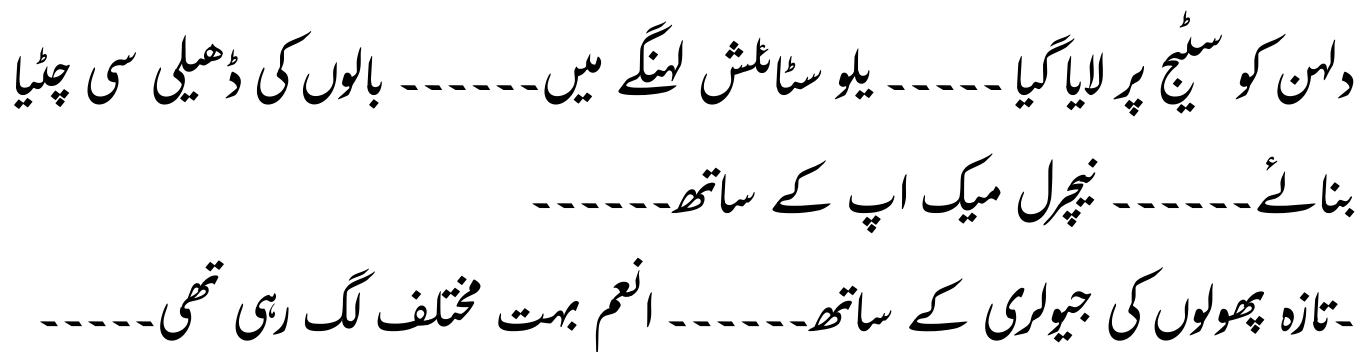
!! ہٹو شریر۔۔۔۔۔
وہ متبسم ہوئے۔۔۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔۔۔ انکل اس کو آنٹیاں سیٹ کرنے کا بہت ایکسپیرنس ہے۔۔۔۔۔ اسی
لئے تو آپ کو آفر کر رہا ہے۔۔۔۔۔

یہ تو آنٹیاں سیٹ کرنے میں پی ایچ ڈی کر چکا ہے۔۔۔۔۔

رقص میں جہاں ہے

جس پر عمیر نے حوصلے میں اس کا کندھا تھپتھپایا۔۔۔۔۔
وہ باتیں کرتے کرتے سٹیج پر گئے۔۔۔



رقص میں جہاں ہے

ان تینوں نے بھی اسی کے جیسے لہنگے پہنے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ مگر کلرز ڈفرنٹ تھے۔۔۔۔۔

دلہن کو دیکھتے شور اٹھا۔۔۔۔۔ کسی نے میوزک سسٹم آن کیا۔۔۔۔۔

ہم کو ہمی سے چرا لو۔۔۔۔۔
دل میں کہیں تم چھپا لو۔۔۔

ہم کو۔ ہمیں سے چرا لو۔۔۔۔۔
دل میں کہیں تم چھپا لو۔۔۔۔۔

ہم اکیلے، کھو نہ جائیں۔۔۔۔

دور تم سے، ہو نہ جائیں۔۔۔۔۔

پاس آؤ گلے سے لگا لو۔۔۔۔۔

ہم کو ہمیں سے چرا لو۔۔۔۔۔

انعم نے مسکراہٹ چھپائی۔۔۔۔۔ وہ جان گئی تھی کہ عون آگیا ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کو ہزار بار سنا چکی تھی کہ میں تو اپنی شادی پر یہ سانگ لگاؤں گی۔۔۔۔۔ تو پھر وہ

اس کی خواہش کیسے پوری نہ کرتا۔۔۔۔۔

یہ گرین سگنل تھا اپنی موجودگی کا پتا دینے کے لئے۔۔

وہ جانتا تھا کہ حوری اس کو سامنے دیکھ کر انجوائے نہیں کر پائے گی اسی لئے وہ اس کی نظروں سے دور ہی رہا۔-----

ولید نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔ جس پر سب نے ہونٹنگ کی۔۔۔۔۔

ولید سب سے گپ شپ لگا رہا تھا۔۔۔۔۔ جیسے اس کے پاس کون بیٹھا ہے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔۔۔ اس نے انعم کو مکمل اگنور کیا۔۔۔۔۔

مہندی لگا کے رکھنا -----

دُولی سجا کے رکھنا۔۔۔۔۔

لینے تجھے آئیں گے گوری۔۔۔۔۔

دروازہ کھلا رکھنا۔۔۔۔۔

کسی نے سانگ چینج کیا۔۔۔۔۔۔ اب سارے لڑکے بھنگڑا ڈال رہے تھے۔۔۔۔۔۔

ڈارلنگ۔۔۔۔۔۔ تم بھی آؤ۔ نا۔۔۔۔۔۔

عمیر نے ولید کو چھیڑا۔۔۔۔۔۔

کتنی دفع کہا ہے میرے یہ گھٹیا نام۔ نہ۔ رکھا کرو۔
۔۔ ولید جھنجھلا۔۔۔۔۔۔

چل اوئے۔۔۔۔۔۔ نخرے بعد میں کرنا۔۔۔۔۔۔ ہم۔ کوئی پاگل ہیں جو تیری شادی میں

ڈانس کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

تم بھی تو حصہ ڈالو۔۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ آ جا۔۔۔۔۔
اب تجھے ہنی بیگم کے سوا نظر ہی کیا آئے گا۔۔۔۔۔

بکواس نہ کر۔۔۔۔۔
ولید نے گھر کا۔۔۔۔۔

ولید نے انعم کے سامنے آتے اپنا ہاتھ پھیلایا۔۔۔۔۔

جس پر دھڑکتے دل کے ساتھ انعم نے اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔۔۔

سانگ چلیں ہو گیا تھا۔۔۔۔۔
وہ اسکا ہاتھ پکڑے سیج کے بیچ میں آیا۔۔۔۔۔

سب نے ہوٹنگ کی۔۔۔۔۔

تیرے سنگ یارا۔۔۔۔۔

خوش رنگ بہارا۔۔۔۔۔

تو رات دیوانی۔۔۔۔۔

میں زرد ستارا۔۔۔۔۔

وہ اسے کمر سے تھامے آہستہ سے سٹیپس لینے لگا۔۔۔

او کرم خدایا ہے۔۔۔۔۔

تجھے مجھ سے ملایا ہے۔۔۔۔۔

تجھ پہ مر کے ہی تو۔۔۔۔۔

مجھے جینا آیا ہے -----

اس تیرے سنگ یارا-----

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے اسے اپنے پاؤں پر کھڑا کئے ----- بڑی مہارت سے
سٹیپس لے رہا تھا-----

انعم کو لگا جیسے۔ وہ اس کی آنکھوں میں کھو چکی تھی۔۔۔

یہ مت سمجھنا کہ تمہاری زہریلی باتیں بھول چکا ہوں-----

سارے بدلے لوں گا۔----- تیار رہنا-----

ولید نے اس کی کانوں می

میں سرگوشی کی-----

جبکہ وہ اس کی آواز کے سرد پن سے سن ہو گئی۔۔۔۔۔

گانا اب بھی بج رہا تھا۔۔۔۔۔

کہیں کسی بھی گلی میں جاؤں میں۔۔۔۔۔

تیری خوشبو سے ٹکراؤں میں۔۔۔۔۔

ہر رات کو آتا ہے مجھے

وہ خواب تو۔۔۔۔۔

تیرا میرا ملنا دستور سے۔۔۔۔۔

تیرے ہونے سے مجھ میں تم نور ہے۔۔۔۔۔

ہیں ہوں سونا سا ایک آسماں مہتاب تو۔۔۔۔۔

او کرم خدایا ہے ---
تجھے میں نے جو پایا ہے ---
تجھ پہ مر کے ہی تو ---
مجھے جینا آیا ہے -----

او تیرے سنگ یارا -----
خوش رنگ بہارا ----



برات کا فنکشن رات کا تھا ---- سو حوری گھر آئی تاکہ اپنے ڈریسز وغیرہ لے آئے --
پیچھے پیچھے انعم بھی آگئی تھ اور بابا اور احان وغیرہ کو بھی دیکھ آئے -----

پیچھے پیچھے انعم بھی آگئی تھی۔۔۔ کیونکہ حوری نڈھال سی تھی وہ صبح سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

(- تانیہ کے بارے میں بہت پوچھنے پر بھی احان نے کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔۔۔ بس اتنا کہا تھا کہ وہ یہاں رہنے کے قابل نہیں۔۔۔۔۔ جب اسے رشتوں کی قدر ہو جائے گی اس دن واپس لے آئے گا۔۔۔۔۔)

وہ ڈرائنگ روم سے آتی آواز پر رک گئی تھی۔۔۔۔۔

تم بس طلاق دو حوری کو۔۔۔۔۔۔۔

احان کی آواز تھی۔۔۔۔۔

رقص میں جہاں ہے

اسے لگا کچھ غلط سنا اس نے۔۔۔۔۔ تب ہی ڈوبتے قدموں کے ساتھ قریب گئی
تھی۔۔۔۔۔

ڈرائنگ روم میں احان، آفریدی صاحب، اور عون کمال تھے۔۔۔۔۔

شٹ اپ----- زبان سمجھال کر بات کرو-----

میثا طلاق والی بات پر غصہ ہوا۔۔۔۔

احان آرام سے بات کرو۔۔۔۔۔ عون بیٹا آپ بھی بیٹھیں۔۔۔۔۔

میری بہن ہے۔۔۔۔۔ میں جو چاہے فیصلہ کروں۔۔۔۔۔

از قلم ہادیہ خان

NOVEL BANK

رقص میں جہاں ہے

تمہاری بہن ہے تو کیا سارے فیصلے تم ہی کرو گے ----- میں تمہیں اجازت نہیں دوں
گا کہ ہماری زندگی کا فیصلہ تم کرو۔-----

میں نے کہ دیا کہ طلاق دو اسے تو ابھی کے ابھی طلاق دو۔-----
احان دھاڑا۔-----

حوریہ کی ٹانگوں سے جان نکل گئی تھی۔-----
اور وہ دھڑام سے گر گئی۔-----

!! حوریہ۔-----

انعم۔کی۔تیز آواز گونجی۔-----
جس پر وہ تینوں بھی ہوش میں آئے تھے۔-----

■■■■■

اسے یوں شرارتیں کرتے دیکھ کر وہ دل سے خوش ہوا تھا۔۔۔۔۔

رقص میں جہاں ہے

آپ دونوں آپس میں ہی لڑتے رہنا۔۔۔۔۔ آپ دونوں کی انا کی جنگ میں آپ دونوں
حوریہ کو بھول گئے۔۔۔۔۔

اس سے تو پوچھیں وہ کیا چاہتی ہے۔۔۔۔۔

آپ۔ لوگ عون کے گھر گئے اسے لے کر آگئے۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے باپ اور بھائی اس کے لئے اہم ہیں۔۔۔۔۔ مگر یہ بھی تو دیکھتے وہ عون کے ساتھ خوش تھی۔۔۔۔۔ اسے ماں باپ کے ساتھ شوہر کی بھی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

بیٹی سے ہمیشہ کیوں اتنی قربانیاں لیتے ہیں۔۔۔۔۔

اس کو کہ دیا کہ شوہر اور گھر والوں میں سے کسی ایک کو چوز کرو۔۔۔۔۔۔ ہر شخص کی اپنی اہمیت ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

عورت بہت مشکل سے رشتے بناتی ہے دل کے -----

اور جب دل کا تعلق بن جائے تو پھر اس سے الگ ہونا روح نکالنے کے مترادف ہے۔۔۔۔۔ وہ کبھی نہیں بولے گی۔۔۔۔۔ آپ تو اس کے اپنے ہیں نا۔۔۔۔۔ اس کو سمجھیں۔۔۔۔۔ اس کے دل کی بات سمجھیں۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔۔۔

انعم نے سب ہی کی آنکھیں کھولی تھیں جیسے۔۔۔۔۔

وہ سب ہی سکتے ہیں آگئے تھے۔۔۔۔

احان خاموشی سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔



رقص میں جہاں ہے

توری کے والد اور

عون وہیں تھے۔۔۔۔۔

آپ میں سے پیشنٹ کے ساتھ کون ہے۔۔۔۔۔؟
 ڈاکٹر باہر آئی۔۔۔۔۔

جی میں ہوں۔۔۔۔۔ حوریہ کا ہسبنڈ اور ساتھ میں ان کے والد ہیں ۔۔۔۔۔۔
عون نے آگے بڑھ کر تعارف کروایا۔۔۔۔۔

Congratulations.... Mr Awon Kamal.....

Your wife is pregnant.....

عنون صاحب آپ میرے ساتھ آئیں۔۔۔۔۔ کچھ ڈسکس کرنا ہے مجھے۔۔۔۔۔



حوریہ کو انعم اور بابا مل کر جا چکے تھے۔۔۔۔۔

انعم کی بارات تھی اور دلہن گھر سے غائب تھی۔۔۔۔۔ اس کے پیچھے کتنے ہی فون آچکے

تھے۔۔۔۔۔ اس لئے آفریدی صاحب نے اسے گھر بھیجنا چاہا۔۔۔۔۔

تو عنون نے انہیں تسلی دے کر ساتھ ہی بھیج دیا۔۔۔۔۔ ویسے بھی انہوں نے بھی گھر

جانا تھا۔۔۔ بس ڈپ کے ختم ہونے کا ویٹ تھا۔۔۔۔۔

ان سب کو گھر بھیج کر وہ روم میں آیا۔۔۔۔۔ دشمن جاں کو پورے دو ہفتوں کے بعد

دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اتنے دنوں بعد اسے سامنے دیکھ کر جیسے سکون سا اتر گیا ہو رگ و جاں میں۔۔۔۔۔

وہ چاہتا تو تھا کہ اس کو جھنجھوڑ کر پوچھے کہ کیوں کیا ایسے۔۔۔۔۔ مگر پھر وہی نرم دلی۔۔۔۔۔

یا شاید حورم۔ جی جگہ پہ رہ کر سوچا جائے تو وہ بھی ٹھیک تھی۔۔۔۔۔

بھائی اور باپ۔۔۔۔۔ کی اہمیت بہر حال زیادہ تھی۔۔۔۔۔

مگر شوہر بھی تو اسی کی ذات کا حصہ تھا۔۔۔۔۔ ایک دفعہ بولنا تو چاہیئے تھا نا۔۔۔۔۔
بس اسے یہ ہی احساس دلانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

اٹھیں۔۔۔۔۔ اگر گھر چلنا ہے آپ کو۔۔۔۔۔
اس کی آواز نرم تھی مگر لہجہ اجنبی سا تھا۔۔۔۔۔

حورم کو اس کا اجنبی لہجہ سن کر دکھ ہوا۔۔۔

جانتی تو تھی کہ غلط کیا اس نے مگر اس خبر کے بعد خوش فہم تھی کہ وہ کتنا خوش ہو گا

نا۔۔۔۔۔

اولاد کی خوشی تو تھی مگر یہ خوشی تھی کہ وہ اسے کچھ دینے جا رہی ہے۔۔۔۔۔

!!!!حورم۔۔۔۔۔

باہر آ جائیں۔۔۔۔۔ میں پارکنگ میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

وہ کہہ کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔ وہ اس کی پشت دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔



بارات کے فنکشن کا اہتمام ہال میں کیا گیا تھا۔۔۔۔۔

بس بس ڈرامے باز انسان----- سندس بھابھی آئیں گی نا۔۔۔ تو میں تیری حرکتیں
بتاؤں گا۔۔۔ پھر جو تو چھوٹی موٹی منگنی کو رو رہا ہے نا۔۔۔ وہ بھی نہیں رہنی۔۔۔۔۔
ولید نے جان بوجھ کر چڑایا۔۔۔۔۔

او۔۔۔۔۔ ہوئے۔۔۔۔۔ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ بند کمرے کے بیچ میں۔۔۔۔۔ اور یہ
کیا نہ کرنے سے منع کر رہے ہو۔۔۔
عون نے بر وقت مداخلت کی۔۔۔
فضول انسان ہی رہنا تم۔۔۔۔۔
عمیر جھینپا۔۔۔۔۔

او او۔۔۔۔۔ کوئی شرم رہا ہے۔۔۔۔۔
توبہ توبہ میری گنگار آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں۔۔۔۔۔

عمیر نے کچھ کچھ سمجھتے ان پر دھاوا بول دیا۔۔۔۔۔
اب وہ تینوں ایک دوسرے کے ساتھ گلے لگے تھے۔۔۔۔۔



مولوی صاحب آچکے تھے۔۔۔۔۔ دلہن کو باہر لایا گیا۔۔۔۔۔ سب کے سامنے چھر
سے استیجاب و قبول کا مرحلہ طے ہوا۔۔۔۔۔

مبارک باد کا شور اٹھا۔۔۔۔۔ ولید کو سارے دوستوں نے گھیر لیا۔۔۔۔۔
باقی سارے مہمانوں کو کھانا سرو کیا جا چکا تھا۔۔۔۔۔
سو انعم اور ولید کے دوست ہی رہ گئے تھے۔۔۔۔۔

ساری رسمیں ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔

حوری ہی انعم کی بہن بھی تھی سو اس نے ہی رسموں کا آغاز کیا تھا۔۔۔۔۔

ولید اس سے شرمندہ ہی رہتا تھا اس کے سامنے آنکھ بھی نہیں اٹھاتا تھا۔۔۔۔۔ سو
اس نے جو ڈیمانڈ کیا۔۔۔ خاموشی سے نکال کر دے دیا۔۔۔۔۔

سندس نے دودھ پلانے کی رسم کرنی تھی۔۔۔۔۔ اور اس کے اپنے ہاتھ پاؤں پھول رہے
تھے۔۔۔۔۔ کیونکہ عمیر جو تھا سٹیج پر۔۔۔۔۔
جن کی نظریں بس اسی پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

فیری۔۔۔۔۔ میں نہیں جا رہی پلیز تو چلی جانا۔۔۔۔۔
سندس۔۔۔۔۔ ممنائی۔۔۔۔۔

عمیر نے جان بوجھ کر چھیڑا۔۔۔۔۔

ہم نے آپ سے بات نہیں کی۔۔۔۔۔ ہم ولید بھیا کو ہی بتائیں گے اپنی
ڈیمانڈ۔۔۔۔۔

سندس۔ نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا۔۔۔۔۔
اس کی اس بات پر سارے ہی ہنسنے لگے۔۔۔۔۔

ہن آرام ای۔۔۔۔۔ ولید نے عمیر کو کہنی۔ ماری۔۔۔۔۔

ہائے۔۔۔۔۔ اس نے کسی بہانے سے مخاطب تو کیا۔۔۔۔۔
عمیر نے اس کے کندھے پر سر ٹکایا۔۔۔۔۔ جانتا تھا۔۔۔۔۔ وہ غصہ کرے گا۔۔۔۔۔

او۔۔۔۔۔ ٹھہرکی انسان۔۔۔۔۔ جا جاؤ جا۔۔۔۔۔ سندس بھا بھی نہ سمجھ مجھے۔۔۔۔۔

وہ سامنے کھڑی ہیں۔۔۔۔۔

ولید نے اس کا۔ سر پرے ہٹایا۔۔ اور سرگوشی کی۔۔۔۔۔

بیت ہی چبل انسان ہے تو۔۔۔۔۔ جا رہا میں۔۔۔۔۔

وہ سٹیج سے اٹھ گیا۔۔۔ کیونکہ۔۔ جانتا تھا جتنی دیر وہ سامنے رہے گا۔۔۔ سندس کچھ بھی
بول۔ نہیں پائے گی۔۔۔۔۔

رسم کر کے لوگ سٹیج سے اتر رہے تھے۔۔۔۔۔ حوری پیچھے تھی۔۔۔۔۔
اترتے ہوئے اس کا پاؤں پھسلا۔۔۔۔۔ گرنے والی تھی کہ عون نے سمجھال
لیا۔۔۔۔۔

انعم بھی سب کچھ چھوڑے آٹھ کر اس کے پاس پہنچی تھی۔۔۔۔۔

!! توری-----

وہ اسے بازو سے پکڑے پاس پڑی چیئر پر بیٹھا-----

اور انعم۔ کا۔ اشارہ کیا کہ وہ جا کر واپس بیٹھے-----

عمون نے اسے پانی دیا-----

Are you alright?

حورم نے سر ہلایا-----

خیال۔ رکھنا چاہیئے آپ کو اپنا----- اگر میں نہ ہوتا پاس ہی تو معلوم ہے کیا ہو سکتا

تھا-----

اس کی آواز سخت تھی

ویسے بھی اس کے غصے سے اس کی جان جاتی تھی-----
ویسے بھی دو دنوں سے وہ زیادہ ہی سینٹی ہو رہی تھی---- بات بات پر رونا آ رہا
تھا-----

اتنے خوشی کے موقع پر ولید کے ایسے رویے سے اندیشے بڑھ رہے تھے-----
ورنہ اس نے کتنا سارا سوچا ہوا تھا اپنی شادی کے بارے میں-----

وہ اس کے پاس آکر بیٹھا تھا-----
انعم نے اپنی سانس روکی-----

بیگم----- کانپ کیوں رہی ہیں ---- میں انسان نہیں کھاتا-----
ولید نے بمشکل اپنی روکتے کہا-----

ولی۔۔۔۔۔ولید۔۔۔۔۔آئی ایم سوری۔۔۔۔۔

اور دوسرے ہی لمحے وہ اس کے ساتھ آگئی تھی۔۔۔۔۔
جانتی تھی یہ ہی تو جائے پناہ ہے۔۔۔۔۔

آں آں رونا نہیں ہے۔۔۔۔۔ ابھی تو سارے حساب باقی ہیں۔۔۔۔۔
وہ اس کے آنسو پونچھتے بولا۔۔۔۔۔

اس دن میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔۔ میں ہرٹ ہو گئی تھی آپ۔کی۔ باتیں سن
کر۔۔۔۔۔ مجھے لگا۔۔۔۔۔ میری ذات کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔

جیسے میرا کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔

رقص میں جہاں ہے
جس پر وہ مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

اور پھر میں بھی تو ہوں۔۔۔۔۔ میرا حوالہ کیا کافی نہیں تمہارے لئے۔۔۔۔۔
تم۔ مسز ولید ہو۔۔۔۔۔

بس تمہیں یہ یاد رکھنا ہے کہ تم ولید آفندی کے سارے غموں اور دکھوں کا مداوا ہو
میرے لئے انت الحیات ہو۔۔۔۔۔
وہ اس کے ہاتھ تھامے آہستہ سے گویا ہوا۔۔۔۔۔

جبکہ وہ اس کی سرگوشیوں کو سنتی، سمٹی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

ولید مجھ سے بدلہ لیں گے آپ۔۔۔۔۔
وہ ہونٹ نکالے بولنے لگی۔۔۔۔۔ وہ اس کی معصوم ادا پر مسکرایا۔۔۔۔۔

!! سنو، ----

عہد محبت کی مجھے تجدید کرنی ہے
پرانی بات ہے لیکن مجھے پھر بھی یہ کہنی ہے
مجھے تم سے محبت تھی، مجھے تم سے محبت ہے
ہر اک موسم تمہارا ہے
تمہارا ساتھ پیارا ہے، ----

ولید اس کے کان میں سرگوشیاں کرتا۔۔۔۔۔ اپنی محبت کا یقین دلا۔ رہا تھا۔۔۔۔۔ اور
وہ اپنی قسمت پر ناز کرتی اس کے پیار پر سمٹی گئی۔۔۔۔۔



اگلے دن میثا نے آفریدی صاحب سے جانے کی اجازت مانگی تھی۔۔۔۔۔

اس وقت احان بھی تھا۔۔۔۔۔

اس نے خواہش کی کہ وہ حوریہ کو بھی ساتھ لے جانا چاہتا ہے۔۔۔۔۔

جس پر آفریدی صاحب کھلے دل سے اجازت دی۔۔۔۔۔

احان نے بھی بڑھ کر حوریہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

ہو سکے تو بھائی کو معاف کر دینا۔۔۔۔۔ بھائی ہونے کا حق نہیں ادا کر پایا۔۔۔۔۔

وہ شرمندہ تھا۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔ ایسے نہ کہیں۔۔۔۔۔

وہ اس کے گلے لگی رو رہی تھی۔۔۔۔۔

اسے لگا جیسے وہ آج رخصت ہو رہی ہو۔۔۔۔۔ اپنے گھر سے۔۔۔۔۔

احان آگے بڑھ کر بیٹا کے گلے لگا۔۔۔

میری بہن کا خیال۔ رکھنا۔۔۔۔۔ اور ایسے ہی اعتبار کرنا جیسے آج کرتے ہو۔۔۔۔۔
اس کو مضبوط بنانا۔۔۔۔۔

عون نے اس کے بازو کو تھپتھپاتے ہوئے۔۔۔۔۔ گاڑی کا دروازہ بند کیا۔۔۔۔۔

حوریہ بس نم آنکھوں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔



حوریہ لوگوں کو گھر پہنچے کافی دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ عون نے گاڑی میں اس کے آرام
کا ہر ممکن خیال رکھا۔۔۔۔۔ لیکن اس سے کوئی بات نہیں کی۔۔۔۔۔

گھر آنے کے بعد بھی وہ غائب ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ مسز کمال اور کمال صاحب نے اس کا اچھے سے استقبال کیا تھا۔۔۔۔۔

خوشخبری سسنے کے بعد تو عون کی ماں خوشی سے جیسے ہواؤں میں اڑ رہی تھیں۔۔۔۔۔

خیال تو وہ پہلے بھی رکھتی تھیں۔۔۔ مگر اب زیادہ خیال رکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ سب اپنے روم میں جا چکے تھے۔۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے کو غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ سب کچھ ویسا ہی تھا۔۔۔۔۔ جیسے وہ چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔۔۔

سنا ہے بولے تو باتوں سے پھول جھڑتے ہیں
یہ بات ہے تو چلو بات کر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے رات اسے چاند تکتا رہتا ہے
ستارے بام فلک سے اتر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے دن کو اسے تتلیاں ستاتی ہیں
سنا ہے رات کو جگنو ٹمھر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے حشر ہیں اس کی غزال سی آنکھیں
سنا ہے اس کو ہرن دشت بھر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کی سیہ چشمگی قیامت ہے
سو اس کو سرمہ فروش آہ بھر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کے لبوں سے گلاب جلتے ہیں
سو ہم بہار پہ الزام دھر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے آئنے مثال ہے جبیں اس کی
جو سادہ دل ہیں اسے بن سنور کے دیکھتے ہیں

سنا ہے جب سے حمائل ہیں اس کی گردن میں
مزاج اور ہی لعل و گہر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے چشم تصور سے دشت امکاں میں

پلنگ زاویے اس کی کمر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کے بدن کی تراش ایسی ہے
کہ پھول اپنی قبائیں کتر کے دیکھتے ہیں

وہ سرو قد ہے مگر بے گل مراد نہیں
کہ اس شجر پہ شگوفے ثمر کے دیکھتے ہیں----

سنا ہے اس کے شبستاں سے متصل ہے بہشت
لکیں ادھر کے بھی جلوے ادھر کے دیکھتے ہیں

رکے تو گردشیں اس کا طواف کرتی ہیں
چلے تو اس کو زمانے ٹھہر کے دیکھتے ہیں

کہانیاں ہی سہی سب مبالغہ ہی سہی
اگر وہ خواب ہے تعبیر کر کے دیکھتے ہیں

اب اس کے شہر میں ٹھہریں کہ کوچ کر جائیں
فراز آؤ ستارے سفر کے دیکھتے ہیں

احمد فراز۔۔

وہ خاموشی سے چلتا بیڈ کے پاس آیا۔۔۔۔۔ کوٹ اتار کر، گھڑی اتار کر سائڈ ٹیبل پر رکھی
تھی۔۔۔۔۔

وہ اسے بنا پلکیں جھپکے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

طبیعت ٹھیک ہے آپ کی-----
میٹا نے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔

آں۔۔۔۔۔جج۔۔۔۔۔جی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

پھر سوئی کیوں نہیں۔۔۔۔۔
وہ بیڈ پر بیٹھے شوز اتارنے لگا۔۔۔۔۔

آپ کا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ہممممم۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔۔

وہ ایسے ہی بیٹھے انتظار کرنے لگی۔۔۔۔۔

وہ نائٹ ڈریس میں واپس آیا۔۔۔۔۔ وہ ہنوز ویسے ہی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

لیٹ جائیں حورم۔۔۔۔۔ خود کو نہ تھکائیں۔۔۔۔۔

سفر کر کے آئیں ہیں طبیعت خراب ہوگی۔۔۔۔۔

وہ واقع ہی سفر سے بے حال ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ پورے رستے وامٹ اور چکر آتے

رہے۔۔۔۔۔

وہ سیدھا لیٹ چکا تھا۔۔۔۔۔ مخاطب وہ تھی۔۔۔۔۔ مگر اسے دیکھ نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔

!!!!!! بیٹا۔۔۔۔۔

وہ اس کے پاس بیٹھی۔۔۔۔۔ رونے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔ ہاں آج اتنی پیش

قدمی ہوئی تھی کہ ہاتھ خود سے تھاما تھا۔۔۔۔۔

شش۔۔۔۔۔ سٹاپ کراٹنگ۔۔۔۔۔ مائی لیڈی۔۔۔۔۔ ناراض تو بہت سارا ہونا چاہتا
ہوں بٹ ہو نہیں سکتا۔۔۔۔۔

اور اگر ناراض ہونا تو آئی نو۔۔۔۔۔ میرے تینوں منی چمپیئینز نے مجھ سے ناراض ہو جانا
ہے۔۔۔۔۔

اور وہ اس کی بات پر آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

_____ واٹ

کون سے تین۔۔۔

ہمارے تریپلٹس۔۔۔۔۔ انشاء اللہ جو جلد ہمارے پاس ہوں گے۔۔۔۔۔
 میثا نے اسے حصار میں لیا۔۔۔۔۔ وہ خم آنکھوں کے ساتھ مسکرا دی۔۔۔۔۔

اس نے کتنا کرم کیا تھا نا -----

میشا -----

جی میری جان -----

میں سنبھالوں گی کیسے -----؟؟؟

وہ۔ اب پریشان تھی۔۔۔۔۔ تین تین کو کیسے سمجھالے گی۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔۔ آپ نے بس عون کو سنبھالنا ہے۔۔۔۔۔ تینوں کو ماما پاپا

اور میں سمجھال لیں گے۔۔۔۔۔

میشا -----

دیکھو یہ تمہارے لاڈلے۔۔۔۔ مجھے سے نہیں سمجھل رہے یار۔۔۔

اف۔۔۔۔۔ گندے ولید۔۔۔۔۔

توبہ ہے آپ سے۔۔۔۔۔

اتنے سے بچوں کو چاکلیٹ کون دیتا ہے۔۔۔۔۔

بچوں سے زیادہ تو۔ بچوں کے بابا بگڑے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

انعم۔ اور ولید کو اسلحہ نے ٹونز سے نوازا تھا۔۔۔۔۔

عائزہ اور ازلان۔۔۔۔۔ دونوں۔ ہی شرارتوں میں آ گئے۔ تھے۔۔۔۔۔

ولید جان بوجھ کر ان کو شرارتوں۔ میں لگاتا تھا۔۔۔۔۔ پھر انعم۔ کا۔ غصہ دیکھ کر انجوائے

کرتا تھا۔۔۔۔۔

آئے ہائے بیگم-----

وہ کیا شاعر نے کہا ہے-----

میں بکھر گیا ہو مجھے سمیٹ لو۔

میں بگڑ گیا ہوں مجھے سنوار دو-----

وہ بیڈ کے پاس کھڑے ہو کر بچوں کو چیلنج کروا رہی تھی۔۔۔۔۔ ولید نے اسے اپنے

حصار میں لیا۔۔۔۔۔

ٹھہرکی۔۔۔۔۔ ولید۔۔۔۔۔

ہٹیں۔۔۔۔۔

ولید اسے گدگدی کر رہا تھا۔۔۔۔ اور وہ بیڈ پر گرے ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتی ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ عائزہ باپ کا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔۔ لیکن از لان ولید کو پیچھے دھکیل رہا تھا۔۔۔۔

وہ اپنی ماں کے لئے بہت پوزیسو تھا۔۔۔۔
باپ کو پاس آتے دیکھ کر۔۔۔۔ انعم۔ کو۔ اپنے کاموں میں لگا دیتا تھا۔۔۔۔۔
جس پر ولید۔ چڑتا۔ تھا۔۔۔۔۔
انعم۔ بس ہنستی تھی۔۔۔۔۔

ولید بس کریں۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔
انعم چلائی۔۔۔۔۔

اچھا پہلے بتاؤ۔۔۔۔۔ بنوگی نا میرے پچاس بچوں کی ماما۔۔۔۔۔

انعم۔ کا۔ چہرہ۔ سرخ ہوا تھا۔۔۔۔۔

ولید کا دھیان۔ اس کے چہرے پر تھا۔۔۔۔۔

جس کا فائدہ اٹھاتے اس نے ولید کو بھی اپنے ساتھ کھینچ لیا تھا۔۔۔۔۔

عائزہ ولید کے اوپر، جبکہ ازلان اپنی ماما پر لیٹے۔۔۔۔۔ ایک مکمل فیملی۔۔۔۔۔ ولید

نے انعم۔ کے سر پر پیار کرتے ایک پکچر کلک کی۔۔۔۔۔

کچھ لوگ خوش نصیب ترین ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ جن کو بہت سے امتحانوں کے بعد دنیا

میں۔ ہی اجر ملتا ہے۔۔۔۔۔ دل کے سکون کی صورت میں۔۔۔۔۔

محبت میں ایسا مرکز بن جاؤ کہ

، جہاں کشش ثقل تم کہلاؤ۔۔

پھر سیارہ عشق چاہے لاکھ ستارے گھومے
!!__ اس نے رکنا آکر مرکزی سیارے پر ہی ہے
اس کا ہر آخری چکر
تمہارے گرد ہی ہو گا۔۔

اس کا مرکز تم ہی ہو گے

باقی مدار توازن کے لئے رہ جائیں گے
کہ جن کے گرد چکر لگانا فطرت ہوگی ضرورت نہیں۔۔



بیماری نے انہیں اور بوڑھا کر دیا تھا۔۔۔۔۔ علاج چل رہا تھا۔۔۔۔۔

[illegible]

جسے تانیہ اپنے لئے اللہ کا انصاف کہتی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ اس نے کسی کی بیٹی سے برا کیا۔۔۔ تو اللہ نے ان کو اولاد سے محروم رکھا۔۔۔۔۔

لیکن احان پر امید تھا۔۔۔۔۔ کہ۔ اللہ ان کا امتحان جلد ختم کرے گا۔۔۔

فیری، ادا سب لوگ اپنی اپنی زندگیوں میں خوش تھے۔۔۔۔۔

عمیر کی شادی ایک سال پہلے ہوئی تھی۔۔۔۔۔ ان کو اسلئے ایک پیاری سی بیٹی سے نوازا
تھا۔۔۔۔۔ صفا۔۔۔۔۔

جبکہ بیٹا اور حورہ کے ترپلٹس تھے۔۔۔۔۔

علی عیسیٰ، افراشیم اور ماہ کنان۔۔۔۔۔

ماہ کنان عون کی لاڈلی تھی۔۔۔۔۔

بلکہ صفا اور ماہ کنان دونوں ہی ولید، عون اور عمیر کی۔ لاڈلیاں تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ باقی سارے لڑکے تھے۔۔۔۔۔ اس لئے ان دونوں کو زیادہ اہمیت دی جاتی
تھی۔۔۔۔۔

حوری۔۔۔۔۔ یار جلدی کریں تیار نہیں ہوئی آپ۔۔۔۔۔

آج سب لوگوں کا کمبائن ڈنر تھا۔۔۔۔۔ صفا ایک ماہ کی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

میشا۔۔۔۔۔ بس ریڈی۔۔۔۔۔

آپ جا کر بچوں کو لے آئیں نا۔۔۔۔

وہ مصروف سے بولی۔۔۔۔۔

مگر میں چاہتا ہوں وہ کچھ دیر نہ آئیں۔۔۔۔۔ میں کچھ وقت آپ کے ساتھ سپینڈ کرنا

چاہتا ہوں -----

بیٹا نے اسے حصار میں لئے تھوڑی اس کے کندھے پر ٹکائی۔۔۔۔

میتھا۔۔۔۔۔ دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

ہمیشہ میں اظہار کرتا ہوں۔۔۔۔۔ کبھی مجھ سے نہیں کہا کہ آپ بھی مجھ سے پیار کرتی

ہیں۔۔۔۔۔

آج مجھے سننا ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کی بات کو نظر انداز کئے آنکھیں بند کئے بولا۔۔۔۔۔

پیشا

توریه - - - - - پلیر

اس نے آنکھیں دکھائی-----

مگر اس کے ان سب باتوں پر آج بھی توری کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔۔۔۔۔

میثا نے اس کا رخ اپنی طرف پھیرا۔۔۔

م۔۔۔۔۔ مجھے نہیں پتا مجھے محبت کب ہوئی۔۔۔۔۔ کیسے ہوئی۔۔۔۔۔

مگر۔ میں نے کہیں پڑھا تھا۔۔۔۔۔

مرد عورت کی خوبیوں سے پیار کرتا ہے۔۔۔۔۔

اور

عورت مرد کی محبت سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔۔

آپ کی - پیار کی شدت، کیئر، احساس سب نے کب میرے دل - میں گھر کیا۔۔۔۔۔ مجھے
نہیں معلوم۔۔۔۔۔

مگر جب جب اپنا عکس آپ کی آنکھوں میں دیکھتی ہوں۔۔۔۔۔ مجھے اپنا آپ معتبر لگتا ہے۔۔۔۔۔

مجھے بیٹا عون کمال کی۔ محبت سے محبت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اس کے ساتھ
لگے۔۔۔۔۔۔ اس کے کان میں بول رہی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ خاموشی سے اس کو سن رہا
تھا۔۔۔۔

جانے اُس شخص کو، یہ کیسا ہنر آتا ہے

رات ہوتی ہے تو، آنکھوں میں اتر آتا ہے

اُس کی چاہت کا تو، انداز جُدا ہے سب سے

وہ تو خوشبو کی طرح، رُوح میں دَر آتا ہے

بات کرتا ہے تو، الفاظ مہک اٹھتے ہیں

جس طرح شاخِ مَحبت پہ، ثمر آتا ہے

پُھول اُس کے لب و رخسار پہ، مَر ملتے ہیں

پیارِ شبنم کو، بہ اندازِ دگر آتا ہے

ایسا تتلی سا وہ نازک ہے کہ، چھو لینے سے

رنگ اُس کا، میرے ہاتھوں پہ اتر آتا ہے

تم تو کانٹوں ہی سے گھبرا کے ، پلٹ جاتے ہو
عشق تو ، آگ کے دریا سے گزر آتا ہے

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک

www.facebook.com/groups/novelbank

مزید ناولز کے لئے انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank